یوتھ انٹرنیشنل

لاہور پاکستان
حکومت پاکستان سے باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

چیئرمین پاکستان اوورسیز ایمپلائمنٹ پروموٹرز
ایسوسی ایشن پروپرائٹر البرق اوورسیز ایمپلائمنٹ

عبدالصمد خان اورکزئی

متحدہ عرب امارات کے قومی دن کے موقع
پر خصوصی اشاعت

امارات سے نکالے گئے پاکستانیوں کے مسئلہ پر اہم شخصیات کے
انٹرویوز

کیپٹن یوسف مینجنگ ڈائریکٹر
زمان انٹرنیشنل لاہور

راجہ سلیم پروپرائٹر راجہ سلیم
ریکروٹنگ ایجنسی

اے - اے صغیر پروپرائٹر
شمیم ایکسپریس

سید فردوس شاہ مینجنگ ڈائریکٹر
الفردوس انٹرپرائززز

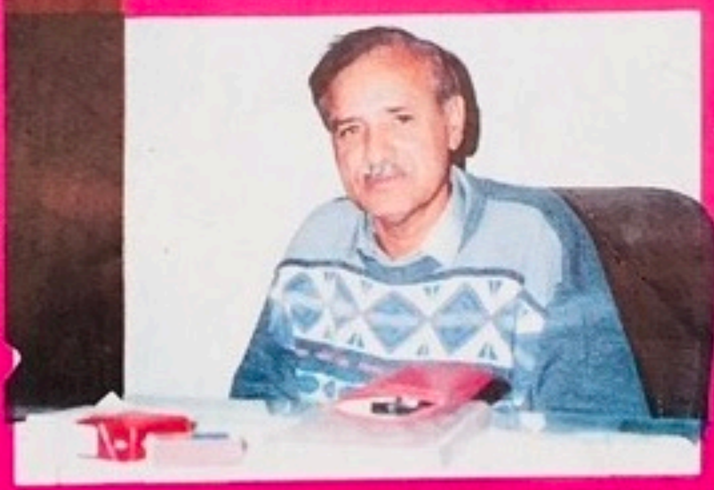

محمد اعظم خان آفریدی
پروپرائٹر - آفریدی انٹرپرائزز

چوہدری محمد بشیر پروپرائٹر
چوہدری مین پاور بیورو

محمد ادریس خان
پروپرائٹر بجال اوورسیز ڈویلپمنٹ کارپوریشن

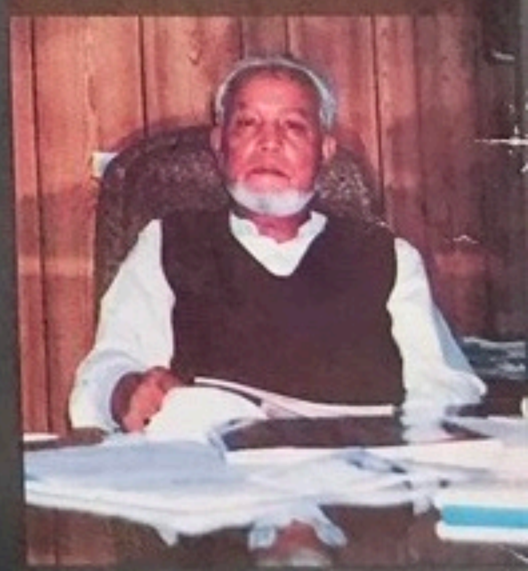

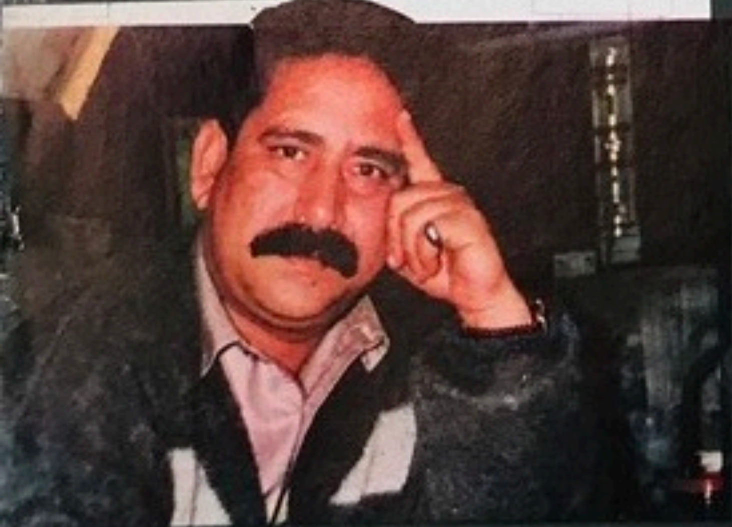

اسحاق قریشی پروپرائٹر
نیو عربین ٹریولز اینڈ ٹورز

محمد شعیب حامد مینجنگ ڈائریکٹر
شعیب ایسوسی ایٹس

محمد اکرم قریشی چیئرمین
قریشی برادرز، کراچی

شیخ مسعود پروپرائٹر
الشیخ کارپوریشن راولپنڈی

Greetings and best Wishes to

HH Shaikh Zayed bin Sultan Al Nahyan

President of the U.A.E

HH Shaikh Maktoum bin Rashid Al Maktoum

Vice President and Prime Minister of the U.A.E.

and the people of U.A.E.

On the Occasion of

21st National Day

AL - SHEIKH CORPORATION

Prop.
Sheikh Masood

OVERSEAS EMPLOYMENT AGENCY
OEPL No. 0715 (RWP)
OFF: 13-PINE HOTEL,
251, IFTIKHAR JANJUA ROAD,
P.O. BOX: 1657

RAWALPINDI CANTT. PAKISTAN
OFF TELE: 564468 - 563660
TLX: 54456 SHEIKH PK.
RES : 0596/3977

WARM FELICITATIONS
To His Highness

SHEIKH ZAYED BIN SULTAN AL NAHYAN

THE PRESIDENT, & RULER OF ABU DHABI

His Highness

SHEIKH MAKTOUM BIN RASHID AL MAKHTOUM

THE VICE PRESIDENT AND PRIME MINISTER, &
THE PEOPLE OF THE UNITED ARAB EMIRATES
ON THE OCCASION OF

THE 21 ST NATIONAL DAY

ZAMAN INTERNATIONAL

OVERSEAS EMPLOYMENT PROMOTERS

LICENCE No. 0266/LHR/92

OFFICE: 10-BEADON ROAD
(ABOVE HABIB BANK LTD)
LAHORE - PAKISTAN
TEL No : 239779, 312079
TELEX : 44258 SIR PK
FAX : 92-42-232079

Capt. (Rtd.) Muhammad Yousaf Chief Executive

Our Warmest Greetings & Best Wishes to the Government and the people of the U.A.E. on the Occasion of the **21st National Day.**

Al-Wasib Recruiting Agency

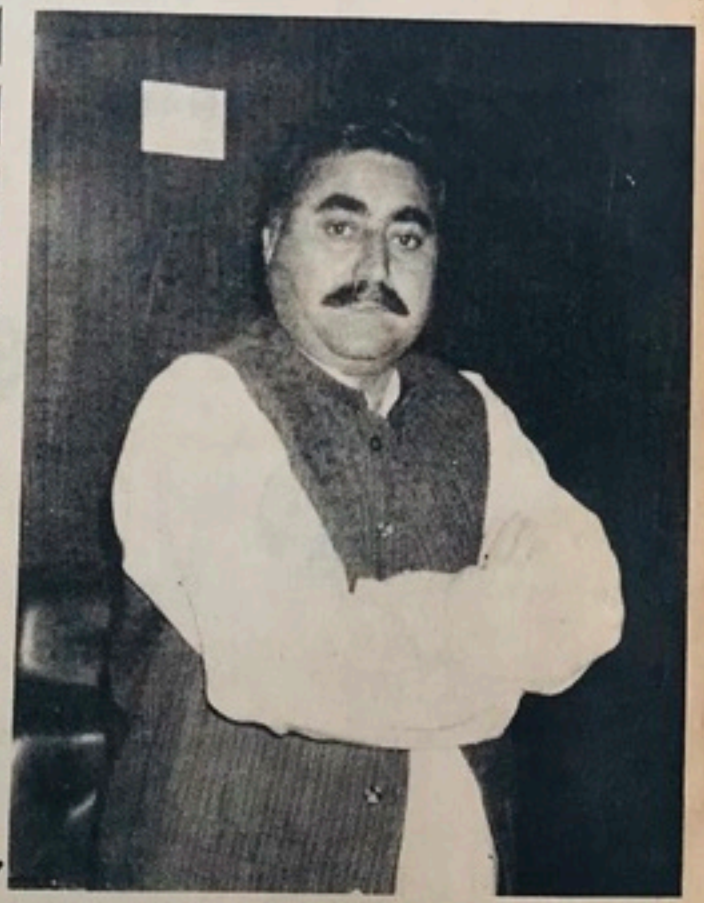

Licence No. 0825/PWR/90 Pak
Office: Al-Khalleg Hotel, Ramdas Road, Dabgari Garden, Peshawar:
Phone: 217625, Telex: 52369 Pk.

From: Malik Wasib Khan
Director

WARM FELICITATIONS
To His Highness

SHEIKH ZAYED BIN SULTAN AL NAHYAN
THE PRESIDENT, & RULER OF ABU DHABI
His Highness
SHEIKH MAKTOUM BIN RASHID AL MAKHTOUM
THE VICE PRESIDENT AND PRIME MINISTER, &
THE PEOPLE OF THE UNITED ARAB EMIRATES
ON THE OCCASION OF
THE 21 ST NATIONAL DAY

AL - SIDDIQUE TRADING

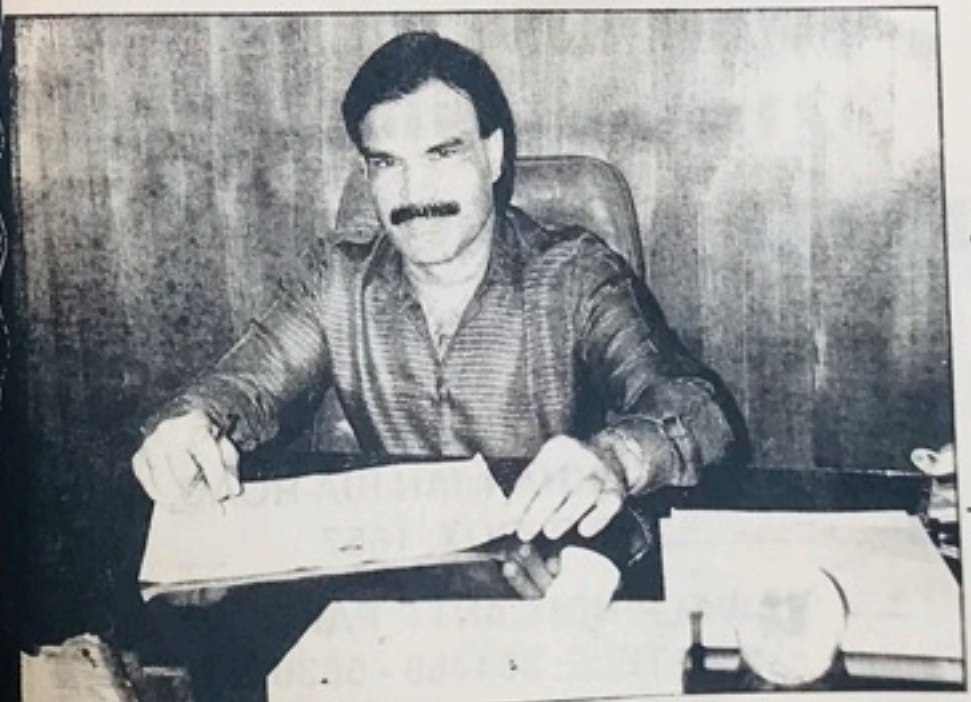

Managing Director **MOHAMMAD SIDDIQUE**

P. O. Box :
46102, Abu Dhabi
- U. A. E.,
Telephone : 323646
Telefax : 311790

حکومت پاکستان سے باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

یوتھ

لاہور پاکستان

نئی نسل کا انگلش، اردو زبان میں بیک وقت شائع ہونے والا بین الاقوامی نیوز میگزین

گورنمنٹ آف پاکستان وزارت اطلاعات ونشریات کی سنٹرل میڈیا میں شامل
ممبر آف آڈٹ بیورو آف سرکولیشن (ABC)

جلد نمبر ۴-۵ شمارہ ۱۲-۱ ماہ دسمبر ۹۲

اس شمارے میں

اداریہ صفحہ	۴
ماہ کی شخصیت عبدالصمد خان اورکزئی	۷
شہادت بابری مسجد	۱۰
یاد رفتگان حاجی اصغر گھرکی	۱۳
تعلیم اور تعلیمی پالیسی	
انٹرویو سینئر پروموٹرز شخصیات	
کیپٹن یوسف زمان انٹرنیشنل لاہور	۱۹
محمد اعظم آفریدی - آفریدی انٹرپرائزز پشاور	۲۱
محمد ادریس خان مجال اوسیز ڈویلپمنٹ کارپوریشن راولپنڈی	۲۲
محمد اسحاق قریشی مینجنگ ڈائریکٹر ٹرانس	۲۳
عربین ٹریول اینڈ ٹور اسلام آباد	
چوہدری بشیر پروپرائٹر چوہدری مین پاور بیورو لاہور	۲۴
شیخ مسعود پروپرائٹر الشیخ کارپوریشن راولپنڈی	۲۶
راجہ سلیم پروپرائٹر راجہ سلیم ایکروٹنگ ایجنسی راولپنڈی	۲۷
محمد اکرم قریشی قریشی برادرز کراچی	۲۸
اصغر علی صغیر پروپرائٹر شمیم ایکسپریس راولپنڈی	۲۹
محمد شعیب حامد بیگ مینجنگ ڈائریکٹر شعیب ایسوسی ایٹس کراچی	۳۱
سید فردوس شاہ الفردوس انٹرپرائزز راولپنڈی	۳۲
خصوصی سپلیمنٹ متحدہ عرب امرات کے بارے میں	۳۳

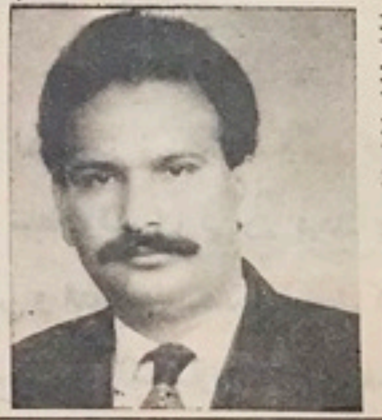

ایڈیٹر انچیف : محمد صدیق القادری

سب ایڈیٹرز : توصیف القادری۔
مس روبینہ

انچارج تزئین و آرائش : محمد خلیل شاھد

رنگینی ——— : شاھد پرویز

ڈیزائنز ——— : مقصود آرٹسٹ

کمرشل اینڈ ایکسپورٹ مینجر : تنویر صدیق

سرکولیشن مینجر : توحید اختر

قیمت

فون : 354729

متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، بحرین، قطر، اومان
کویت، مصر، اردن، جاپان، کوریا، بنگلہ دیش، برونائی،
چین۔ ہانگ کانگ۔ انڈونیشیا۔ ملائیشیا، تھائی لینڈ
فرانس، نیپال، فلپائن، سنگاپور۔ سری لنکا۔ تائیوان
امریکہ، برطانیہ، جرمنی، انڈیا، آسٹریلیا۔ ہالینڈ
کینیڈا۔ مالدیپ۔

خط و کتابت کا پتہ
"یوتھ انٹرنیشنل میگزین"
اوقاف بلڈنگ ۶ فلور نزد پرانا اسٹیٹ بنک پوسٹ بکس ۲۳۴۶ لاہور پاکستان

پبلشرز محمد صدیق القادری نے طیب اقبال پرنٹرز رائل پارک سے چھپوا کر اوقاف بلڈنگ ۶ فلور نزد پرانا اسٹیٹ بنک لاہور سے شائع کیا۔

WARM FELICITATIONS

To His Highness

SHEIKH ZAYED BIN SULTAN AL NAHYAN

THE PRESIDENT, & RULER OF ABU DHABI

His Highness

SHEIKH MAKTOUM BIN RASHID AL MAKHTOUM

THE VICE PRESIDENT AND PRIME MINISTER, &
THE PEOPLE OF THE UNITED ARAB EMIRATES

ON THE OCCASION OF
THE 21 ST NATIONAL DAY

MOHAMMAD A .SALEEM
MANAGING DIRECTOR

Emirates Plaza Hotel

KHALFAN KHAMIS BUILDING OPP. EMSONS SUPER MARKET
TOURIST CLUB AREA ABU DHABI
Tel ; 722000 Tlx : 23459 PLAZA EM FAX : 723204 Cable : Khayam
P.O. Box 5295 ABU DHABI U.A.E.

اداریہ

متحدہ عرب امارات کے ہر دلعزیز صدر ابوظبہی کے عظیم حکمران اور عرب دنیاکی اہم شخصیت عالی مرتبت شیخ زید بن سلطان النہیان کی زیر قیادت یو اے ای نے گذشتہ اکیس سالوں میں تاریخ ساز سیاسی و اقتصادی استحکام حاصل کیا ہے ان کی دانشمندانہ اور مدبرانہ پالیسیوں کا نتیجہ ہے کہ پاک امارات دوستی قابل فخر اور قابل اعتماد ہے انے والے دنوں میں دونوں ممالک کو انشاء اللہ تعالی مزید فروغ حاصل ہو گا۔

پاکستان اور یو اے ای کا تعلق صدیوں پرانا ہے۔ ہمیشہ دونوں ملک قریبی تعاون کیلئے آمادہ رہے ہیں اس وقت لاکھوں پاکستانی امارات کی مختلف ریاستوں میں ملک کی ترقی اور خوشحالی کیلئے سر گرم عمل ہیں۔ اس شمارے میں یو اے ای کی اکیسویں سالگرہ پر یوتھ انٹرنیشنل نے خصوصی سپلیمنٹ شائع کیا ہے تاکہ عالی مرتبت شیخ زید بن سلطان النہیان کی ولولہ انگیز قیادت کو یو اے ای کی شاندار اور تاریخ ساز ترقی پر خراج تحسین پیش کیا جائے۔

محمد صدیق القادری

ایڈیٹر انچیف

Our Warmest Greetings
& Best Wishes
to the Government
and the people
of the U.A.E.
on the Occasion of the
21st National Day.

MOHAMMED SHOAIB HAMID
proprietor

From :

SHOAIB ASSOCIATES

OVERSEAS EMPLOYMENTS PROMOTORS LIC. NO. MPD/0983/KAR
OFFICE : 103-B, SINDHI MUSLIM SOCIETY, SHAHRAH-E-FAISAL
KARACHI PAKISTAN.

PH : 448664 - 446561 - 444526, FAX : 9221 - 441665

Our Warmest Greetings
& Best Wishes
to the Government
and the people
of the U.A.E.
on the Occasion of the
21st National Day.

A. A. SAGHEER
Proprietor

SHAMEEM EXPRESS

OFFICE : P. O. BOX. 569 7-A, PINDI CLUB BUILDING, THE MALL,
RAWALPINDI, (PAKISTAN)
OFF : 564168 - 564480, CABLE : SHAMEX, FAX : 551094

معروف بین الاقوامی کاروباری شخصیت

حاجی عبدالصمد خان اورکزئی

چیئرمین پاکستان اوورسیز ایمپلائمنٹ
پروموٹرز ایسوسی ایشن راولپنڈی، اسلام آباد

یوتھ انٹرنیشنل نے نئے سال کے آغاز کے ساتھ نوجوان نسل کو ممتاز کاروباری انٹرنیشنل شخصیات سے متعارف کروانے کا مطالعاتی سلسلہ شروع کیا ہے ہماری کوشش ہے کہ نوجوان طبقہ کا تعارف ایسے اہم کاروباری لوگوں کے ساتھ کروایا جائے جو کہ ان کی زندگی میں اہم مقاصد حاصل کرنے اور نوکری کے اچھے مواقع فراہم کرنے میں مدد کریں۔

یوتھ انٹرنیشنل نے ماہ جنوری کیلئے حاجی عبدالصمد اورکزئی چیئرمین پاکستان اورسیز ایمپلائمنٹ پروموٹرز ایسوسی ایشن کو ممتاز انٹرنیشنل کاروباری شخصیت چنا ہے۔

حاجی عبدالصمد خاں اورکزئی صاحب ایمپلائمنٹ پروموٹر برادری کے ممتاز قائد ہیں۔ آپ ایک باہمت، پرعزم، بے لوث خدمتگار انسان اور جرات مند محب وطن پاکستانی ہیں انتہائی معاملہ فہم اور تجربہ کار شخصیت ہونے کی بدولت پیچیدہ کاروباری مسائل کو خوش اسلوبی کے ساتھ حل کرنے کی بے پناہ قائدانہ صلاحیتیں رکھتے ہیں۔

آپ ہنگو ڈسٹرکٹ کوہاٹ کے ابیعہ خیل اور کزئی قبیلے کی ممتاز شخصیت ہیں۔

مین پاور ایکسپورٹ میں آپکی خدمات بیشمار ہیں

آپ نے بی۔ایس۔سی اونرز تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد بی۔ایڈ کیا اور پھر عملی زندگی کا آغاز ایک تعلیمی ادارے میں بحیثیت پروفیسر شروع کیا۔ درس و تدریس کا سلسلہ ۷۲ء تک جاری رہا اور پھر Manpower کی بیرون ملک فراہمی کے بزنس میں آئے اور پشاور میں اورکزئی ٹریول کا دفتر قائم کیا۔ 1976ء میں اپنا علیحدہ لائسنس حاصل کر کے البرق اورسیز ایمپلائمنٹ پروموٹرز کے نام سے مین پاور ایکسپورٹ کا بزنس شروع کیا۔ اب تک عبدالصمد خان صاحب بے روزگار لوگوں کو نوکری کے سلسلہ میں متحدہ عرب امارات، سعودی عرب اور قطر میں ہزاروں کی تعداد میں بھیج چکے ہیں جبکہ سب سے زیادہ متحدہ عرب امارات میں بھیجے گئے۔

عبدالصمد اورکزئی ممتاز کاروباری شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ممتاز سماجی شخصیت بھی ہیں اور قومی فلاحی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں۔ بطبیعت کے اعتبار سے ہنس مکھ خوش اخلاق نرم خو، پرخلوص انسان ہیں اور دوسرے کے

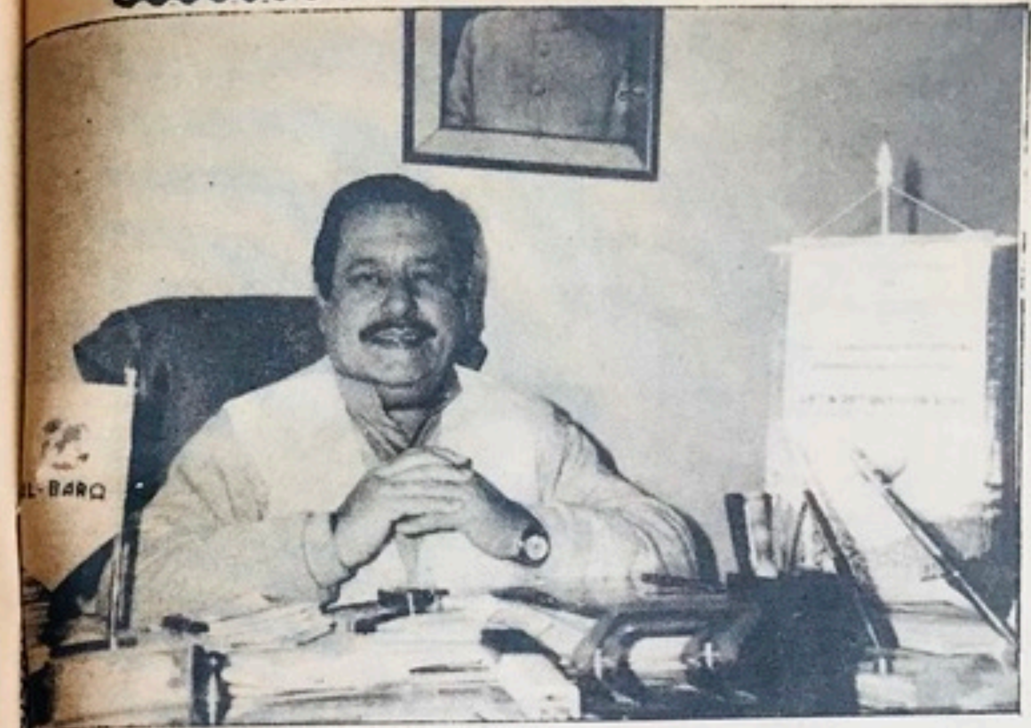

حاجی عبدالصمد خان اپنے آفس میں انٹرویو دیتے ہوئے

کام آ کر خوشی محسوس کرتے ہیں۔ آپکی بے پناہ صلاحیتوں کی وجہ سے پروموٹرز برادری آپکی شخصیت پر بھرپور اعتماد کرتی ہے۔ پروموٹرز کے لئے جو خدمات آپ نے انجام دیں انہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

آپ 92 - 1991ء کیلئے بھاری اکثریت کے ساتھ چیئرمین منتخب ہوئے۔ سری لنکا میں ہونے والے سارک مین پاور کنونشن میں پاکستان کی نمائندگی کر چکے ہیں۔ دنیا کے کئی ممالک کا دورہ کیا۔ ہنگامہ آرائی اور توڑ پھوڑ کی سیاست سے پروموٹرز برادری کو نکال کر تحمل اور بردباری کی سیاست کیطرف لائے اور بہت سے مسائل حل کئے۔ آپکی خدمات کو سفارتی حلقوں میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

بیرون ممالک مین پاور کی فراہمی کے بارے میں آپ نے بتایا کہ ہماری اسلامی برادر ممالک سعودی عرب' متحدہ عرب امارات اور قطر نے پاکستان میں بے روزگاری کے خاتمہ کیلئے اہم رول ادا کیا ہے اور ان ممالک میں نوکری کیلئے جانے والے لوگوں سے اچھا برتاؤ کیا جاتا ہے۔

مزید یہ بھی حقیقت ہے کہ ان ممالک کی تعمیرو ترقی میں پاکستانی مین پاور کا بہت اہم رول ہے جسکا ہمارے برادر ممالک کی حکومتیں بھی اقرار کرتی ہیں۔

پاکستانی مین پاور کو یو۔ اے۔ ای سے نکالنے کے بارے میں انہوں نے وضاحت کی کہ یہ سراسر پروپیگنڈا ہے کہ سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات میں پاکستانی کام کرنے والوں کو نکالا جا رہا ہے اور سچ یہ ہے کہ صرف ان پاکستانیوں کو متحدہ عرب امارات سے نکالا گیا جو وہاں غیر قانونی طور پر مقیم تھے اور غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث پائے گئے۔ ہمارے امیگریشن ایکٹ کے مطابق بھی اگر کوئی غیر ملکی غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث پایا جائے تو اسے ملک بدر کیا جا سکتا ہے اور اس میں کوئی انوکھی بات نہیں۔ یو۔ اے۔ ای سے نکالے جانے والوں میں اکثر کے پاس اومان کے ویزے تھے بعض کے پاس صرف وزٹ ویزے تھے اور وہ وہاں کام کی غرض سے مقیم ہو گئے تھے۔ اس لحاظ سے میرے خیال کے مطابق یہ کارروائی درست تھی۔ مزید یہ کہ پاکستانیوں کو جذبات میں آ کر وہاں کے قانون کو ہاتھ میں نہیں لینا چاہیے جیسا کہ بابری مسجد کی شہادت کے موقع پر متحدہ عرب امارات میں ہوا اور اس طرح وہاں امن امان کا مسئلہ پیدا کیا گیا۔

پاکستانیوں کو بیرون ممالک میں ہنگامہ آرائی زیب نہیں دیتی!

عبدالصمد خاں صاحب نے مزید بتایا کہ ہمارا یو۔ اے۔ ای سے گہرا کاروباری رابطہ ہے اور ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ پاکستانیوں کو وہاں کوئی تکلیف نہیں۔ بلکہ جتنی آزادی پاکستانیوں کو میسر ہے دوسرے کسی عرب ملک میں نہیں۔ تارکین وطن

پاکستانیوں کو امارات میں غیر قانونی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لینا چاہیے

حاجی عبدالصمد خان سری لنکا میں سارک پروموٹرز کے کنونشن میں دیگر پروموٹرز کے ساتھ

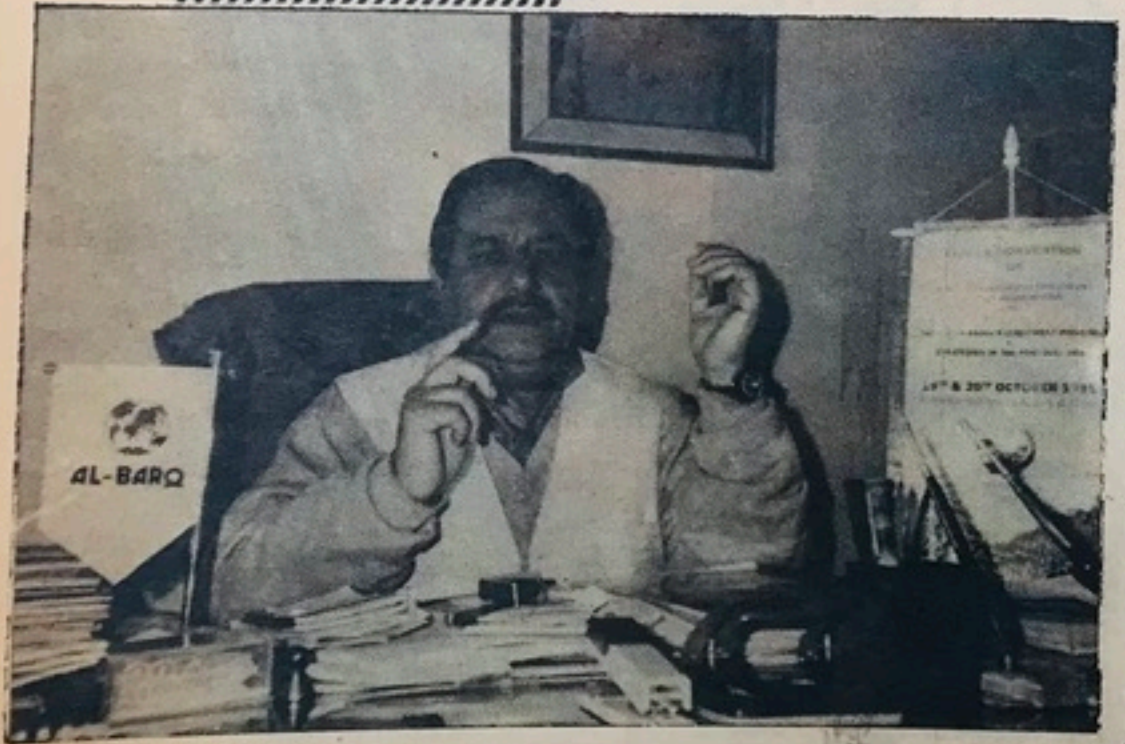

حاجی عبدالصمد خان اپنے آفس میں انٹرویو دیتے ہوئے

کو دیگر ریاستوں میں آنے جانے کی بھی مکمل آزادی ہے اور پولیس ناجائز تنگ نہیں کرتی اور اہم بات تو یہ ہے کہ یو۔ اے۔ ای میں سب سے زیادہ ڈیمانڈ پاکستان کی مین پاور کی ہے۔

یو۔ اے۔ ای نے ہر آڑے وقت میں پاکستان کی مدد کی ہے اور برادرانہ دوستانہ تعلقات کو مضبوط کیا ہے عرب امارات کے صدر شیخ زید پاکستان کے عظیم محسن اور دوست ہیں۔ موجودہ حالات میں حکومت پاکستان کو فوراً ایسے عناصر کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے جو متحدہ عرب امارات کے خلاف بلاجواز پروپیگنڈہ کر کے دوست برادر ممالک سے تعلقات کو نقصان پہنچانے کیلئے کوشاں ہیں۔

شہادت بابری مسجد

تحریر: شائلہ مبشر

۶ دسمبر ۱۹۹۲ کا دن برصغیر کی تاریخ کا ایک تاریک دن۔ اسلامی دنیا پر سانحہ گزر گیا۔ چار سو سال پرانی تاریخ چار گھنٹے میں ملیامیٹ کر دی گئی۔ بابری مسجد شہید ہوگئی۔ بابری مسجد کی شہادت ایک شرمناک واقعہ ہے جس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔

بابری مسجد کی شہادت سے انتہا پسند ہندوؤں نے ایک بار پھر اسلام اور مسلمانوں سے اپنے تعصب کا بھرپور اظہار کر دیا۔ بھارت کے سیکولرازم کا پول دنیا کی نظروں کے سامنے کھل گیا۔ ساری دنیا میں اس کی مذمت کی گئی اور اس پر شدید ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا۔

بابری مسجد کی شہادت کے بعد پاکستان کے مسلمانوں میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی اور اس غصے اور غم کا اظہار ٹائر جلا کر، مندر توڑ کر، اقلیتوں کی املاک کو نقصان پہنچا کر، توڑ پھوڑ کر کے، مارپیٹ اور خون خرابہ کر کے کیا گیا۔

ان حالات میں کسی بھی باشعور ذہن میں یہ سوالات پیدا ہو سکتے ہیں کہ کیا اسی طریقے سے مہذب قومیں اپنے جذبات کا اظہار کرتی ہیں؟ کیا ہمارا مذہب ہمیں یہی سکھاتا ہے؟ یا ہم اقلیتوں کے حقوق کے لیے خدا کو جواب دہ نہیں؟ کیا یہاں مندر توڑ کر بھارت میں مقیم مسلمانوں کے لیے ہم نے حالات کو مزید سنگین نہیں کر دیا جو کہ پہلے ہی مصیبتوں میں گرفتار ہیں؟ کیا یہ سب کچھ کر کے ہم نے بھارت پر اپنی اخلاقی برتری ختم نہیں کر دی؟ کیا اپنے نیک جذبات کے اظہار کا یہ طریقہ درست ہے؟ کیا ہمیں احساس ہے کہ ہم نے ملک کا کتنا نقصان کیا؟ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ تمام قیمتی جانیں جو ان حالات میں ضائع ہوئیں کیا وہ واپس آ سکتیں ہیں؟ ہم اسلام کا نام لے کر مرنے کیلئے تو فوراً تیار ہو جاتے ہیں لیکن اسلام پہ عمل کر کے جی نہیں سکتے؟ کیا ہمارا مذہب ہمیں انسانیت نہیں سکھاتا؟

ہندوؤں نے ایک مسجد توڑ کے اپنے ذاتی گھٹیا عمل کا اظہار کیا اور ہم اس عمل کی مذمت کرنے میں ان سے کتنے آگے نکل گئے۔ ہمیں ہی تو اپنے اخلاق اور عمل سے اپنے مذہب کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ اسلام بذات خود ایک ضابطہ اخلاق ہے اور جب ہم یہ جانتے اور مانتے ہیں کہ رسولؐ پاک قرآن کی عملی تصویر تھے تو ان کی مثال ہمیں سامنے رکھنی چاہیے۔ ان کے زمانے میں اقلیتوں کے جانوں اور مالوں کا تحفظ کیا گیا اور اسے مسلمانوں پر فرض قرار دیا گیا۔ دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں لیکن ہمارے ہاں لوگوں کا مذہب ہی ان کا مقصد ٹھہرا۔ جس بات سے ہمارے جذبات کو ٹھیس پہنچی اسی عمل سے ہم نے دوسروں کے جذبات مجروح کیے۔

اب یہ وقت آ چکا ہے کہ ہم اپنی خاطر، اپنے ملک کی خاطر، اپنی ترقی وبقاء کی خاطر، اسلام کی خاطر سنجیدہ ہو جائیں اور سوچیں کہ ہم اس طریقے سے اسلام کی کوئی خدمت نہیں کر رہے ہیں بلکہ اس طرح کے ردعمل سے الجھنوں اور پیچیدگیوں میں مزید اضافہ ہوتا ہے اپنے جذبات کا اظہار پرامن اور مہذب طریقے سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ اور ایک بات ہمیں سمجھ لینی چاہیے کہ اسلام ایک بابری مسجد کے شہید ہونے سے ختم نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اگر اسلامی دشمن طاقتیں دنیا کی ساری مسجدیں بھی گرا دیں تب بھی اسلام ختم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسلام امن کا مذہب ہے اور اسی چیز کی دنیا کو اصل میں ضرورت ہے اسلام ہی میں سب کی بقاء اور نجات ہے۔ نہ کہ دنگا فساد میں۔

تاریخی بابری مسجد کی بے حرمتی کا المناک منظر

فکرِ نو

یہ کالم نوجوان نسل کی آواز قارئین تک پہنچانے کیلئے مخصوص ہے اس کالم میں خیالات کسی بھی موضوع پر چاہے وہ تعلیمی، سماجی، معاشرتی، ثقافتی، مذہبی یا سیاسی ہوں بغیر تبدیلی کے شائع کیے جاتے ہیں اسکو اپنے مثبت خیالات سے روشن بنائیں

یوتھ انٹرنیشنل

سانحہ شہادت بابری مسجد

حمیرا اقبال

آج کل جو مسئلہ زیر بحث ہے اور زبان خاص و عام پر موجود ہے وہ ہندوستان میں ایک قدیم تاریخی مسجد کو شہید کرنے کے بارے میں ہے۔ نیز پاکستانی عوام نے اس کی شدید مخالفت اور احتجاج کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ گوہ کہ ہماری قوم جذبات اور جوش کی لہر میں بہہ جانے والی قوم ہے اور گزشتہ دنوں جو حالت منظر عام پر آئی ہے اس سے کون واقف نہیں۔ پورے ملک میں گلی گلی کوچے کوچے میں چھوٹے بڑے سب لوگوں نے اس پرزور احتجاج میں حصہ لیا۔ جگہ جگہ ٹائر جلائے گئے۔ سڑکوں اور گلیوں میں پتھراؤ کیا گیا۔ ٹریفک جام کر دی گئی۔ طلبہ تنظیموں کو ملک کی ترقی کی پیداوار بڑھانے کے لیے ایک اور موقع میسر آیا۔ سکول، کالج، دفتر، دکانیں غرض تمام ملکی نظام ایک دن کے لیے احتجاج کے طور پر بند کر دیا گیا اس سے پورے ملک میں ہزاروں کروڑوں کا جو نقصان ہوا وہ الگ۔

نیز رہائشی گھر، دکانیں، دفاتر گاڑیاں جلا کر اور تباہ کر کے ہم لوگوں نے ایک پرجوش مسلم قومیت ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ پاکستانی مسلمانوں کا یہ احتجاج برحق ہے لیکن اس کا طریقہ کار اور انداز بالکل غلط۔

ہماری قوم ایک پسماندہ اور ترقی پذیر قوم ہے۔ دوسرے ہمارے ملک میں خواندگی کی شرح بھی تسلی بخش معیار نہیں رکھتی۔ گو! خواندہ لوگوں پر بھی ناخواندگی کا سا گمان ہوتا ہے۔ اوسط درجے کا تعلیمی معیار ہونے کے سبب بہت سے باشعور اور ہنر مند ذہن تباہ ہو رہے ہیں۔ ہمارے ملک کے بیشتر لوگوں کو مبہم دلائل دے کر کسی بھی طرف راغب کرنا مقصود ہو تو اس میں کوئی مشکل درپیش نہ ہو گی۔ بس ایک نعرہ ہی کافی ہے اور اس طرح کاروباری اور غیر کاروباری طبقات کو طلبہ اور طالبات کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔ کیونکہ پھر جذبات کا ایک قافلہ رواں دواں ہو جاتا اور اس سمندر میں جو بھی آئے بہہ جائے گا۔ مختصر یہ کہ ہماری اپنی ہی قوم اپنے پیروں پر کلہاڑا مارتے وقت نہیں سوچتی کہ چوٹ ہمیں خود لگے گی۔ نقصان ہمارا اپنا ہو گا۔ روز آئے دن بے مقصد جلسے جلوس احتجاج ہمارے ملک کی کمزور ساکھ کو مضبوط بنانے کے لیے کوشاں ہیں۔ بے شک لوگوں میں بے کار نوجوان طبقہ زیادہ نمایاں ہیں لیکن کچھ ایسے لوگ بھی شامل ہوتے ہیں جو شعور رکھتے ہوئے بھی باشعور نہیں۔ ذرا سوچئے کہ کیا ہم ٹائر جلا کر ہوا میں مضر اور زہریلے مواد تحلیل کر کے، پاکستان میں موجود مندر توڑ کر گھروں کو جلا کر اپنے ہی پاکستانی بہن بھائیوں کو بے سروسامان کر کے ملک کا بیش بہا نقصان کر کے بابری مسجد کو شہید ہونے سے بچا سکتے ہیں؟ جس ہوا میں ہمیں خود سانس لینا ہے اسی کو آلودہ کر کے ہم کسی مثبت سوچ کا ثبوت دے سکتے ہیں؟ کیا یہ بات قابل غور نہیں، کیا یہ پرامن احتجاج ہے؟ کہ یہ سب کچھ کر کے ہم لوگ بھارت میں ہونے والے مندر کی تعمیر کو روک سکتے ہیں؟ کیا یہ متعلقہ حکومتوں کو اپنے جذبات اور شدید اختلافات پہنچانے کا صحیح ذریعہ ہے؟ کیا ہم اپنے ہی ملک کو نقصانات کے گڑھے میں گھڑا کر کے اس سے پرزور حمایت کا ثبوت دے رہے ہیں۔ ہمیں کوئی بہتر راستہ تلاش کرنا چاہیے۔ نعروں، پتھراؤ اور آتش زدگی سے کسی بھی حکومت کو کوئی فرق نہ پڑے گا۔ اس میں نقصان ہمارا اپنا ہے۔

پاکستانی مسلمانوں کا یہ غصہ اور شدید اختلاف قابل اعتراف ہے۔ لیکن ہمارے دین کی مقررہ حدود کے اندر رہنا چاہیے اور اس مذموم حرکت کو نوٹس اعلیٰ سطح پر لیا جانا چاہیے۔ تمام مسلمان ملکوں کو انفرادی طور پر بھی بھارت کو اپنی تشویش سے آگاہ کرنا چاہیے۔ بڑی بڑی شخصیات اور تنظیموں کو اپنے جذبات کا مؤثر اظہار کرنا چاہیے۔

پاکستان کو اس مسئلے کو متعلقہ بین الاقوامی فورموں پر اٹھانا چاہیے۔ نیز اجتماعی طور پر اس بات کا جائزہ لینا چاہے کہ عالم اسلام اپنے غم و غصے کے اظہار کے لیے کیا مزید اقدامات بہتر طور پر کر سکتا ہے۔

قومی بے اتفاقی

باہمی اتحاد اور اتفاق ایک ایسی نعمت ہے جس سے زندگی سنورتی، نکھرتی اور بلند و

بالا ہوتی ہے۔ اتفاق کے اندر اس قدر عظمتیں، اس قدر خوبیاں اور اس قدر برکتیں ہیں کہ ان سے نہ کوئی انسان انکار کر سکتا ہے اور نہ کوئی قوم۔

یہ وہی اتفاق تھا جس کی برکت کے باعث آج سے کئی سال قبل مسلمانان برصغیر قائداعظم کی قیادت میں ایک جھنڈے تلے متحد ہو گئے اور قیام پاکستان کے جذبے کو مزید فروغ ملا۔

آج اگر ہم معاشرے میں نظر دوڑائیں تو معاشرے میں جو انتشار، بے چینی نظر آئے گی وہ اتفاق کے فقدان ہی کے باعث ہے۔ ہمیں آج پہلے سے زیادہ متحد ہونے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم سب مسلمان، خواہ ان کا تعلق کسی بھی نسل، کسی بھی طبقے سے ہو متحد ہو جائیں تو ایک مضبوط قوت بن کر دنیا میں اپنا کھویا وقار دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں لیکن مقام افسوس ہے کہ آج کے معاشرے میں اتفاق و اتحاد باقی نہیں رہا۔ نہ ہی حکومتی سطح پر اتحاد ہے اور نہ عام روزمرہ معاشرتی زندگی میں۔

آج اگر ہم میں اتفاق ہو تو ہمارے سامنے بڑے بڑے مسائل خس و خاشاک کی طرح بہہ جائیں۔ ہمارے سامنے نہ ہی مسئلہ کشمیر ہو اور نہ ہی بابری مسجد جیسے عظیم سانحے سے دوچار ہونا پڑے۔

اتفاق و اتحاد کی اہمیت مسلم ہے اور اس کی ضرورت کو ہمارے نبی اکرمؐ نے آج سے تقریباً چودہ سو سال قبل ہی محسوس کر لیا اور تمام مسلمانوں کو اتفاق سے رہنے کی تلقین فرمائی۔ تاکہ آنے والی نسلوں کو نااتفاقی کی لعنت سے بچایا جا سکے۔

یہ وہی اتفاق ہے جس کی ضرورت اور اہمیت کے پیش نظر سر سید احمد خاں نے مسلمانان برصغیر کو قومی اتفاق کا درس دیا۔ مسلمان، ایک ہی قوم ہیں، لہٰذا آپس میں اتفاق سے رہنا چاہیے تاکہ دشمن اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب نہ ہو سکیں۔

تاریخ نے اتفاق واتحاد کے ایسے بہت سے واقعات محفوظ کر رکھے ہیں جنھیں پڑھ کر آج بھی ہمارا ایمان تازہ ہوتا ہے اور ہمیں قلبی سکون ملتا ہے اور اتفاق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

دور حاضر میں مہذب ممالک جس قدر ترقی کر رہے ہیں اور عالمی سطح پر ہمیں تہذیب و ارتقاء کی جو بلندی نظر آ رہی ہے اس کی تہہ میں اتفاق کا یہی جذبہ کار فرما ہے۔

اس لئے آج ہم پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم حب الوطنی کا ثبوت دیتے ہوئے قوم کو قومی اتفاق کی اہمیت واضح کریں اور انھیں قومی اتفاق کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کریں، انکے شعور کو بیدار کریں اور یہ کام وسیع پیمانے پر شروع کیا جائے۔ ہمارے سیاسی لیڈروں کو باہمی اختلافات کو پس پشت ڈال کر قومی مفادات کی خاطر باہمی اتفاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور یوں جب ملک کا ہر فرد متحد ہو گا تو ملک میں بھی خوشحالی بڑھے گی اور بین الاقوامی برادری میں پاکستان کے وقار میں بھی اضافہ ہوگا۔

تاریخ شاہد ہے کہ جب مسلمانوں نے ایمان کی رسی کو پکڑے رکھا وہ سربلند ہو گئے۔ جب انھوں نے دین کے مضبوط رشتے کو چھوڑ دیا تو وہ مٹ گئے اور تاریخ میں ان کی داستان بھی باقی نہ رہی۔

قومی اتفاق کا مفہوم یہی ہے کہ نسل، خون اور رنگ کے سبھی تعلقات ختم ہو جائیں اور مسلمان ایک ملت بن جائیں جیسا کہ علامہ اقبال فرماتے ہیں:۔

بتان رنگ وخون کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا۔
نہ تورانی رہے باقی، نہ ایرانی نہ افغانی

نظم

آہ یہ آنسو
کتنے!
حساس ہیں یہ
ذرا سی،
تھوڑی سی ٹیس بھی
برداشت نہیں کر سکتے
اور ....
اور ضبط کے تمام بندھن
توڑ کر نکل آتے ہیں
اظہار دل کے
واسطے
یہ تو بے زباں ہوتے ہیں
مگر
دل کی زباں بولتے ہیں
اور
اپنی ہر بوند میں
ہر موج میں
درد کا اک فسانہ
اک طوفاں سمیٹے ہوئے

ثوبیہ اعجاز

I would like you find me a daughter-in-law who would bring a lot of dowry.

بیادِ رفتگاں

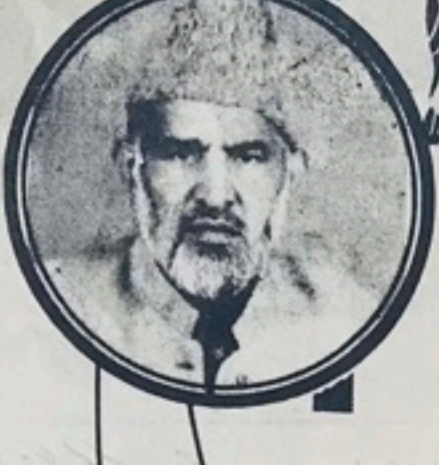

حاجی محمد اصغر گھرکی

سرزمین پنجاب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس سرزمین پر بے شمار اولیاء کرام، معروف شعراء اور محب وطن سیاستدانوں نے جنم لیا۔ جنھوں نے ملکی سیاست میں اپنا اہم کردار ادا کیا اور اس پر گہرے اثرات چھوڑے ہیں۔ انہی سیاست دانوں میں ایک ایسی شخصیت بھی ہے جو کسی تعارف کی محتاج نہیں بلکہ تعارف ان کا محتاج ہے جب بھی ملکی سیاست پر گہری اور عمیق نظر ڈالی جائے تو اس ملک اور سیاست کے لئے اس شخصیت کی خدمات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا گو آج یہ شخصیت ہم میں نہیں مگر ملکی سیاست میں ان کا نام تابندہ ستارے کی طرح ہمیشہ روشن رہے گا۔ یہ شخصیت جس نے ایک چھوٹے سے گاؤں موضع گھرکی میں جنم لیا۔ اپنی محنت اور عمل کے باعث علاقہ کی سیاست پر چھا گئی اس شخصیت کو حاجی محمد اصغر گھرکی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ حاجی محمد اصغر گھرکی ارائیں خاندان کے نامور چشم و چراغ تھے۔ آپ ایک بے باک سیاسی و سماجی رہنما اور علاقہ کی ہردلعزیز شخصیت تھے۔ آپ نے اپنا سیاسی سفر 1970ء میں آزاد امیدوار کی حیثیت سے الیکشن لڑ کر شروع کیا۔ دوسری دفعہ آپ نے پی این اے کی طرف سے صوبائی اسمبلی کا انتخاب لڑا 1983ء میں لوکل باڈیز الیکشن میں ڈسٹرکٹ کونسل لاہور کے ممبر منتخب ہوئے 1985ء کے غیر جماعتی انتخابات میں آپ اپنے حلقے سے بھاری اکثریت کے ساتھ ایم این اے منتخب ہوئے اور 1988ء میں پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر دوبارہ عوام کی حمایت سے قومی اسمبلی

حاجی محمد اصغر گھرکی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے۔

زندگی بھر مخالفوں کے آگے نہیں جھکے

حاجی محمد اصغر گھرکی ایک تقریب میں اپنے تاثرات قلمبند کرتے ہوئے۔

کے رکن منتخب ہوئے اور 1990ء میں جب صدر اسحاق نے بے نظیر حکومت پر ناجائز الزامات عائد کرکے منتخب اسمبلی توڑ دی تو آپ پر مشکلات اور تکلیفوں کا دور شروع ہو گیا اور اس دور کے وزیر اعلیٰ کے ایماء پر آپ کے خلاف بے شمار جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات بنائے گئے لیکن آپ اس ظلم اور جبر کے سامنے جھکے نہیں بلکہ ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ آپ پر ظلم کی انتہاء کر دی گئی کہ جب آپ حوالات میں تھے تو سیاسی انتقام کے باعث ڈاکٹر تک کو آپ تک نہ جانے دیا گیا حالانکہ آپ شوگر کے مریض تھے۔ اصغر گھرکی کی شخصیت میں بہت عاجزی اور انکساری پائی جاتی تھی۔ آپ اپنے علاقے میں بہت ہر دلعزیز تھے کیونکہ آپ ہزاروں بیواؤں، یتیموں اور بے سہارا لوگوں کی مدد کرتے تھے اس سے آپ کو ایک خاص روحانی مسرت ملتی تھی۔ آپ بڑے متقی اور پرہیز گار تھے۔ آپ کے در سے کبھی کوئی سائل خالی نہ گیا۔ اصغر گھرکی ایک عظیم محب وطن دوست نواز ہمدرد اور بے لوث خدمت گار تھے۔ مرحوم نے تحریک پاکستان میں بھرپور کردار ادا کیا۔

آپ اپنی بات کے پکے اور قول کے سچے انسان تھے اور اسی اصول پر وہ اپنی تمام زندگی کاربند رہے۔ پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں جب بے نظیر بھٹو کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کی گئی تو آپ نے بے نظیر حکومت کا ساتھ دیا حالانکہ آپ کو کروڑوں روپے کی آفر بھی ہوئی مگر اس عظیم شخصیت نے روپے کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ٹھکرا دیا اور کہا کہ اگر انسان کسی کا ساتھ دے تو کھل کر اور اگر مخالفت کرے تو بھی اسی اصول پر کاربند رہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر میرے سیاسی مخالف دنیا بھر کا خزانہ بھی میرے سامنے رکھ دیں تو اصغر گھرکی صرف اور صرف محترمہ کا ساتھ دے گا۔

علاقہ گھرکی کی یہ مشہور و معروف بزرگ ہستی دسمبر 1989ء میں ہم سے بچھڑ گئی۔ ان کی وفات

سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف

لکھنے والوں سے گذارش

- مضامین، خاکے، کارٹون، رپورٹس خبریں وغیرہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک پہنچ جانا لازمی ہیں۔
- انتہائی اہم خبروں کے لئے ہم ۲۵ تاریخ تک انتظار کر سکتے ہیں۔
- اپنے مضامین صاف، خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھیں۔
- مختصر مضامین کی اشاعت کے امکانات زیادہ ہیں۔

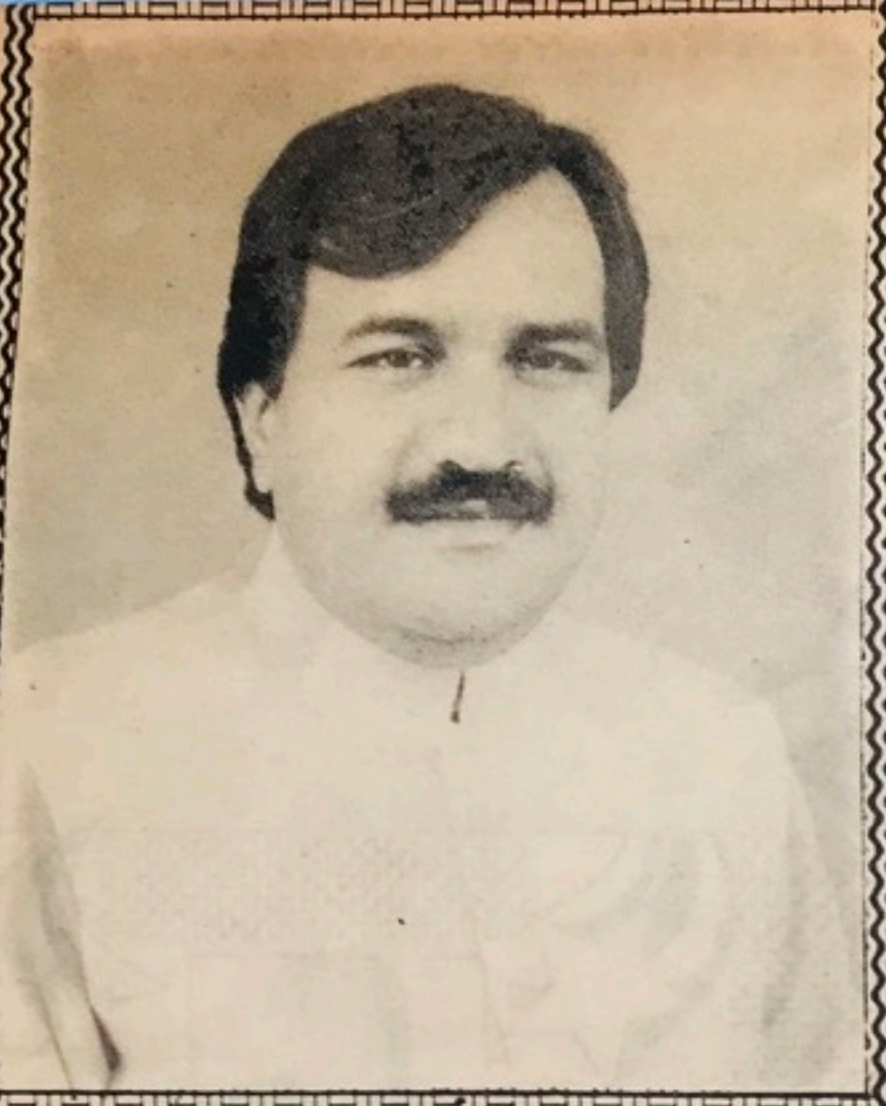

سے ملک ایک تجربہ کار پارلیمنٹرین سے محروم ہو گیا۔ شاید اب اصغر گھرکی جیسی دلیر اور بہادر شخصیت مدتوں اس خطہ پر جنم نہ لے سکے۔ اس عظیم سیاسی و سماجی رہنما کے مشن کو اب ان کے صاحبزادے ارشد گھرکی سابق ایم این اے اور خالد جاوید گھرکی اپوزیشن لیڈر ضلع کونسل لاہور نے جاری رکھا ہوا ہے اور اپنے عظیم باپ کی جانشینی کا صحیح حق ادا کر رہے ہیں۔

مرحوم کی یاد میں اصغر گھرکی کے نام سے ایک فاؤنڈیشن بھی قائم کی گئی ہے جس نے 85 کینال رقبے پر جلو موڑ میں ایک ہسپتال کی تعمیر شروع کی ہے۔ علاوہ ازیں برکی، کاہنہ، رائے ونڈ، چوہنگ، مانگا منڈی میں فاؤنڈیشن ہسپتال قائم کرنے کا پروگرام بھی ہے۔

ارشد گھرکی سابق ایم این اے

حاجی اصغر گھرکی ایک عظیم لیڈر تھے

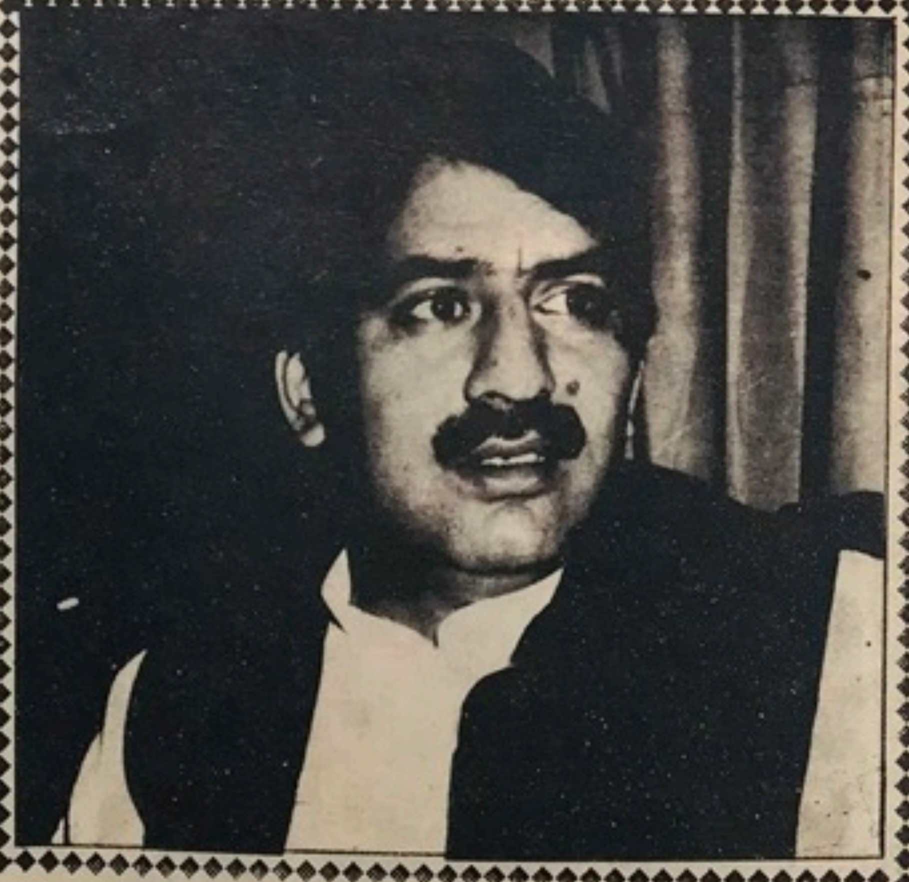

خالد جاوید گھرکی قائد حزب اختلاف ضلع کونسل لاہور

تعلیم اور تعلیمی پالیسی

تحریر محمد وسیم بھٹی

نئی تعلیمی پالیسی کے اعلان کے فوراً بعد ہی طلباء، اساتذہ اور والدین میں خاص بے چینی دیکھنے میں آئی ہے۔ گو کہ یہ صحیح ہے کہ معیار تعلیم پر کنٹرول کا بہتر حل Privatization ہی میں نظر آتا ہے لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ پرائیوٹائز کرنے کے بعد تعلیمی معیار بہتر ہو جائیگا قرین قیاس تو یہی ہے کہ پرائیویٹ تعلیمی اداروں کا رجحان زیادہ کاروباری ہو جائیگا اور تعلیم مہنگی ہونے کے ساتھ ساتھ محدود طبقے تک رہ جائے گی اور کثیر عوام علم کی روشنی سے مستفید نہیں ہو سکیں گے۔ ایک طرف تو حکومت نے نئی پالیسی میں خواندگی کا ہدف 70% رکھا ہے جو کہ ایک انقلابی قدم ہے لیکن دوسری طرف تعلیمی اداروں کو آہستہ آہستہ خودمختار بنانے اور پرائیوٹائز کرنے کے سلسلے کے اعلان کے بعد یہ ممکن نظر نہیں آتا کہ تعلیم واقعتاً ہمارے معاشرے میں عام ہو سکے گی۔ تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کیلئے اخلاقی تبدیلی لانی ہو گی اور اخلاقی تبدیلی معاشرے میں اسی طرح ممکن ہے کہ معاشرے میں سماجی انصاف ہو۔ اس گرانی کے دور میں اساتذہ کی تنخواہیں جس قدر کم ہیں ان میں گزارہ کرنا کافی مشکل ہے دوسرا معاشرے میں بے راہ روی، لوٹ مار، رشوت اور چور بازاری کا جو بازار گرم ہے اس میں طالبعلم بھی اپنی پوری توجہ تعلیم کی جانب نہیں دیتا نتیجہ کے طور پر نتائج بد سے بدتر سامنے آ رہے ہیں۔ جہاں نتائج بہتر ہیں وہاں نمایاں ہاتھ کرپشن کا ہے۔ اگر حکومت حقیقتاً تعلیم کے معیار کو بہتر بنانا چاہتی ہے تو اسے چاہیے کہ اولاً بجٹ میں تعلیم کے لئے مختص رقم 4% تک کر بڑھائے اور اس اضافے کا اکثر حصہ تنخواہوں میں صرف ہو۔ دوم یہ کہ تعلیم کا دورانیہ موجودہ دورانیے سے بڑھایا جائے اور طلباء کو شام تک اداروں میں پابند کیا جائے۔ تاکہ طلباء کا زیادہ سے زیادہ وقت حصول علم میں صرف ہو۔ طلباء تنظیموں کو Code of Conduct کے ذریعے محدود دائرہ اختیار دیا جائے تاکہ تعلیمی ماحول میں بدمزگی پیدا نہ ہو۔ چہارم بورڈ اور یونیورسٹی امتحانات سخت حکومتی نگرانی لئے جائیں اور غیر قانونی حرکات کے مرتکب افراد کو قرار واقعی سزائیں دی جائیں۔ امتحانات اور نتائج پر طلباء کا اعتماد بحال کیا جائے۔ پنجم یہ کہ فارغ التحصیل طلباء کیلئے حکومت باقاعدہ پلاننگ کے ذریعے ذرائع ملازمت و کاروبار فراہم کرے اور بے روزگاری کا خاتمہ کرے۔ کورسس معاشرتی و معاشی ضروریات کے مطابق ترتیب دیئے جائیں تاکہ تعلیم بامقصد ہو۔ ہفتم یہ کہ سیاسی مداخلت سے تعلیمی اداروں میں گریز کیا جائے اور علاقائی انتظامیہ کے اعلیٰ افراد کو پرنسپل صاحبان کے ہر ممکن مدد کے لئے پابند کیا جائے۔

موجودہ ڈگر پر قائم رہ کر سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے' کے اصول پر قائم رہ کر تعلیمی معیار اور حالات میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں۔ Adult Education جیسے ناکام تجربات نے یہ ثابت کیا ہے کہ صرف اداروں کی تعداد میں یا اگلے درجوں میں اضافہ کے ذریعے کبھی تعلیم عام نہیں ہوئی لہٰذا اس سلسلہ میں حکومت کو اپنی پالیسی پر نظرثانی کرنی چاہیے اور ایسے ممکنہ تبدیلیوں کے ذریعے مناسب اور قابل قبول بنائے۔

حاجی اصغر گرکے سنگ بنیاد رکھتے ہوئے

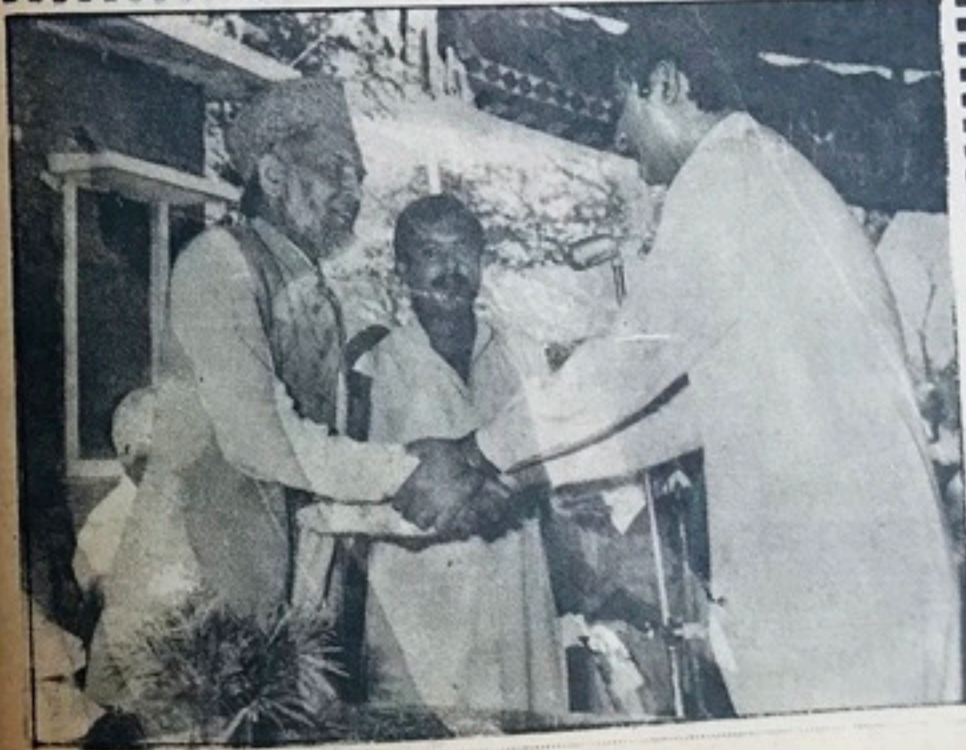

حاجی اصغر گرکی ایک تقریب میں عوام سے ملاقات کرتے ہوئے

Organising Committee

• H.E. Shaikh Faisal bin Khalid Al Qasimi,
CHAIRMAN

Abdulrahman Bukhatir
VICE-CHAIRMAN

Members

Hamid Shahmiri

Abdulrahman Falaknaz

Mohammed Redha Abbas

C. Motiwalla

Lovraj Talwar

K.M. Bhatia

P. Batavia

Ram Buxani

V. Balasubramaniam
Treasurer

A.R. Wadiwala

Vikram Kaul

Vashu Chainani

Z.U. Sabri

انٹرویو

ممتاز سینئر پروموٹر کیپٹن ریٹائرڈ محمد یوسف مینیجنگ ڈائریکٹر زمان انٹرنیشنل

امارات میں قانون کی حکمرانی ہے

کیپٹن ریٹائرڈ محمد یوسف

یو اے ای میں پاکستانیوں کی بڑی عزت ہے

کیپٹن ریٹائرڈ محمد یوسف کا شمار پاکستان کے معروف ترین پروموٹرز میں ہوتا ہے آپ ایک تعلیم یافتہ، فرض شناس، بااصول شخصیت کے مالک ہیں ذاتی طور پر انتہائی خوش اخلاق، ملنسار، وسیع اثر ورسوخ رکھنے والے انسان ہیں ۱۹۷۵ء سے ایمیگریشن کے بزنس سے وابستہ ہیں سعودی عرب متحدہ عرب امارات رومان، قطر، کویت اور دیگر ایسٹ کی ریاستوں میں مین پاور فراہم کر رہے ہیں۔ ایک ملاقات میں کیپٹن یوسف نے متحدہ عرب امارات کی حکومت کے اس فیصلے کو جائز اور درست قرار دیا کہ متحدہ عرب امارات کی حکومت نے غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث پاکستانیوں کو نکال دیا ہے انہوں نے بتایا امارات میں قانون پر سختی سے عمل درآمد کا نتیجہ ہے کہ یو اے ای میں جرائم اور غیر قانونی کام نہ ہونے کے برابر ہیں یو اے ای میں قانون کی حکمرانی کی وجہ سے انصاف کا بول بالا ہے جس کی وجہ سے تارکین وطن یو اے ای میں اپنے آپ کو ہر لحاظ سے پرسکون اور محفوظ سمجھتے ہیں کیپٹن یوسف نے مزید بتایا کہ یو اے ای کے بزنس مینوں کیساتھ کاروباری مراسم میں یہ بات پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یو اے ای میں قانونی طور پر مقیم پاکستانیوں کو مکمل تحفظ حاصل ہے اور عزت و وقار حاصل ہے اس لیے یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ یو اے ای میں مقیم بے گناہ پاکستانیوں کو بھارت کے ایماء پر نکالا ہے۔

کیپٹن یوسف نے کہا امارات کے حکمرانوں کے پاکستان کے ساتھ انتہائی قریبی، ادارانہ مراسم ہیں جہاد افغانستان میں بھی امارات کے حکمرانوں اور عوام نے کھل کر پاکستان کا ساتھ دیا کروڑوں افغان مجاہدین ہیں اور مہاجرین کی امداد کیلئے خرچ کیے پاکستان میں زلزلہ ہو یا سیلاب ہو یو اے ای کے حکمران ہمیشہ پاکستان کی مالی امداد کرتے ہیں۔

کیپٹن یوسف ایسے عظیم دوست ملک کے بارے میں پروپیگنڈا کہ اس نے بھارت کو خوش کرنے کیلئے بے گناہ پاکستانیوں کو نکالا ہے سراسر غلط اور بے بنیاد اور یہ حقیقت ہے کہ یو اے ای نے کبھی کسی پلیٹ فارم پر انڈین لابی کا ساتھ نہیں دیا ہے۔

ہم بحیثیت پرموٹر ایسے شرپسند عناصر کے پروپیگنڈے اور جھوٹی خبروں کی جس کا مقصد امارات کیساتھ پاکستان کے تعلقات کو خراب کرنا ہے سخت مذمت کرتے ہیں

کیپٹن یوسف نے اورسیز پاکستانیوں کی وزارت کی کارکردگی پر سخت افسوس اور دکھ ظاہر کرتے ہوئے کہا ابھی تک ابوظہبی میں لیبر اتاشی نہیں بھیجا گیا جس کی وجہ سے اتنا بڑا واقعہ رونما ہوا ہے لہٰذا وزارت لیبر افرادی قوت کو چاہیے کہ یو اے ای جیسے دوست ملک میں فوری طور پر ایسے کسی تجربہ کار جہاندیدہ پبلک ریلیشن کی ماہر شخصیت کو لیبر اتاشی مقرر کریں جو امارات جا کر پاکستانیوں کو وہاں کے قوانین کے بارے میں ایجوکیٹ کرے تاکہ آئندہ اس قسم کے افسوسناک واقعات کا تدارک ہو سکے۔

مڈل ایسٹ میں ہیروئن جیسی منشیات کی روک تھام کیلئے کیپٹن یوسف نے تجویز دی سعودی عرب جیسے ملک میں منشیات کی سمگلنگ میں پاکستانیوں کے ملوث ہونے سے ہمارے قومی وقار کو شدید دھچکا لگا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ جس طرح سعودی عرب کے تمام ایرپورٹ پر ایکسرے والی مشین نصب ہیں اس طرح کی ایکسرے والی مشینیں پاکستان کے تمام ائیرپورٹ

پر نصب کی جائیں اس طرح مستقبل میں ایسے افسوس ناک واقعات کی روک تھام کی جا سکتی ہے۔

منشیات کی سمگلنگ کو روکنے کیلئے ضروری ہے جس ایکروٹنگ ایجنسی کی مین پاور ملک سے باہر جا رہی ہو اس کے نمائندے کو ایئر پورٹ میں نارکوٹیکس کنٹرول کے عملے کے ساتھ تلاشی کرنے کا حق دیا جائے تاکہ وہ اپنے ایمپلائنٹ کے آدمیوں کو چیک کرکے تسلی کر سکے کہ وہ منشیات نہیں لے جا رہے۔

حکومت کو اس اقدام کیلئے پروموٹرز کو پاکستان نارکوٹیکس کنٹرول بورڈ سے تلاشی لینے کا ریسرچ کورس لازمی کروانا چاہیے کیونکہ بصورت دیگر منشیات کی پکڑ پر ایجنسی کے وقار پر ضرب آتی ہے۔

ملک سے باہر جانے والے کیلئے لازمی قرار دیا جائے کہ وہ اپنے ہوم پولیس اسٹیشن سے ایک کلیرنس سرٹیفکیٹ لائے جس میں درج ہو یہ شخص منشیات کو خود استعمال کرتا ہے نہ ہی منشیات کی سمگلنگ اور نہ ہی کسی ایسے غیر قانونی جرائم شریک رہا ہے ایسے این او سی کو لازمی قرار دینے سے منشیات فروشوں اور جرائم پیشہ لوگوں کی بیرون ملک روانگی میں کمی واقع ہوگی

کیپٹن یوسف نے ڈائریکٹر جنرل بیورو آف امیگریشن محمد ابراہیم خاں جو پاکستانی پروموٹرز کی ہر دلعزیز شخصیت ہیں تجویز پیش کی لاہور۔ کراچی۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ کوئٹہ کے پروموٹرز آفس میں بریفنگ کے وقت منشیات اور غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث افراد کے سر قلم کرنے کی دستاویزی ویڈیو مناظر دکھائے جائیں تو لوگ خوف کے مارے منشیات کی سمگلنگ اور دیگر جرائم کی طرف مائل نہیں ہوں گے

انٹرویو

نثار احمد پروپرائٹر جان ایکسپریس پشاور

امارات میں چند شرپسندوں نے پاکستان کو بدنام کرنیکی کوشش کی

نثار احمد پشاور کے معروف پروموٹرز ہیں کئی سالوں سے پاکستانی لیبر کو بیرون ممالک میں ملازمت دلوانے کا بزنس کر رہے ہیں اس بزنس میں نثار احمد نے کافی شہرت اور عزت پائی ہے ان کا شمار صوبہ سرحد کے چند اچھے پروموٹروں میں ہوتا ہے۔ نثار احمد ذاتی طور پر انتہائی خوش اخلاق، ملنسار بہترین بزنس مین شخصیت ہیں۔ جب ہم نے نثار صاحب سے رابطہ قائم کیا تو انہوں نے بتایا بیرون ملکوں میں مقیم پاکستانی بہت محنت کرتے ہیں۔ پاکستانیوں کی انتھک محنت سخت جانی کی خوبیوں کی بیرونی دنیا میں ایمپلائر کافی تعریف کرتے ہیں بلکہ ہر ایمپلائر کی خواہش ہوتی ہے کہ اسے کام کیلئے اچھی باصلاحیت لیبر ملے پاکستانی بیرون ملک جا کر اتحاد و اتفاق میں رہنے کی بجائے ایسی سرگرمیوں میں رہتے ہیں جو انہیں بحیثیت مہمان زیب نہیں دیتی۔ بعض شرپسند بھی پاکستانیوں کی نیک دلی اور سادگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں اپنے مقاصد میں استعمال کر جاتے ہیں۔ حکومت پاکستان کیلئے ضروری ہے کہ وہ ایسے اقدامات کرے جو کوئی پاکستانی بیرون ملک جا کر منفی سرگرمیوں میں حصہ نہ لے سکیں۔ نثار احمد نے بتایا میرے خیال میں حکومت کو چاہیے تمام پروٹیکریٹ کو ہدایت کرے جو لیبر جس ملک میں روزگار کیلئے جا رہی ہے انہیں وہاں کے قانون کے بارے میں بریفنگ دے ایک حلف نامہ پر دستخط لیں کہ وہ بیرون ملک جا کر کسی ایسی سرگرمیوں میں حصہ

نہیں لیں گے جو وہاں کے قانون کی خلاف ورزی کا موجب بھی ہوں اور نہ ہی ایسی کوئی حرکت کریں گے جو پاکستان کے قومی وقار کے منافی ہو خلاف ورزی کی صورت میں فرد ہر طرح کی سزا کے مستوجب ہو گا حکومت پاکستان کے اس اقدام سے ایسے واقعات کی روک تھام ہو سکے گی جو متحدہ عرب امارات میں پیش آئے ہیں جسکے سبب سینکڑوں پاکستانیوں کو ملک بدر کیا گیا ہے۔ اس میں غلطی ہمارے پاکستانی کارکنوں کی ہے انہیں ایسے حالات پیدا نہیں کرنے چاہیے تھے جسکی وجہ سے امارات کی حکومت انہیں اپنے ملک سے نکالنے پر مجبور ہو گئی۔

محمد اعظم آفریدی پروپرائٹر آفریدی انٹرپرائزز پشاور

محمد اعظم آفریدی پشاور کے جانے پہچانے اچھی شہرت رکھنے والے باصلاحیت نوجوان پروموٹر ہیں صوبہ سرحد کے آفریدی قبیلے کے چشم وچراغ ہیں گذشتہ کئی سالوں سے ایئر ٹکٹنگ کے علاوہ ریکروٹمنٹ کا بزنس بڑی ایمانداری اور دیانتداری سے کر رہے ہیں ایک ملاقات میں اعظم آفریدی نے بتایا کہ پوری دنیا میں پاکستانی مین پاور کی افادیت کو تسلیم کیا جاتا ہے پاکستانی محنت اور جفاکشی میں اپنی مثال آپ ہیں پاکستانیوں میں سب سے بڑی خامی ڈسپلن کی کمی ہے اور خوبیوں کے باوجود ڈسپلن میں کمی کی وجہ سے پاکستانی بیرون ممالک میں ایسی حرکات کرتے ہیں جس سے پاکستان کی بدنامی ہوتی ہے پاکستانیوں میں قوم پرستی کا جذبہ بھی نہ ہونے کے برابر ہے جس کی وجہ سے بحیثیت پاکستانی سوچنے کی ضرورت ہے محسوس نہیں کرتے جوش میں آکر بعض ایسی حرکات بھی کر جاتے ہیں جو انہیں کسی صورت بھی زیب نہیں دیتی۔ ایسی ہی

امارات میں لاکھوں پاکستانی خوشحالی کی زندگی گذار رہے ہیں

صورت حال بابری مسجد کی بے حرمتی کے موقعہ پر متحدہ عرب امارات میں مقیم پاکستانیوں نے کی مذہبی جوش میں آکر ہوش سے عاری ہوگئے ایسی غیر قانونی سرگرمیاں جلسے جلوس توڑ پھوڑ کی جو وہاں کے قوانین کی سخت خلاف ورزی تھی جس سے مجبور ہو کر امارات کی حکومت نے بعض پاکستانیوں کو ملک بدر کیا ہے۔ میرے خیال میں یہ درست فیصلہ ہے پاکستانی اخبارات کو جھوٹ کی بجائے سچ لکھنا چاہیے حقائق بیان کرنے چاہیے۔

امارات کی حکومت پر یہ کتناہ بڑا الزام ہے کہ پاکستانیون کو انڈین لابی کے کہنے پر نکال دیا گیا ہے پاکستانیوں کو انڈیا نے کہا تھا کہ آپ جلسے جلوس کریں توڑ پھوڑ کریں وہاں کے حالات خراب کریں اور پھر امارات کی حکومت کو کہا تھا کہ ان کو نکال دیا جائے۔

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ غلطی ہمارے پاکستانیوں کی تھی جس کے سبب امارات کی حکومت پاکستانیون کو نکالنے پر مجبور ہوئی حکومت کو حقائق کو دیکھتے ہوئے امارات کی حکومت سے مذاکرات کرکے قانون شکنی کرنے والے پاکستانیوں کو معافی دلوا کرا نہیں دوبارہ اس شرط پر امارات بھجوائیں اس بات کی گارنٹی دیں کہ وہ آئندہ کبھی بھی غیر قانونی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیں گے۔ مجھے امید ہے وزیراعظم پاکستان کی مداخلت سے امارات کی حکومت پاکستانیوں کے ساتھ فیاضی کا سلوک کرے۔

انٹرویو

محمد ادریس خان

مینجنگ ڈائریکٹر جال اوورسیز ڈویلپمنٹ کارپوریشن راولپنڈی

امارات میں بعض پاکستانیوں کی غیر قانونی سرگرمیاں قابل افسوس ہیں

محمد ادریس خاں

محمد ادریس خان کا شمار راولپنڈی کے تجربہ کار سینئر اور اچھے پروموٹرز میں ہوتا ہے۔ مین پاور کی ایکسپورٹ کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں انگریزی میں ماسٹر ڈگری ہولڈر ہیں۔ 1969 ۔ 1978 شپنگ مینجر کی حیثیت سے دوبئی، ابو ظہبی اور شارجہ میں رہے پھر 1978 سے 1986 تک سعودی عربیہ میں ریکروٹنگ سپیشلسٹ کی حیثیت سے ڈیلا گروپ میں کام کرتے رہے۔ خاندانی مصروفیات کی وجہ سے ری ائنری استعفیٰ دے کے واپس چلے آئے پھر راولپنڈی میں ریکروٹمنٹ ایجنسی قائم کی۔ ریکروٹمنٹ سپیشلسٹ کی حیثیت سے گرانقدر خدمات کے اعتراف میں ڈیلا کمپنی نے پاکستان میں مین پاور کی ڈیمانڈ کا اپنا ایجنٹ مقرر کیا۔ 1987 ۔ 88 سے ریکروٹنگ کے شعبے میں ایمانداری، دیانتداری کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ جال اوورسیز ڈویلپمنٹ کارپوریشن راولپنڈی کے نام سے سعودی عرب، یو اے ای مڈل ایسٹ کے ممالک میں مین پاور ایکسپورٹ کر رہے ہیں۔

متحدہ عرب امارات سے بعض پاکستانیوں نکلنے کے بارے میں اپنے رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے راولپنڈی کے ممتاز پروموٹر ادریس خان نے کہا یو اے ای حکومت نے غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث جن پاکستانیوں کو نکالا ہے وہ حکومت امارات کا درست اقدام ہے۔ ہمارے اپنے ذرائع کے مطابق امارات کی حکومت نے جن پاکستانیوں کو نکالا ہے وہ سب غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث تھے یا غیر قانونی مقیم تھے۔ اس موقع پر حکومت یو اے ای کا اقدام قانون کے تقاضوں کے مطابق ہے۔ پاکستان اور امارات کے بہت ہی قریبی برادرانہ تعلقات ہیں ان تعلقات کے ناطے سے میری یو اے ای حکومت سے اپیل ہے قانونی طور پر مقیم پاکستانیوں کو مکمل تحفظ دیں۔ قانونی طور پر زیادہ سے زیادہ مین پاور پاکستان سے منگوائے تاکہ غیر قانونی طریقوں سے بعض پاکستانیوں کو بھیجنے والوں کی حوصلہ شکنی ہو۔ کیونکہ قانونی ذرائع سے گئے ہوئے پاکستانی امارات میں قابل تعریف خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ادریس خان نے توقع کا اظہار کیا کہ وزیراعظم نواز شریف اس اہم مسئلے کے حل کیلئے امارات کے صدر شیخ زید بن سلطان النہیان سے رابطہ کرکے ٹھوس اقدامات کریں گے۔ پروموٹرز کے مسائل کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ادریس خان نے پروموٹرز کی ایسوسی ایشن کی کارکردگی پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا ایسوسی ایشن کے عہدیدار صرف ذاتی کام کرواتے ہیں انہیں چاہیے یہ تھا کہ پروموٹرز کے اجتماعی مسائل کو حل کرانے کی طرف توجہ دیتے۔ انہوں نے بتایا آج کل پروموٹرز کو سعودی ویزا قونصلیٹ میں ویزا کنفرمیشن کی پرابلم ہے پہلے ویزا کنفرمیشن ایک دن کاغذات جمع کرانے کے دوسرے دن ہو جاتی تھی آج کل ویزا کنفرمیشن ایک ہفتہ کے بعد ہوتی ہے۔ اتنی زیادہ مدت کی وجہ سے ہمارے ایمپلائر سخت پریشان ہوتے ہیں۔ ہم اپنے ایمپلائر کو کوئیک سروس نہیں دے سکتے۔ جس کی وجہ سے ایمپلائر پریشان ہو کر پاکستان سے لیبر منگوانے کی بجائے دوسرے ملکوں کی طرف رجوع کرتے ہیں کیونکہ اگر ہمارے ایمپلائر کو ایک دو ہفتے میں ارجنٹ لیبر چاہیے تو ہم فراہم نہیں کر سکتے۔ اس اہم مسئلے کا حل کیلئے میرے خیال میں ضروری ہے کہ ویزا قونصلیٹ میں ویزوں کی کنفرمیشن کے ریکارڈ کیلئے ایک رجسٹرڈ رکھا جائے جن ویزوں کے بارے میں وہاں سے جو کنفرمیشن آئے اسے

انٹرویو

سعودی قونصلیٹ آفس میں ویزہ کنفرمیشن لیٹر ارجنٹ جاری کئے جائیں

ریکارڈ میں ویزا نمبر، ویزا کے ایمپلائر، جس پروموٹر کے نام ویزا جاری ہوا رجسٹرڈ میں درج کر دیا جائے۔ جب بھی کوئی پروموٹر کنفرمیشن کیلئے رجوع کرے اس ریکارڈ کے رجسٹرڈ کو دیکھ کر فی الفور کنفرمیشن دی جائے۔ سعودی قونصلیٹ پروموٹرز اپنے ایمپلائر کو کوئیک سروس دے سکیں گے۔ پاکستانی مین پاور کی اہمیت و افادیت کو بڑھانے کیلئے ادریس خان نے بتایا وزارت لیبر کو چاہیے کہ وہ پاکستانی لیبر کو ہنرمند بنانے کیلئے جامع پالیسی تشکیل دے۔ پورے ملک میں ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ قائم کرے جس میں میٹرک لیول پر ٹیکنیکل ٹریننگ لازمی دی جائے بلکہ میٹرک تک نصاب میں ٹیکنیکل ٹریننگ کو لازمی قرار دیا جائے تاکہ نوجوان تعلیمی اداروں سے الیکٹریشن، پلمبر، ایئرکنڈیشن، مکینک، ٹیکنیشن، کارپینٹر، سپرے پینٹر، ویلڈر، ڈرائیور بن کر نکلیں۔ ادریس خان نے دعویٰ کیا حکومت کے اس اقدام سے ہم ملک کو بے شمار زرمبادلہ دے کر بڑی تعداد میں پاکستانی مین پاور کو بیرون ملک کھپا سکیں گے۔

انٹرویو

محمد اسحاق قریشی مینجنگ ڈائریکٹر

ٹرانس عربین ٹریول اینڈ ٹریڈ اسلام آباد

محمد اسحاق قریشی ایک شریف النفس، دیانتدار اور سلجھے ہوئی شخصیت کے مالک ہیں۔ سینئر پروموٹر ہونے کے ناطے برادری میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ یو اے ای، سعودی عرب، یمن، کویت، مسقط اور موریطانیہ میں افرادی قوت بھجوانے کا مثالی ریکارڈ رکھتے ہیں مین پاور کی ایکسپورٹ میں وزارت مین پاور سے ٹرافی ایوارڈ یافتہ ہیں۔

ایک ملاقات میں جب ہم نے اسحاق قریشی سے یو اے ای سے پاکستانیوں کو ملک بدر کرنے کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے بتایا میں حال میں ہی سعودی عرب اور یو اے ای کے بزنس وزٹ سے واپس آیا ہوں یقین مانیے میں متحدہ عرب امارات کی حکومت کی شرافت، دیانت اور بے مثال صبر کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ بعض شرپسند پاکستانیوں کی غیر قانونی سرگرمیوں کو اس حکومت نے برداشت کر کے پاکستان سے دوستی کا ثبوت دیا میں نے دیکھا بابری مسجد کی بے حرمتی کے خلاف مظاہرہ میں پاکستانیوں کے علاوہ مقامی لوگ بھی تھے جو انتہائی پرامن طریقے سے ختم ہو گیا تھا یہ بات قابل ذکر ہے۔ یو اے ای حکومت اور وہاں کی پولیس نے اس پرامن مظاہرے کو روکنے کیلئے کسی قسم کی کوئی مداخلت نہیں کی۔ مظاہرین نے کو نہ ہی پولیس نے بھی تنگ کیا اور نہ ہی رکاوٹیں کھڑی کیں۔ حالانکہ یو اے این میں قانون کی حکمرانی ہے۔ وہاں جلسے جلوس کی قطعی اجازت نہیں۔ افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ اس مظاہرے کے بعد شرپسندوں، تخریب کاروں نے العین میں جشن مظاہرے کا پروگرام بنایا۔ اس مظاہرے کیلئے وہاں کی سات مختلف ریاستوں سے پاکستانیوں کو اکٹھا کیا گیا جبکہ وہاں کا قانون ہے جہاں کا ویزا ہو اس ایریا میں کام کریں انہیں میں غیر قانونی مظاہرے کر کے وہاں کے قانون کو ہاتھ میں لیا گیا ٹریفک جام کی گئی توڑ پھوڑ کی گئی یہ مظاہرے

انٹرویو

یو اے ای کے قوانین کے خلاف کھلی بغاوت تھے۔ یہ ایسی بغاوت تھی اگر اس آگر پر سختی سے قابو نہ پایا جاتا تو یہ پورے یو اے ای کو گھیرے میں لے لیتی امارات کی حکومت نے اس غیر قانونی' غیر اخلاقی بغاوت کو کچل کر درست اقدام کیا ہے۔ یہ پروپیگنڈا سراسر غلط ہے اور حقائق کے منافی ہے کہ یو اے ای حکومت نے انڈیا کو خوش کرنے کیلئے پاکستانیوں کو نکالا ہے۔ محمد اسحاق قریشی نے بتایا میری معلومات کے مطابق جتنے بھی پاکستانی نکالے گئے ہیں وہ درست نکالے گئے ہیں۔ لہٰذا یہ پروپیگنڈا یکسر ختم ہونا چاہیے کہ امارات کی حکومت نے بے گناہ پاکستانیوں کو نکال کر انڈین ہندوؤں کو خوش کیا ہے۔ اس موقعہ میرا حکومت پاکستان کو مشورہ ہے کہ اس مسئلے کو دونوں برادر ملکوں کے درمیان باہمی تعلقات کو متاثر کئے بغیر حل کریں۔

اسحاق قریشی نے کہا بیرون ملکوں میں پاکستانی مین پاور کو پریشانیوں سے بچانے اور انہیں ہر طرح کا تحفظ فراہم کرنے کیلئے لازمی ہے کہ حکومت پاکستان ایک ضابطہ اخلاق مرتب کرے جس کے مطابق ہر پاکستانی کیلئے غیر ممالک کے قوانین کا لازمی احترام' وہاں غیر قانونی سرگرمیوں' یونین سازی' ہڑتال سے لاتعلق رہنے کا حلف لیا جائے اس حلف کی خلاف ورزی کی صورت میں سخت ترین سزائیں دی جائیں تاکہ پاکستانی مین پاور کی ڈیمانڈ اور افادیت میں اضافہ ہوتا رہے۔ اسلام آباد کے اس سینئر پروموٹرز نے منشیات کی سمگلنگ کو روکنے کیلئے تجویز دیتے ہوئے کہا وزارت مین پاور اور بیرز پاکستانی کو چاہیے کہ تمام پروموٹرز کو ایک ضابطہ اخلاق کا کاربند بنائیں جس کے تحت منشیات فروشوں' سمگلروں' جرائم پیشہ اور انتشار پسندوں کو ملک سے باہر بھیجنے پر سخت ترین سزا کا مستحق قرار دیا جا۔ حکومت پاکستان کے ایسے اقدامات سے پاکستان کے دوست ملک خصوصاً یو اے ای' سعودی عربیہ' کویت' مسقط' قطر سمیت دیگر ممالک پورے اعتماد اور بھروسے کے ساتھ پاکستان سے مین پاور منگوا سکیں گے۔

چوہدری بشیر پروپرائٹر
چوہدری مین پاور بیورو
لاہور

انٹرویو

چوہدری بشیر ایک مخلص بے لوث قابل اعتماد شخصیت کے مالک ہیں۔ پروموٹرز ایسوی ایشن منتخب کے اہم نمائندے ہیں۔ صاف گو' بے باک قول کے پکے انسان ہیں۔ 1973ء سے ریکروٹمنٹ کے شعبہ میں سعودی عرب کیساتھ بزنس سے آراستہ رہے گذشتہ چند سالوں سے پاکستان میں مستقل طور پر قیام پذیر ہو کر مین پاور کی ایکسپورٹ کیساتھ ساتھ چاول کی برآمد کے بزنس میں آئے ان دنوں مین پاور مڈل ایسٹ اور رائس ایکسپورٹ کر رہے ہیں۔ مریدکے کے قریب چاولوں کی ملوں کے مالک ہیں۔

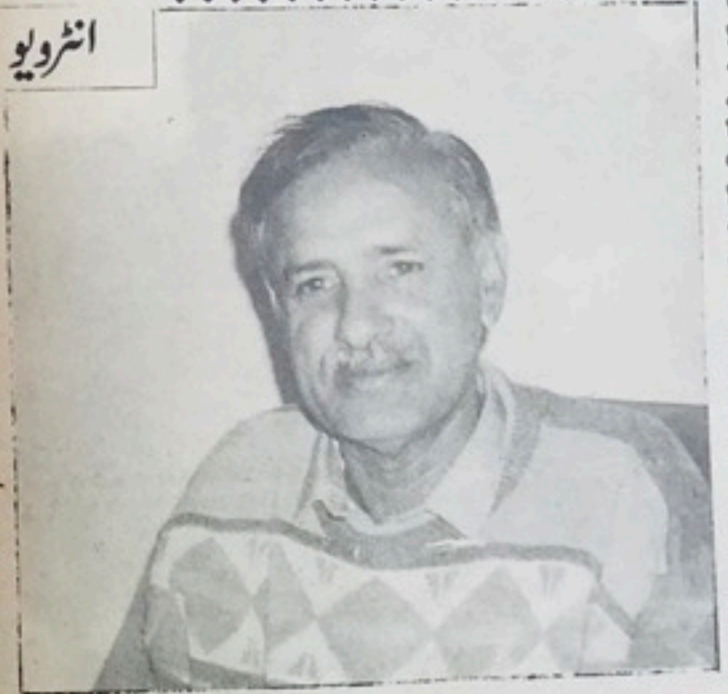

پاکستانی لیبر کو سارے مڈل ایسٹ میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے

شرپسند عناصر کی امارات بدری درست اقدام ہے

انٹرویو

ایک ملاقات میں چوہدری بشیر نے مین پاور کی ایکسپورٹ کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا ان دنوں پاکستانی لیبر کا بنگلہ دیش' انڈیا' سری لنکا' انڈونیشیا' تھائی لینڈ کی لیبر سے مقابلہ ہے۔ بین الاقوامی مارکیٹ خصوصاً مڈل ایسٹ کی مارکیٹ میں ایمپلائر لیبر کی ڈیمانڈ کرتا ہے۔ ہم اتنی بڑی مارکیٹ میں بھرپور مقابلے کے بعد پاکستان کیلئے بزنس حاصل کرتے ہیں۔ حکومت پاکستان کی طرف سے مقرر کردہ کم از کم ریٹس بھی دیگر ممالک کی لیبر کے مقابلے میں بہت زیادہ ہیں جسکی وجہ سے ہمیں بہت مشکلات درپیش ہیں ایمپلائر پروموٹر سے والے سستی لیبر کی ڈیمانڈ کرتا ہے۔ جب ہم ایجنسی سستی لیبر فراہم نہیں کرتے تو پھر پاکستان کی بجائے دیگر ممالک کی لیبر کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اگر حکومت پاکستان بین الاقوامی مارکیٹ میں ریٹ کے مطابق پاکستانی لیبر کو بیرون ملک بھیجنے کی کھلی چھٹی دے تو ہم بہت زیادہ مقدار میں پاکستانی لیبر کو بھیج کر کروڑوں روپیہ زرمبادلہ ملک کو فراہم کر سکیں گے۔ اس طرح حکومت کا مفاد بھی اس میں ہے۔

چوہدری بشیر نے بتایا ہماری اپوزیشن نے پروموٹرز کو بزنس ویزا کی سہولتیں دلوانے کیلئے وزیر صاحبان سے میٹنگ کی ہیں۔ انہوں نے وعدہ بھی کیا ہے۔ سعودی سفارتخانہ ہمارے ڈائریکٹر جنرل بیورو امیگریشن کے سفارتی لیبر پر بزنس ویزا جاری کر رہی ہے جس طرح سعودی ا۔میسی پروموٹرز کو ویزے دے رہی ہے اس طرح دیگر ا۔میسیوں کو بھی پروموٹرز ویزا جاری کرنا چاہیے۔ چوہدری بشیر نے ایک سوال کے جواب میں بتایا پاکستانی لیبر دنیا کی تمام لیبر سے زیادہ محنتی اور باصلاحیت ہے۔ پاکستانی لیبر دیگر ممالک کی لیبر کے مقابلہ میں کئی گناہ کام زیادہ کرتی ہے بشرطیکہ معاوضہ معقول ہو۔ مثلاً سری لنکا کا مین مستری اگر ایک دن میں تیس بلاک لگائے گا تو پاکستانی مین 200 بلاک آسانی سے ایک دن میں لگا سکتا ہے پاکستانی لیبر سخت جان ہے ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ پروموٹرز خود جائیں ایمپلائرز کو یہ خوبیاں بتا کر قائل کریں کہ پاکستانی لیبر کی تنخواہ بڑھانے سے اسے فائدہ پہنچے گا اس کا زیادہ کام ہو گا تو یقیناً ایمپلائر پاکستانی لیبر کو ترجیح دے گا۔ چوہدری بشیر نے اس کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا یقین جانیے میں نے اس طرح خود جا کر ایمپلائر کو قائل کر کے امریکن کمپنیوں کا مین پاور کی ایکسپورٹ کا بزنس حاصل کیا ہے۔ 83 ـ 1982ء میں امریکی کمپنی مین پاور کا سارا بزنس انڈیا کو دے رہی تھی وہاں کے سرداروں کو پسند کرتی تھی میں خود امریکن ایمپلائرز سے ملا اس نے پاکستانی مین پاور کے بارے میں کوئی دلچسپی نہ لی میں نے بڑی مشکل سے ملاقات کے دوران انہیں قائل کیا

اگر مجھے ایک موقعہ دیں اگر سردار جی روزانہ ستر بلاک لگا رہے ہیں تو پاکستانی 170 بلاک لگائے گا اگر نہ لگا سکا تو میرے خرچ پر واپس بھیج دیں امریکی گورے نے میری آفر پر ٹرائل کے لئے 18 مین کا آرڈر دیا آپ حیران ہوں گے پاکستانی لیبر نے 70 کے مقابلے میں 175 بلاک لگا دیئے تھے۔ پاکستانی لیبر میں یہ خصوصیات ہیں

انہیں پورے مڈل ایسٹ میں پسند کیا جاتا ہے۔

چوہدری بشیر نے کلسٹڈ انکم ٹیکس کی بھرپور حمایت کرتے ہوئے اسے پروموٹرز کے مفاد میں قرار دیا۔ متحدہ عرب امارات میں بھی پاکستانی مین پاور کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے' واقعی امارات کی تعمیر و ترقی اور خوشحالی میں پاکستانی لیبر کا بہت حصہ ہے جس کا اعتراف امارات کی حکومت اور عوام قلب و ذہن سے کرتے ہیں امارات

انٹرویو

شیخ مسعود صادق

پروپرائٹر شیخ کارپوریشن راولپنڈی

پاکستانیوں کو غیر ممالک میں قوانین کا احترام کرنا چاہیئے

شیخ مسعود کا تعلق سیاسی خانوادے سے ہے آپ کا خاندان ٹیکسلا کی سیاست میں ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ شیخ مسعود سیاست کے ساتھ ساتھ پروموٹنگ کے بزنس سے وابستہ ہیں۔ مین پاور کی ایکسپورٹ میں کافی نام اور شہرت کما چکے ہیں۔ شیخ مسعود اچھے بہترین صاف گو دوست نواز انسان ہیں کافی عرصے سے الشیخ کارپوریشن کے نام سے ریکروٹنگ کا بزنس کر رہے ہیں۔

ایک ملاقات میں شیخ مسعود نے پاکستانی مین پاور کے بیرون ملک کردار کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانی لیبر دنیا کی بہترین لیبر ہے ہر قسم کے موسم اور حالات میں سخت جان ثابت ہوتی ہے۔ دنیا کی بہترین سے بہترین لیبر جو کام نہیں کر سکتی پاکستانی لیبر وہ کام بھی کر سکتی ہے۔ ہماری لیبر کا معیار دیگر ممالک کی لیبر سے زیادہ ہے ہماری لیبر اس لئے کم تنخواہ پر جانے کیلئے تیار نہیں ہوتی کیونکہ پروڈکشن کے لحاظ سے بھی ہماری لیبر زیادہ پروڈکشن دیتی ہے۔ مڈل ایسٹ میں جہاں بھی لیبر کی ڈیمانڈ ہے وہاں پاکستانی لیبر کو پسند کیا جاتا ہے۔ ہماری لیبر میں جہاں ہزاروں خوبیاں ہیں وہاں خامی یہ ہے کہ بیرون ملک جا کر بھی اپنی عادات اطوار یہاں کے ماحول کے مطابق رکھتے ہیں جبکہ ضرورت یہ ہے کہ بیرون ملک جا کر پاکستانیوں کو وہاں کے ماحول کے مطابق رہنا چاہیے ایسا نہیں ہوتا ہمارے ہاں جلسے جلوس توڑ پھوڑ کی کھلی چھٹی ہے۔ کوئی پوچھنے والا نہیں ہماری لیبر کے ذہنوں میں جلسے جلوس' ہڑتال' تالا بندیاں اور توڑ پھوڑ جیسی عادات موجود ہوتی ہیں۔ یہی عادات بیرون ملک میں بروئے کار لا کر ملک کی بدنامی کا باعث بناتے ہیں۔ کیونکہ عرب دنیا میں جلسے جلوس' ہنگامی آرائی' توڑ پھوڑ' تالا بندیاں' ہڑتال نام کی کوئی شے نہیں ہوتی ایسی صورت حال ہمارے بعض پاکستانیوں نے متحدہ عرب امارات میں پیدا کر دی جلسے جلوس کیے'

ہنگامہ آرائی کی' توڑ پھوڑ کی' وہاں کے پرامن ماحول کو خراب کیا قانون کو ہاتھ میں لیا یہ اس طرح کیا گیا جس طرح پاکستان میں ہوتا ہے۔ امارات کی حکومت نے مجبور ہو کر پاکستانیوں کو سخت ترین سزائیں دینے کی بجائے پاکستان بدر کیا ہے۔ یہ بھی شرپسند پاکستانیوں پر احسان ہے اس سے پاکستانی کی بدنامی ہوئی ہے۔ پاکستان کے قومی وقار کو شدید دھچکا لگا ہے۔ بیرونی ایمپلائر پاکستانی مین پاور کی اس روش سے خوف زدہ ہوئے ہیں۔ حکومت پاکستان کو چاہیے کہ وہ ایک قانون کے ذریعے بیرون ملکوں میں جانے والے پاکستانیوں پر وہاں کے لازمی قانون کا احترام' غیر قانونی سرگرمیوں سے مکمل اجتناب' ہڑتال' توڑ پھوڑ' تالہ بندیوں جیسے واقعات کے تدارک کی لازمی پابندی کرائیں تاکہ کسی بھی پاکستانی کو بیرون ملک جا کر وہاں کے قانون کی خلاف ورزی کی جرات نہ ہو سکے خلاف ورزی کی صورت میں پاکستان میں سخت سزاؤں کا سلسلہ شروع کیا جائے۔

شیخ مسعود نے کہا متحدہ عرب امارات ہمارا دوست برادر ملک ہے وہاں بابری مسجد کے نام پر ہنگامہ کھڑا کر کے حالات بگاڑنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہم مذمت کرتے ہیں حکومت پاکستان سے اپیل کرتے ہیں امارات کی حکومت سے مذاکرات کر کے قانونی طور پر مقیم پاکستانیوں کو مکمل تحفظ فراہم کرنے اور آئندہ ایسے واقعات کے تدارک کیلئے ٹھوس اقدامات کرے۔

انٹرویو

یو اے ای میں بعض پاکستانیوں کی غیر قانونی سرگرمیاں قابلِ افسوس ہیں

ممتاز کاروباری شخصیت
راجہ سلیم پروپرائٹر راجہ سلیم ریکروٹنگ ایجنسی راولپنڈی

راجہ سلیم کا شمار آزاد کشمیر اور پاکستان کے ممتاز کاروباری حضرات میں ہوتا ہے آپ صنعت' ٹھیکیداری اور ریکروٹنگ کے بزنس سے وابستہ ہیں آزاد کشمیر اور پاکستان کے تاجروں کیلئے آپ کی خدمات گرانقدر ہیں آزاد کشمیر چیمبرز آف کامرس کے بانیوں میں شمار ہے نیز ایشین دی چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹریز پاکستان کے نائب صدر رہے ہیں آج کل وفاقی فیڈریشن کے چیئرمین ہیں ۱۹۷۴ء سے راجہ سلیم ریکروٹنگ کے نام سے Middle East میں مین پاور کا بزنس کر رہے ہیں

جب ہم نے راجہ سلیم صاحب سے یو اے ای سے پاکستانیوں کو نکالنے کی خبر پر ردعمل معلوم کیا تو راجہ سلیم نے دکھ بھرے لہجے میں کہا پاکستانیوں کو امارات کے قانون کو ہرگز ہاتھ میں نہیں لینا چاہیے تھا دنیا جانتی ہے کہ امارات میں جلسے جلوس نام کی کوئی شے نہیں امارات کے قانون میں ایسی سرگرمیاں خلاف قانون ہیں پاکستانیوں کو چاہیے تھا کہ وہاں کے قانون کے اندر رہتے ہوئے بابری مسجد کے بارے میں اپنے مذہبی جذبات کا اظہار کرتے

میرے اندازے کے مطابق امارات کی حکومت نے جن پاکستانیوں کو نکالا ہے وہ زیادہ تر غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث تھے میرے خیال میں ایسے قانون شکن لوگوں کے ساتھ امارات کی حکومت کا یہ درست اقدام ہے چنانچہ حکومت پاکستان کو چاہیے کہ وہ اس مسئلے کو باہمی گفت وشنید کے ساتھ حل کریں تاکہ دونوں برادر ملکوں کے تعلقات متاثر نہ ہوں کیونکہ امارات میں لاکھوں کی تعداد میں پاکستانی مین پاور کام کر رہی ہے جو ہمارے لیے زرمبادلہ کا اہم ترین ذریعہ ہے امارات کی حکومت اور عوام بھی پاکستانی مین پاور کو پسند کرتے ہیں انھوں نے کہا میرے خیال میں پاکستان حکومت اگر غیر قانونی طور پر پاکستانیوں کو حوصلہ شکنی کرتی ہے

غیر قانونی سرگرمیوں میں حصہ لینے والوں کے ساتھ سخت ایکشن لیتی ہے تو حکومت پاکستان اس اقدام سے امارات جیسے جدید ملک میں پاکستانی مین پاور کی غیر قانونی طور پر درآمد میں بے پناہ اضافہ ہو سکتا ہے مجھے یقین ہے کہ حکومت پاکستان تاجر اور پروموٹرز برادری کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے اقدامات کرے گی جس سے امارات کیساتھ تعلقات متاثر ہونے کی بجائے آگے بڑھیں گے۔

بیرونی ممالک پاکستانیوں کا کردار ملک و قوم کے مفاد میں ہونا چاہئے

معروف شخصیت محمد اکرم قریشی
چیئرمین قریشی برادرز کراچی

محمد اکرم قریشی کا تعلق آزاد کشمیر کے ممتاز قریشی خاندان سے ہے آپ کا گھرانا سیاسی، سماجی اور مذہبی حلقوں میں انتہائی قدر و عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ محمد اکرم قریشی خوش اخلاق، دیندار، شریف النفس اور سلجھے ہوئے پروموٹر ہیں۔ پاکستان اور آزاد کشمیر کے حکومتی حلقوں میں وسیع تعلقات رکھتے ہیں عرصہ دراز سے شاہراہ فیصل کراچی پر ایک خوبصورت عمارت میں قریشی برادرز کے نام سے اوورسیز ایمپلائمنٹ کی ایجنسی چلا رہے ہیں۔ سماجی اور فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں پروموٹرز ایسوسی ایشن کے کاموں میں پیش پیش رہتے ہیں بے شمار خوبیوں کی بدولت پروموٹرز برادری میں آپ کو بڑی عزت و محبت اور احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

ممتاز پروموٹر محمد اکرم قریشی سے جب ہم نے پاکستانی مین پاور کا بیرون ملک میں کیا کردار ہونا چاہیے سے متعلق سوال کیا اس پر انہوں نے کہا کہ پاکستانی لیبر کا بیرون ملک میں کردار پاکستان کے قومی وقار کے شیان شان ہونا چاہیے۔ پاکستانی لیبر کو وہ ہر اقدام اٹھانا چاہیے جو قومی وقار کے اضافہ کا سبب بنے ایسے اقدامات اور ایسی سرگرمیوں سے دور رہنا چاہیے جو پاکستان کی بدنامی کا سبب بنتی ہیں۔ کیونکہ پاکستانی مین پاور بیرون ملک میں پاکستان کی شناخت ہوتی ہے بیرون ملک پاکستانی ملک کے غیر سرکاری سفیر ہوتے ہیں ان کی حرکات کو بحیثیت قوم دیکھا جاتا ہے۔ ہمارے پاکستانی بیرون ملک جاکر ڈسپلن کے تحت رہیں غیر قانونی کاموں اور

غیر قانونی سرگرمیوں سے دور رہیں منشیات فروشی اور سمگلنگ میں ملوث لوگوں کا آلہ کار نہ بنیں تو میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں بیرون ملک میں پاکستان کا قومی وقار بڑھے گا۔ متحدہ عرب امارات میں ہمارے پاکستانیوں نے بعض تخریب کاروں کے چنگل میں آکر جن غیر قانونی جلسے جلوسوں توڑ پھوڑ ہنگاموں کا سلسلہ شروع کیا وہاں کے امن و امان کو تہہ و بالا کیا وہاں کی حکومت کیلئے مسائل پیدا کئے ان پاکستانیوں کی قابل افسوس حرکتوں کی وجہ سے امارات کی حکومت انہیں اپنے ملک سے نکالنے پر مجبور ہوئی میرے خیال میں سارا قصور ہمارے پاکستانیوں کا ہے

جنہوں نے وہاں کے قانون کو ہاتھ میں لیا وہاں کے حالات خراب کئے وہاں کی حکومت کے خلاف ہوا بہت کی امارات کی حکومت کے حوصلے کو داد دیتا ہوں کہ اس نے شرپسند پاکستانیوں کو سخت سزائیں دینے کی بجائے صرف پاکستان کیساتھ خصوصی برادرانہ تعلقات کی وجہ سے صرف اپنے ملک سے نکالا ہے۔ حکومت پاکستان کو چاہئے کہ وہ ایک ضابطہ اخلاق تیار کرے جس کے مطابق ہر پاکستانی کیلئے بیرون ملک میں ہیروئن فروشی، منشیات کی سمگلنگ، غیر قانونی حرکتوں پر سخت پابندی عائد کر دی جائے خلاف ورزی کی صورت میں پاکستان میں ایسے عناصر جو بیرون ملک پاکستان کی بدنامی کا باعث بنیں سخت ترین سخت دی جائیں۔

لگتا ہے امارات میں بعض پاکستانی جوش میں آکر ہوش کھو گئے تھے۔

اعلیٰ تعلیم یافتہ سینئر پروموٹر
اصغر علی صغیر

پروپرائٹر غیم ایکسپریس (راولپنڈی)

اصغر علی صغیر راولپنڈی کے اعلیٰ تعلیم یافتہ سینئر ترین پروموٹر ہیں، بااخلاق، باوقار اور سلجھی ہوئی شخصیت کے مالک ہیں انتہائی مخلص، بااصول دیانت دار انسان ہیں امریکن کمپنی کی کئی اہم پوسٹوں پر کام کیا لندن میں ڈائریکٹر آپریشن کی پوسٹ کی آفر کو چھوڑ کر بلآخر 1974ء میں دوستوں کے مشورے سے مین پاور ایکسپورٹ کا بزنس شروع کیا۔ ان کے نزدیک یہ کام ایک عبادت ہے لوگوں کو روزگار دلانے کیلئے جدوجہد کرنا، جائز منافع کیساتھ ساتھ سماجی اور قومی خدمت بھی ہے۔ اس سے خاندان کی مالی مدد کے علاوہ ملک کو بڑے پیمانے پر زرمبادلہ ملتا ہے۔

صغیر صاحب نے بتایا میرے اسی جذبہ کی بدولت اللہ کے فضل سے کبھی بھی منسٹری، بیورو، پروٹیکٹر اور دیگر حساس اداروں کو کوئی شکایت نہیں آئی اور نہ ہی انشاء اللہ آئے گی۔ ہم زیادہ تر پراسسنگ کا کام کرتے ہیں جو ڈیمانڈ لے کر آتا ہے صرف سرکاری فیس لے کر کام کرتے ہیں۔ اس سسٹم میں گو منافع کم ہے لیکن عزت زیادہ ہے اس کام کی بدولت پچھلے سال تین لاکھ چالیس ہزار گورنمنٹ کو ٹیکس ادا کیا۔ پروموٹرز کی فلاحی ایسوسی ایشن کی سرگرمیوں کے بارے میں صغیر صاحب نے بتایا پروٹیکٹر ملک رحمان (راولپنڈی) نے انہیں (اصغر علی صغیر) راجہ سلیم، تاج عباسی کو بلا کر بتایا کہ حکومت کی پالیسی ہے کہ پروموٹرز کی ایسوسی ایشن قائم کی جائے لہٰذا ہم نے آل پاکستان سطح پر پروموٹرز کا کنونشن انٹر کانٹی نینٹل حالیہ پرل کانٹی نینٹل میں کیا اخبارات میں اشتہار دے کر سب پروموٹرز کو دعوت دی پروموٹرز کی بڑی تعداد شریک ہوئے الیکشن ہوئے تاج عباسی صدر، راجہ سلیم جنرل سیکرٹری، (اے اے خیر) جوائنٹ سیکرٹری منتخب ہوئے۔ ایسوسی ایشن نے باقاعدہ کام شروع کیا۔ بہت مختصر وقت میں ایسوسی ایشن فعال ہو گئی۔ ایسوسی ایشن نے ایک ریٹائرڈ بریگیڈیر پر (جو سابق ڈائریکٹر جنرل آف بیورو آف امیگریشن) کو اپنا کو اپنا ہیڈ سیکرٹری رکھا۔ اس وقت ایسوسی ایشن نے 2 ہزار روپے سروسز چارجز بیل کروائے مین پاور ایکٹ تبدیل کروایا۔ لفظ ریکروٹنگ ایجنٹ ہٹا کر پروموٹر کا لفظ شروع کیا۔ ایسوسی ایشن نے اپنی سالانہ میٹنگ میں پروموٹرز کے وقار کو بلند کرنے کے لئے تجاویز پر سختی سے عمل کیا۔ لیکن اب صورتحال یہ ہے کہ پروموٹرز کی ایسوسی ایشن بے جان مردہ گھوڑا بن چکی ہے۔ ایسوسی ایشن میں ایسے ان پڑھ جاہل لوگ عہدیدار بن رہے ہیں جو پروموٹرز کے نام پر ایک دھبہ ہیں یہی وجہ ہے اب ایسوسی ایشن کے عہدیداروں کی کوئی شنوائی نہیں ہے۔ یہ لوگ عہدوں کو استعمال کر کے افسروں کو بلیک میل کرتے ہیں۔ ذاتی کام نکلواتے ہیں یہی وجہ ہے ان کو نہ وزارت میں کوئی گھاس ڈالتا ہے نہ سعودی قونصلیٹ میں۔ کیونکہ ان میں نااتفاقی ہے مفادات کی لڑائی ہے ان گروپ بندیوں کی وجہ سے پروموٹرز کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے۔ ایسے حالات میں ضرورت اس بات کی ہے۔ پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے، مجھے ہوئے، قدر آور پروموٹرز کو آگے آ کر ایسوسی ایشن کے معاملات کو چلانا چاہیے اس سلسلہ میں سینئر پروموٹرز پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ صحیح، تجربہ کار، تعلیم یافتہ سلجھے ہوئے لوگوں کو آگے لائیں جو اندرون اور بیرون ملک پروموٹرز برادری کے اجتماعی مشترکہ مفادات کیا تحفظ کر سکیں۔ اصغر علی نے بتایا ایسوسی ایشن والوں کی زبانیں گنگ ہیں، ہونٹ بند ہیں، خوف کا لرزہ طاری ہے۔ جسکی وجہ سے

یہ او۔ای۔سی جیسے سفید ہاتھی کی اجارہ داری کو ختم کرنے میں ناکام ہے۔ ای سی کا ڈائریکٹر کروڑوں روپے کے گھپلے میں پکڑا گیا۔ او ای سی کے افسروں کی عیاشیوں رشوتوں کے قصے ہر آدمی کی زبان پر ہیں مین پاور کی ایک رپورٹ پر او ای سی کی اجارہ داری کا یہ عالم ہے او ای سی لیبا میں آدمی بھیجتی ہے تو وہ جائز ہے اگر پرائیویٹ سیکٹر کے پرموٹرز بھیجے تو وہ ناجائز ہیں کیا یہ سراسر تضاد اور ناانصافی نہیں میں پوچھتا ہوں ایسوسی ایشن والے اس ناانصافی کے خلاف آواز کیوں نہیں بلند کرتے۔ وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف کی پرائیویٹائزیشن کی تاریخ ساز قابل تعریف پالیسی کا اطلاق O.E.C جیسے ادارے پر کیوں نہیں کیا جاتا؟ او ای سی سفارشی لوگوں سے بھرا ہوا ہے ان کے افسران کی ٹھاٹھ بھاٹھ وفاقی سیکرٹریوں کے لیول سے بھی زیادہ ہے۔ جب تک قوم کے خزانے پر چلنے والے اس سفید ہاتھی کو ختم نہیں کیا جاتا اس وقت تک وزیر اعظم کی پرائیوٹائزیشن کی پالیسی کے کوئی مثبت اثرات سامنے نہیں آئیں گے۔ اصغر علی صفیر نے غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث پاکستانیوں کو نکالنے کے بارے میں متحدہ عرب امارات کی حکومت کے فیصلہ کی حمایت کرتے ہوئے کہا پاکستانیوں کے لئے لازمی تھا کہ وہ امارات کے قانون کا احترام کرتے وہاں کوئی ایسی حرکت نہ کرتے جو ان کے قانون کی خلاف ورزی کا سبب بنتی۔ دوست ممالک میں پاکستان کی ساکھ کو نقصان پہنچانے والوں کے خلاف حکومت پاکستان کو ایکشن لینا چاہیے۔ تاکہ ہر پاکستان جو روزگار کے حصول کیلئے بیرون ملک جاتا ہے وہ لازمی طور پر وہاں کے قوانین کا احترام کرے۔ اصغر اے صفیر نے کہا چند شرپسند عناصر کی وجہ سے نہ صرف پاکستان کی قومی ساکھ متاثر ہوئی ہے بلکہ پاکستانی مین پاور کی ڈیمانڈ بھی متاثر ہونے کا اندیشہ ہے ان حالات میں حکومت پاکستان کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس واقعہ کی تحقیقات کرے وہ کونسے عناصر ہیں جنہوں نے امارات کی ساتھ پاکستان کے تعلقات بگاڑنے کی سازش کی ہے۔ امارات کی حکومت کو چاہیے کہ وہ سراغ لگائے کیا غیر قانونی سرگرمیوں میں صرف پاکستانی ہی ملوث تھے یا کسی اور قومیت کے لوگ بھی تھے کہیں انڈین ایجنسیوں نے پاکستانیوں کو بدنام کرنے کیلئے یہ خطرناک پلاننگ تو نہیں کی......

ہم سمجھتے ہیں امارات کی حکومت پاکستانیوں کیساتھ صدیوں پرانے تعلقات کا احترام کرتے ہوئے ایسے اقدامات کرے گی جس سے پاکستان سے تعلقات متاثر ہوئے بغیر آئندہ ایسے واقعات رونما نہ ہوں۔

حکومت سہولتیں فراہم کرے تو ہم لاکھوں مین پاور دنیا میں ایکسپورٹ کرسکتے ہیں

محمد شعیب حامد

اپنے آفس میں گفتگو کرتے ہوئے

محمد شعیب حامد بیگ پروپرائٹر شعیب ایسوسی ایٹس کراچی

محمد شعیب حامد بیگ کا شمار پاکستان کے باصلاحیت نوجوان بزنس مین پروموٹرز میں ہوتا ہے۔ جو اپنی محنت دیانت اور بلند ولولے سے ترقی کرتے ہوئے معاشرے میں اپنی شخصیت کو منواتے ہیں محمد شعیب باصلاحیت سمارٹ نوجوان ہیں قالینوں کی فروخت کے کاروبار کے ساتھ مین پاور کی ایکسپورٹ مڈل ایسٹ میں کر رہے ہیں اپنی شابہ روز محنت سے ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہیں سیاسی وسماجی حلقوں میں اپنا وسیع اثر ورسوخ بھی رکھتے ہیں۔

ایک ملاقات میں محمد شعیب نے کہا ہم گذشتہ کئی سالوں سے قانونی طریقے سے پاکستانی مین پاور کی ایکسپورٹ کا بزنس کر رہے ہیں پاکستانی میں پاور کیلئے انتہائی ضروری ہے۔ کہ وہ بیرون ممالک پاکستان کے قومی تشخص اور وقار کو ملحوظ خاطر رکھیں ایسی سرگرمیوں سے مکمل اجتناب کریں جس سے قومی مفادات کو نقصان پہنچتا ہو ایسی غیر قانونی سرگرمیوں میں ہرگز حصہ نہ لیں جو وہاں کے قوانین کی قوانین کی خلاف ورزی کا باعث بنتی ہوں

بڑے افسوس کی بات ہے پاکستانی بیرون ممالک میں جاکر وہاں کے قوانی کی پروا نہیں کرتے ایسی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں جو وہاں کے قانون کی کھلی بغاوت ہیں۔ ایسی ہی مثال پورے میں بعض پاکستانیوں کی غیر ذمہ دارانہ سرگرمیاں ہیں جن کی وجہ سے یو اے ای حکومت نے چند شرپسندوں کو غیر قانونی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے جرم کی پاداش میں ملک بدر کیا ہے ہر پاکستانی کو سوچنا چاہیے کہ وہ بیرون ملک اپنے بچوں کی روٹی کمانے کئے جاتا ہے نہ کہ وہ سیاست کرنے کیلئے یو اے ای پاکستان کا بہترین دوست ہے یو اے ای میں لاکھوں پاکستانی کام کر رہے ہیں ایسے ملک میں جس نے لاکھوں پاکستانیوں کو اپنے ہاں جگہ دی ہو وہاں اس ملک میں غیر قانونی سرگرمیاں جلسے جلوس توڑ پھوڑ پاگل پن نہیں تو اور کیا ہے یو اے ای کی حکومت نے ایسے لوگوں کو جیلوں میں ڈال کر سزا دینے کی بجائے پاکستان واپس بھیج کر بھی احسان کیا ہے

حکومت پاکستان کو چاہیے جن لوگوں کو یو اے ای سے نکالا گیا ہے ایسے لوگوں کے خلاف تحقیقات کی جائے وجہ پوچھی جائے انہوں نے یو اے ای کے قانون کو اپنے ہاتھ میں کیوں لیا جرم ثابت ہونے پر سزائیں دی جائیں تاکہ آئندہ کوئی پاکستانی بیرون ملک جا کر وہاں کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے کی جرات نہ کر سکے۔

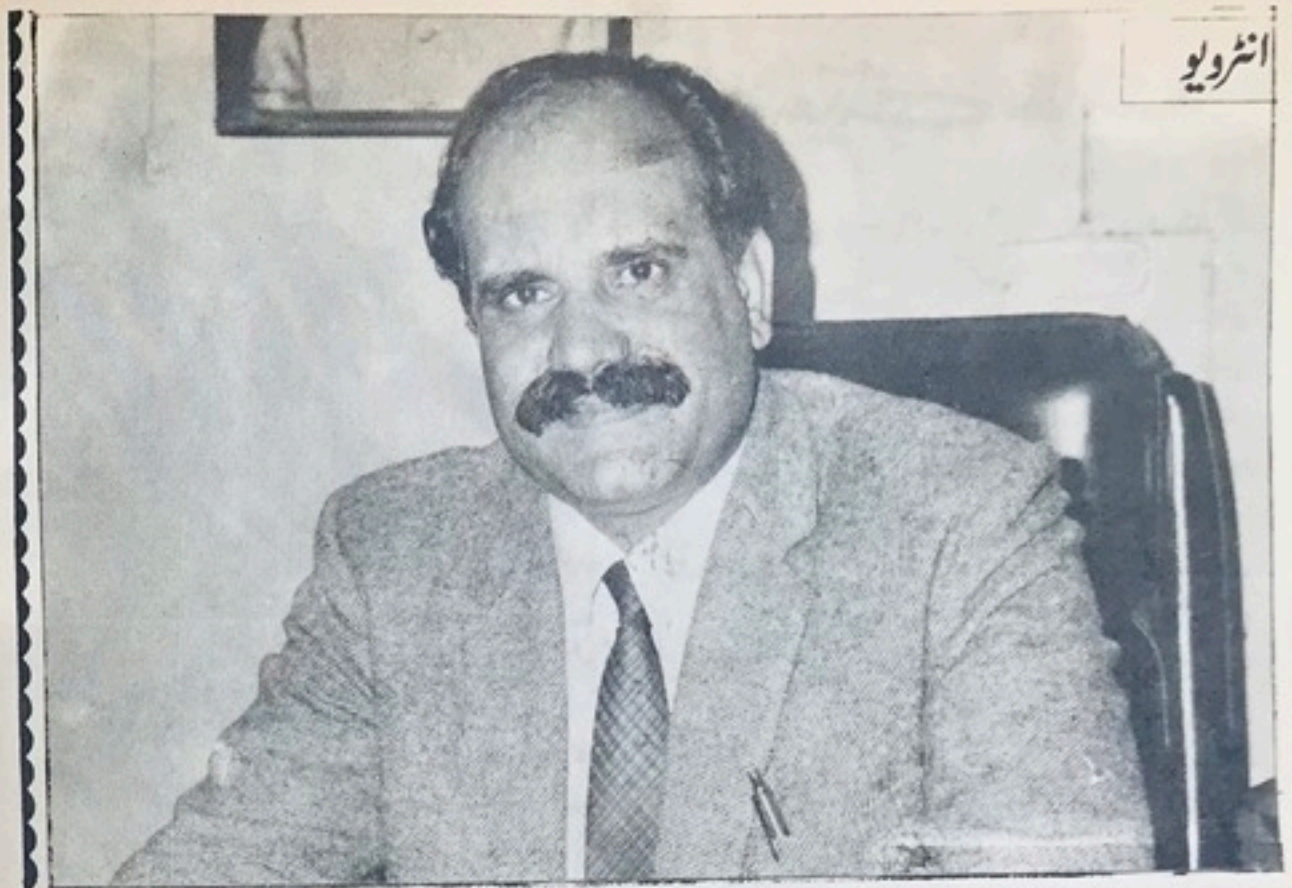

سید فردوس شاہ منیجنگ ڈائریکٹر الفردوس انٹرپرائزز راولپنڈی

دولت کے حصول کیلئے بعض لوگ مارے مارے پھرتے ہیں۔ دنیا میں ایسے اشخاص بھی موجود ہیں جو دولت کی بجائے نیک نامی اور اچھی شہرت کیلئے دن رات کام کر رہے ہوتے ہیں۔ انہیں شخصیات میں ایک شخصیت سید فردوس شاہ کی ہے ایک اچھے بزنس مین اور تجربہ کار پر موثر کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ فردوس صاحب نیک سیرت' خوش مزاج طبیعت کے حامل انسان ہیں۔ گزشتہ کئی سالوں میں پاور ریکروٹنگ کے بزنس سے وابستہ ہیں۔ ایک ملاقات میں سید فردوس شاہ سے جب امارات میں سے نکالے گئے پاکستانیوں کے بارے میں ردعمل پوچھا گیا تو انھوں نے بڑے تشویش ناک انداز میں بتایا کہ ہمارے چند شرپسند پاکستانیوں نے امارات میں غیر قانونی سرگرمیوں سے نہ

وقار کو نقصان پہنچانے کی سعی کی ہے۔ یو اے ای پاکستان کا اتحاد دوست مسلم ملک ہے۔ مشکل وقت میں پاکستان کا دل کھول کر ساتھ دیتا ہے۔ ایسے ملک میں بعض پاکستانیوں کا جلسے جلوس نکالنا' وہاں کے قوانین کی سنگین خلاف ورزی کر کے امن و امان کا مسئلہ پیدا کرنا زیب نہیں دیتا تھا ہمارے لوگوں نے شرپسندی کے جھکوے میں آ کر غیر قانونی سرگرمیوں کے ذریعے حالات خراب کرنے کی جو کوشش کی وہ قابل مذمت اور قابل افسوس ہے۔ بحیثیت دوست ہمیں امارات کی حکومت اور عوام سے معذرت کرنی چاہیے ایسے عناصر کے خلاف حکومتی سطح پر سخت ایکشن لینا چاہیے جنہوں نے جان بوجھ کر وہاں کے قانون کو ہاتھ میں لے کر حالات خراب کرنے کی سازش کی ہے۔ جن کی اس حرکت سے پاک امارات تعلقات میں رکاوٹ

سید فردوس شاہ آفس میں اپنے والد آفس مینجر کیساتھ

آنے کا خطرہ پیدا ہوا' ہے اور ہمارے لاکھوں پاکستانیوں کے روزگار کو خطرہ پیدا ہوا ہے۔ ہم ایسے عناصر کے خلاف یو اے ای حکومت کے ایکشن کو قانونی اور جائز سمجھتے ہیں ہمارا موقف ہے کہ حکومت پاکستان فی الفور پاکستانی ایمبیسی کو ہدایت کرے کہ وہ ایسے عناصر جو دونوں برادر ملکوں کے تعلقات کو بگھاڑنے کی ناکام سعی کر رہے ہیں ان کے کوائف اکٹھے کر کے انکے خلاف قانونی کارروائی کرے' اور آئندہ کیلئے ایسے واقعات کا سدباب کیا جائے۔ سید فردوس شاہ نے یو اے ای حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ قانونی طور پر مقیم پاکستانیوں کو نکالنے کی بجائے انہیں مکمل تحفظ فراہم کرے کیونکہ پاکستانی یو اے ای کیساتھ گہرا جذباتی' مذہبی لگاؤ رکھتے ہیں اسے اپنا دوسرا وطن سمجھتے ہیں۔ ہمیں توقع ہے کہ دونوں برادر ملکوں کی حکومتیں اپنے سطح پر اس مسئلہ پر قابو پا کر پاک امارات دوستی میں اضافہ کا سبب پیدا کرے گی۔ فردوس شاہ نے پاکستانیوں سے اپیل کی کہ وہ امارات کے قانون کا احترام کریں امارات میں کسی ایسی سرگرمیوں میں حصہ لینے سے اجتناب کریں جو قانون کی زد میں آتی ہو۔ امارات کی حکومت کو بھی اس حقیقت کو مدنظر رکھنا چاہیے کہ امارات کی تعمیر و ترقی اور خوشحالی میں پاکستانیوں کا خون پسینہ شامل ہے۔ فردوس شاہ نے وزیراعظم پاکستان نواز شریف سے اپیل کی کہ وہ فی الفور امارات کا دورہ کریں وہاں کی حکومت کیساتھ اس اہم مسئلے پر افہام و تفہیم کے ذریعے حل تلاش کریں۔

یو اے ای حکومت نے انڈیا کو خوش کرنے کیلئے پاکستانیوں کو ہرگز نہیں نکالا

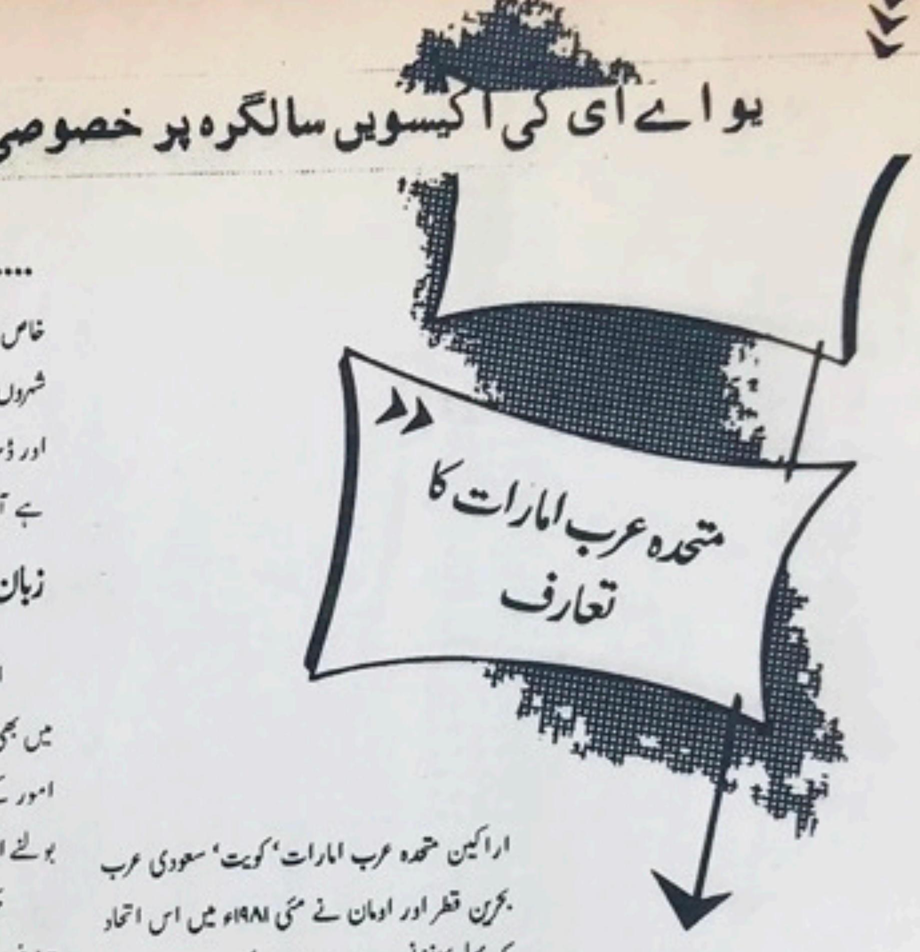

متحدہ عرب امارات سات مختلف ریاستوں کا وفاق ہے جب دسمبر ۱۹۷۱ء میں برطانیہ مشرقی سویز سے دستبردار ہوا تو یہ وفاق وجود میں آیا ور یہ جزیرہ نما عرب کا ایک بڑا ملک بن گیا ان میں سے سب سے بڑی اور گنجان آباد ریاست ابوظہبی ہے اور یہی اس وفاق کا مرکز ہے جبکہ اس کے دوسرے اراکین میں دبئی' شارجہ' فجیرا' راس الخیمہ' ام الکوائین' اور عجمان ہیں ان ریاستوں کا رقبہ اور آبادی بھی اسی ترتیب سے ہے گو کہ ان ریاستوں کے حکمران اپنی خود مختاری بادشاہت رکھتے تھے لیکن ۱۸۲۰ء میں ان ریاستوں نے اس معاہدے کے تحت برطانیہ کے ساتھ الحاق کیا تھا جس کے تحت برطانوی حکومت ان ریاستوں کے دفاعی اور خارجی امور پر کنٹرول کر سکتا تھا

۱۹۷۱ء تک یہ ملک بین الاقوامی تنظیموں کے سرگرم رکن رہے ہیں جیسے کہ یونائیٹڈ نیشن اور اس کے خاص ایجنسیاں لیگ آف عرب' سٹیٹس نان الائنڈ موومنٹ اور آرگنائزیشن آف دی اسلامک کانفرنس' عرب گلف کواپریشن کے چھ اراکین متحدہ عرب امارات' کویت' سعودی عرب ' بحرین' قطر اور اومان نے مئی ۱۹۸۱ء میں اس اتحاد کی پہلی کانفرنس ابوظہبی میں بلائی

علاقہ اور آبادی

متحدہ عرب امارات خلیج عرب کے شمالی ساحل کی طرف واقع ہے اس کے ساتھ چھوٹی سی سلطنت اومان (مسقط) ہے جس کا رقبہ ۳۰۰۰۰ میل ہے ان امارات میں سب سے بڑی ریاست ابو ظہبی ہے جس کا رقبہ ۲۶۰۰۰ میل ہے عجمان

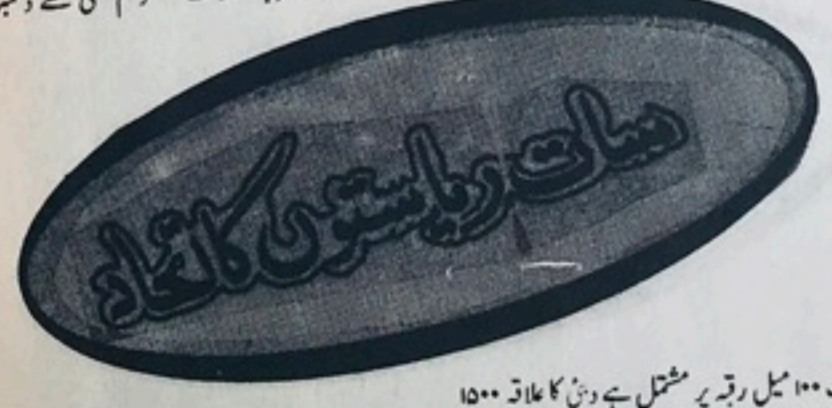

صرف ۱۰۰ میل رقبہ پر مشتمل ہے دبئی کا علاقہ ۱۵۰۰ میل شارجہ ۱۰۰۰ میل اور باقی تینوں راس الخیمہ فجیرہ اور ام القوین ۱۰۰۰ میل کے رقبہ پر واقع ہیں

پچھلی مردم شماری کے مطابق ۱۹۸۵ء میں ان ریاستوں کی کل آبادی ۱۶۲۲۴۶۴ تھی جن میں سے ۶۷۰۰۰۰ افراد ابوظہبی میں رہائش پذیر تھے خاص طور پر وفاقی مرکز ابوظہبی اور العین کے شہروں میں ۴۰۰۰۰ افراد دوبئی کے دو شہروں دبئی اور ڈیرہ دبئی میں اور یہ متحدہ امارات کا کمرشل سنٹر ہے آج کل اس کی آبادی ۱،۸ ملین ہے

زبان

امارات کی سرکاری زبان عربی ہے عام گفتگو میں بھی یہی زبان مروج ہے غیر ملکیوں اور تجارتی امور کے لئے انگلش زبان بھی بولی جاتی ہے اردو بولنے اور سمجھنے والوں کی بہت بڑی تعداد ہے۔

حکومت کا سرکاری مذہب اسلام اور تمام قانونی امور بھی اسلامی نظام کے تحت نمٹائے جاتے ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جس طرح اقلیتوں کو تمام حقوق اور آزادی حاصل تھی ویسے ہی اب بھی ہے عیسائیوں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کو اپنے مذہبی فرائض و رسومات کو ادا کرنے کی اجازت ہے

آب و ہوا

متحدہ عرب امارات کا موسم مئی سے دسمبر تک گرم مرطوب رہتا ہے جس میں درجہ حرارت ۴۵.C تک بھی رہتا ہے سردیوں یا بہت زیادہ بارش کے موسم میں کبھی درجہ حرارت کم بھی ہو جاتا ہے

یہ ممالک زیادہ تر صحرا میں ہی واقع ہیں اس لئے زمین ریتلی ہے اور خلیج عرب کے ساتھ ساتھ ساحلی علاقے ہونے کی وجہ سے شور زدہ بھی ہے اگرچہ ریاست اومان کا ساحلی علاقہ کم ہے لیکن پھر بھی جنوب مشرق اور شمال مغرب کی طرف سے یہ خلیج کے ساتھ ساتھ واقع ہے اس کے علاوہ بے شمار غیر آباد جزیرے بھی ہیں

حکومت

متحدہ عرب امارات کے صدر ابوظہبی کے حکمران شیخ زاید بن سلطان النہیان ہیں انہیں ۱۹۷۱ء میں اس عہدے کے لئے منتخب کیا گیا تھا پانچ سالہ مدت معیار کے سپریم کورٹ کونسل آف رولرز کے سات ممبروں نے انہیں دوبارہ صدر چن لیا تھا اس کے نائب صدر اور وزیراعظم دوسری بڑی ریاست دبئی کے حکمران شیخ مکتوم بن راشد المکتوم ہیں اکتوبر ۱۹۹۰ء میں انہوں نے اپنے والد شیخ راشد کی جگہ لی تھی

سپریم کونسل آف رولرز ملک کی اعلیٰ پالیسیاں بناتی ہے ان پالیسی میکرز میں متحدہ عرب امارات کے صدر اور ابوظہبی کے حکمران شیخ زائد بن سلطان النہیان' نائب صدر وزیراعظم اور دبئی کے حکمران شیخ مکتوم بن راشد المکتوم' شارجہ کے حکمران ڈاکٹر شیخ سلطان بن محمد القسیمی' راس الخیمہ کے حکمران شیخ صقر بن محمد القسیمی' ام القوین کے حکمران شیخ راشد بن احمد المعائی' عجمان کے حکمران شیخ حمید بن راشد النعامی اور فجیرہ کے حکمران شیخ حماد بن محمد الشرقی کے نام شامل ہیں

ولی عہد اور ڈپٹی رولر شیخ خلیفہ بن زائد النہیان ولی عہد اور ڈپٹی رولر آف ابوظہبی اور مسلح افواج کا سپریم کمانڈر' ڈپٹی سپریم کمانڈر شیخ خالد بن صقر القسیمی' راس الخیمہ کے ولی عہد اور ڈپٹی رولر شیخ سعود بن راشد المعائی' ام الوین کے ولی عہد اور ڈپٹی رولر شیخ احمد بن سلطان القسیمی' شارجہ کے ڈپٹی رولر شیخ حماد بن سیف الشرقی' فجیرہ کے ڈپٹی رولر شیخ ناصر بن راشد اشرفی عجمان اور راس الخیمہ کے ڈپٹی رولر شیخ سلطان بن صقر القسیمی' ہیں ریاست کے روزمرہ کے امور کابینہ کے سپرد ہیں جن کی سربراہی وزیراعظم کرتا ہے اس کے ڈپٹی وزیراعظم شیخ سلطان بن زائد النہیان ہیں

FNC انٹرنیشنل پارلیمنٹ یونین کی ہر نشست میں شرکت کر چکی ہے اور اس کے علاوہ بھی جو مجلس ہوئی اس میں بھی شریک ہوئی

اس کونسل نے افریشین پارلیمنٹ یونین کانفرنس جو ۱۹۹۰ء میں قاہرہ میں منعقد ہوئی تھی اس میں بھی حصہ لیا اور اس نے بین الاقوامی قانون دانوں سے رابطہ قائم کیا جن میں امریکہ' یورپین کیمونٹی اور ایران کے قانون دان بھی شامل تھے بہت سے پارلیمانی وفود نے متحدہ عرب امارات کا دورہ کیا۔

کابینہ

موجودہ کابینہ ۱۹۹۰ء میں بنی اس کا حلف صدر ہینڈ ہائی نیس شیخ زائد بن سلطان النہیان نے لیا صدر شیخ زائد بن سلطان نے کابینہ کے اراکین کو تائید کی کہ وہ ایمانداری اور دیانتداری سے ملک اور عوام کے لئے کام کریں آپ نے اہم ملکی امور کی نشاندہی کی اور کہا کہ کابینہ پوری ذمہ داری اپنے کاندھوں پر اٹھائے گی نئی کابینہ ملک کے لئے ایک مضبوط ستون ثابت ہو گی اور ملک و قوم کی بہتری کے لئے بہترین نظام قائم کر دے گی شیخ زائد نے نئے وزیروں سے کہا کہ وہ اپنے آپ کو مثالی شخصیت بنائیں شیخ زائد نے کابینہ کے اراکین سے مزید کہا کہ تمام شہریوں کی نظریں ان پر جمی ہیں اس امید پر کہ وہ ان کی تمام ذمہ داریاں اپنے کاندھوں پر اٹھائیں گے آج آپ اس ملک عوام زمین اور سمندر کے ذمہ دار ہیں اور آپ کی تمام تر وفاداریاں ان کے لئے ہونی چاہئیں آپ میرے یا شیخ مکتوم کی طرف سے ان پر منتخب نہیں کئے گئے بلکہ خدا کی طرف سے بھی آپ پر ان کی ذمہ داری عائد کی گئی ہے شیخ زائد نے اپنے عہد کو دہراتے ہوئے کہا کہ میں اور وزیراعظم بھی اپنے فرائض پوری دیانتداری سے نبھائیں گے

موجودہ نئی کابینہ میں ایک بڑی تبدیلی جو ہوئی تھی وہ یہ تھی کہ ڈاکٹر منی سعید القتیبہ کی جگہ ۳۲ سالہ یوسف بن عمیر بن یوسف کو وزیر پٹرولیم اور قدرتی ذرائع بنا دیا گیا تھا انہوں نے امریکہ سے گریجوایشن کی ڈگری حاصل کی تھی جبکہ ڈاکٹر منی سعید القتیبہ ۱۹۷۱ء سے اس عہدے پر کام کر رہے تھے ڈاکٹر قتیبہ کو اب صدر کا خصوصی مشیر بنا دیا گیا ہے۔

پہلی دفعہ نئی وزارت میں اعلیٰ تعلیم کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے متحدہ عرب امارات یونیورسٹی کے چانسلر شیخ نہیان بن مبارک النہیان ہیں۔ اسلامی امور کی وزارت' وزارت انصاف سے الگ رکھی گئی اس کے علاوہ وزیر خارجہ اور وزیر تعلیم بھی نئے منتخب کئے گئے راشد عبداللہ النعامی کو وزیر خارجہ بنایا گیا بہت مدت بعد اس عہدہ پر کسی شخص نے کام کیا تھا کیونکہ پہلے اس پر صرف وزیر مملکت شیخ حماد بن زائد النہیان کام کرتے تھے حماد المدفعی کو وزیر صحت اور وزیر تعلیم کے طور پر منتخب کیا گیا

کابینہ کے انتخاب کے بعد اس کی پہلی میٹنگ میں پانچ کمیٹیاں بنائی گئیں جو کہ دفاع' اندرونی معاملات' پبلک سروس' انفارمیشن' ایجوکیشن اور اعلیٰ تعلیم کے لئے پالیسیاں مرتب کرتیں ہیں

ملک کی مسلح افواج کا سپریم کمانڈر صدر ہے جبکہ ڈپٹی سپریم کمانڈر ابوظہبی کے ولی عہد شیخ خلیفہ بن زائد النہیان ہیں وزیر دفاع شیخ محمد بن

راشد المکتوم ہیں

اس ملک کی پارلیمنٹ فیڈرل نیشنل کونسل کے نام سے پہچانی جاتی ہے متحدہ امارات کی اپنی انفرادی حکومت بھی موجود ہے

نیشنل کونسل

۱۳ فروری ۱۹۷۲ء کو فیڈرل نیشنل کونسل قائم کی گئی جو کہ قانون سازی کے لئے اور لوگوں کی سیاسی اور معاشی استحکام کے لئے بہترین اقدام تھا

ایف این سی انسٹی ٹیوشن ۴۰ ممبروں پر مشتمل ہے جو ہر امارات کے ممبروں میں چنی گئی تھی ابو ظہبی اور دبئی کے آٹھ' آٹھ ممبر ہیں شارجہ اور راس الخیمہ کے چھ' چھ ممبر اور باقی تین ریاستوں ام القوین عجمان اور فجیرہ کے ۴'۴ ممبر ہیں FNC میں ایک سپیکر دو ڈپٹی سپیکر اور دو منتخب نمائندوں پر مشتمل ہے پارلیمنٹ کی ایگزیکٹو کمیٹی کا سربراہ سپیکر ہے اور کونسل انڈر سیکرٹری سیکرٹری جنرل اور چار منتخب ممبروں پر مشتمل ہے آٹھ خاص ممبر ہیں جو کونسل کی طرف سے بھیجے گئے لاء اینڈ ڈرافٹ کو پڑھتے ہیں اس کے قانون سازی تعلیم اور معدنیات' زراعت مچھلی کی افزائش اور عوامی سہولیات کے لئے کام کرتے ہیں۔

کونسل کے سیکرٹریٹ کی سربراہی سیکرٹری جنرل کرتا ہے FNC کے جو ممبر منتخب کئے جاتے ہیں ان کے پاس وزیروں کی طلبی ان کے امور کے متعلق تفصیلات جاننا قانون سازی اور امیں ترامیم کرنے کے اختیارات ہیں

فیڈرل نیشنل کونسل ایک اہم تنظیم ہے جو اپنے قیام سے اب تک ۱۹۶ وفاقی قانون مسودات اور ۱۵۵ پبلک بلوں پر بحث کر ہے اور اس کے علاوہ سیاسی معاملات کو انصاف اور امن کی بنیادوں پر چلانے اور ہر قسم کے تشدد کو رفع کرنے کے لئے مدد کر چکی ہے

۱۹۷۵ء میں FNC نے عرب پارلیمنٹ یونین میں شرکت کی اور اب تک اپنے دو صدر عرب پارلیمنٹ یونین کو دے چکی ہے FNC عرب پارلیمنٹ یونین کے اندر رہتے ہوئے سیاسی معاملات حل کر چکی ہے اور عربوں کے مقامی بین الاقوامی اتحاد کے لئے FNC نے مرکزی کردار ادا کیا ہے

بقیہ: چوہدری محمد بشیر

پاکستانی مین پاور کی بہت بڑی منڈی ہے۔ بعض تخریب پسند لوگ امارات میں گڑبڑ پھیلا کر پاکستان کو بدنام کرنا چاہتے ہیں ان کو غیر قانونی غیر اخلاقی حرکات سے قومی مفادات کو نقصانات پہنچنے کا خطرہ ہے امارات کی حکومت نے جس طرح سختی کر کے غیر قانونی جلسے جلوس نکالنے اور وہاں غیر قانونی قیام کرنے والوں کو ملک بدر کیا ہے۔ امارات کی حکومت کا قابل تعریف فیصلہ ہے۔ حکومت کے سخت رویے سے ایسے لوگوں کی یقیناً حوصلہ شکنی ہوگی جو امن و امان کا مسئلہ پیدا کر کے امارات جیسے پرامن خطے کے حالات کو بگاڑنا چاہتے ہیں۔ ہم حکومت امارات کے اس درست فیصلے کی حمایت کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ امارات میں غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث لوگوں کے خلاف سخت ایکشن لے تاکہ مڈل ایسٹ میں پاکستانی مین پاور کے خلاف جو غلط بے بنیاد پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے اس کا ازالہ ہو آئندہ کسی بھی پاکستانی کو جرات نہ ہو کہ وہ کسی بیرون ملک میں جا کر وہاں کے قوانین کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش نہ کرے۔ چوہدری بشیر نے کہا یو اے ای کیساتھ پاکستان کے انتہائی دوستانہ برادرانہ تعلقات ہیں جو وقت کیساتھ بڑھتے چلے جا رہے ہیں پاکستانیوں کو چاہیے کہ امارات کے قوانین کا لازمی احترام کریں۔

From. Page no. 16

M. ZAHID MASOOD

insultive but in a very cute manner.

The poster on Crime Control was barred on my idea to eliminate crime not only from Pakistan but from the whole world.

And the poster which is one of mine is the one on rotering products. The Idea was like that the eyes the ears, hends and shoulders are important to make famous the products of rotering, a necessary for the designers.

My work mostly expresses my inner thoughts and ideas and I have not reached the hight I want to

achieve all my aims and make my dreams come true "Ameen".

achieve but "Inshallah" with the guidence of my teachers and my hard work I hope to

متحدہ عرب ریاستیں ایک نظر میں

متحدہ عرب امارات کا وفاق خلیج کی سات امارتوں پر مشتمل ہے جن کے نام ابو ظہبی دوبئی راس الخیمہ' شارجہ' ام القوین' عجمان اور فجیرہ ہیں ذیل میں قارئین کی معلومات کے لئے ان امارات کا مختصر تعارف پیش کیا جا رہا ہے

ابوظہبی

ابو ظہبی کی امارات متحدہ امارات میں شامل سات امارتوں میں سب سے بڑی ہے ملک کے کل تیس ہزار مربع میل رقبے میں صرف اس کا رقبہ ۲۶ ہزار میل ہے آبادی دسمبر ۸۵ کی مردم شماری کے مطابق ۶۷۰۱۲۵ تھی لیکن اب ۸ لاکھ سے زائد ہے ۶۶ء سے اس کے حکمران عالی مرتب شیخ زاید بن سلطان النہیان ہیں جو ۷۱ء سے متحدہ عرب امارات کے بھی صدر ہیں

یہ پہلی امارت ہے جس نے ۶۲ء میں تیل برآمد کرنا شروع کیا تھا اور اب بھی تیل کی دولت سے مالا مال چار امارات میں تیل کی پیداوار کا سب سے بڑا مرکز ہے ابو ظہبی کو ایک واضح سیاسی وحدت کی حیثیت سترہویں صدی کے وسط میں حاصل ہوئی جب خود ابو ظہبی شہر کی بنیاد رکھی گئی تھی اس کا طویل سمندری ساحل مغرب میں جزیرہ نمائے قطر کے زیریں حصے سے شروع ہو کر شمال مشرق میں دوبئی کی امارات کی سرحد تک پھیلا ہوا ہے جس کی بدولت اسے جنوبی خلیج کے نایاب پانیوں تک رسائی اور کنٹرول حاصل ہے یہ پانی اس علاقے میں موتیوں کی نہایت اہم ذخیرہ گاہ تھا جس کے ذریعہ امارات کے حکمرانوں کو اپنی آمدنی کا زیادہ حصہ حاصل ہوتا تھا آج یہ پانی جنوبی خلیج میں تیل کے ساحلی کنوؤں پر محیط ہے

چند عشرے پہلے ابو ظہبی کا شہر ایک چھوٹے گاؤں کی طرح تھا اور اس کے مکین اس کی سخت آب و ہوا کی سختیوں کے علاوہ غربت کی چکی میں بھی پس رہے تھے ۱۹۵۰ء کے عشرے کے آخری برسوں میں اس امارات کا پہلا جدید سکول قائم ہوا ۷۱ء کے اواخر میں خلیج کے والی کے برطانوی اعلان کے بعد شیخ زاید نے دوبئی کے حکمران عالی مرتب شیخ راشد بن سعید المکتوم کے ساتھ مل کر اپنی امارتوں کا وفاق قائم کیا اور اس علاقے کی دوسری ریاستوں کو اشتراک و اتحاد کی دعوت دی اس طرح ۷۱ء میں متحدہ عرب امارات کا قیام عمل میں آیا

امارات میں آبادی کا سب سے بڑا مرکز خود شہر ابو ظہبی ہے جو متحدہ عرب امارات کا وفاقی دارالحکومت بھی ہے اس کی آبادی قریباً" چار لاکھ ہے امارت کی کاروباری اور سرکاری سرگرمیوں کا مرکز ابو ظہبی ہے یہیں امارت کی آٹھ آپریٹنگ کمپنیوں کے ہیڈکوارٹرز ہیں یہاں اعلیٰ درجے کے ہوٹل بھی ہیں جن کی نگران ابو ظہبی نیشنل ہوٹلز کمپنی بننے کی اہم تبدیلی کا سہرا اس کے ہر دلعزیز حکمران شیخ زاید کے سر ہے

LOS ANGELES
"PHOTOFINISH AT COLISEUM STADIUM."

OMEGA. The watch that records the world's significant moments. At the Olympic Games. In outer space. And exclusively for you. Here is the Omega Seamaster in stainless steel and 18 K gold.

OMEGA

RK

Mohammed Rasool Khoory & Sons
ABU DHABI - UNITED ARAB EMIRATES TEL : 342690, 213883
TLX : 23279 RASOOL EM FAX : 337636
HAMDAN ST. BRANCH 787711 AL AIN BRANCH : 645656

یو اے ای کی اکیسویں سالگرہ پر خصوصی اشاعت

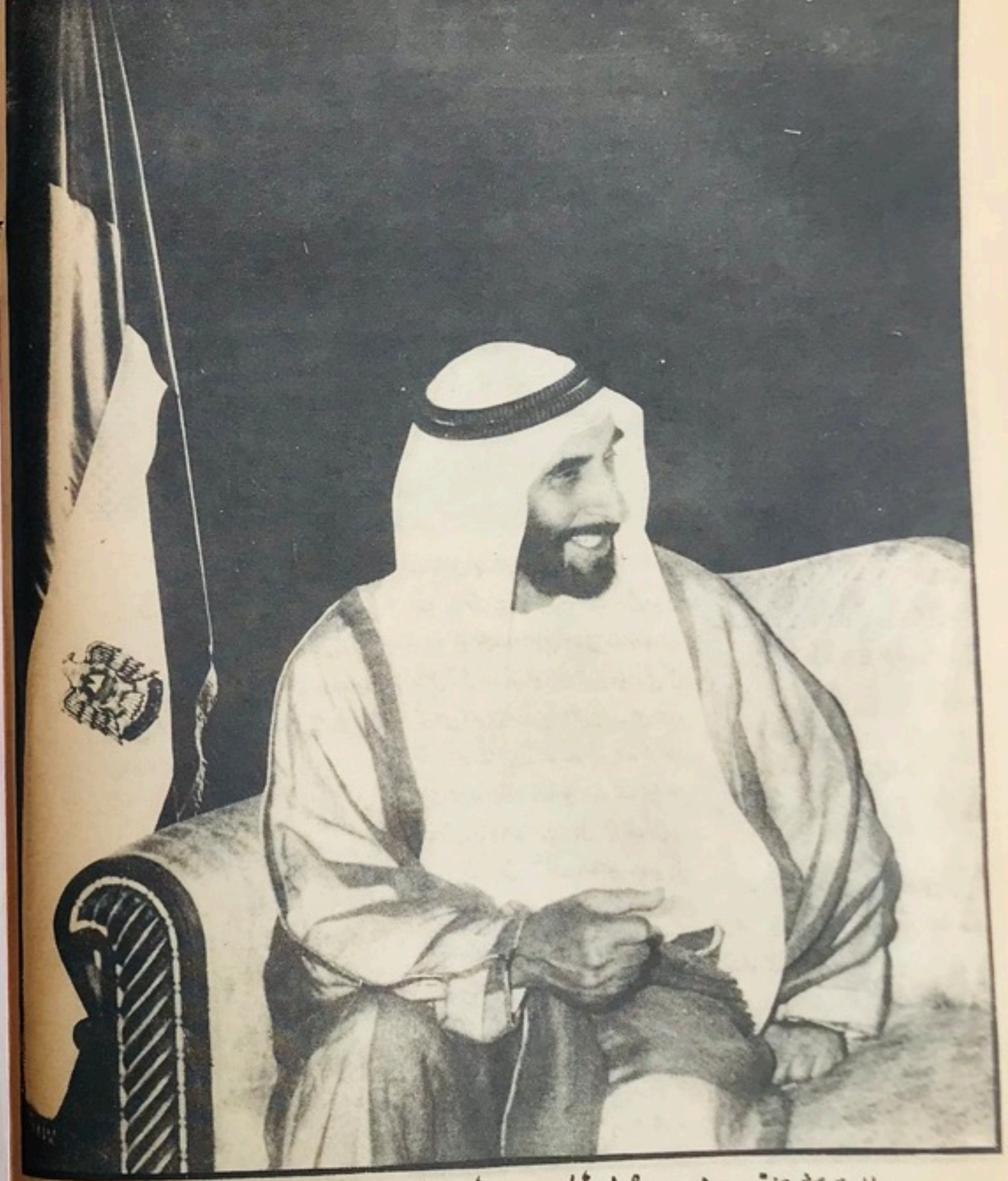

عالی مرتبت شیخ زید بن سلطان النہیان رولر آف ابوظہبی صدر متحدہ عرب امارات

پاک امارات دوستی کا لازوال سفر

عالی مرتبت شیخ خلیفہ بن زید ولی عہد ابوظہبی و نائب سپریم کمانڈر یو اے ای آرمڈ فورسز دورۂ پاکستان کے موقع پر صدر پاکستان غلام اسحاق خان سے ملاقات کرتے ہوئے

عالی مرتبت شیخ ڈاکٹر سلطان بن محمد القاسمی حاکم شارجہ

عالی مرتبت شیخ حمد بن محمد الشرقی حاکم فجیرہ

عالی مرتبت شیخ حمید بن راشد النعیمی حاکم عجمان

عالی مرتبت شیخ مکتوم بن راشد المکتوم
وزیر اعظم یو اے ای و حاکم دوبئی

عالی مرتبت شیخ زید بن سلطان النہیان صدر متحدہ عرب امارات کے دورہ پاکستان پر وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف استقبال کرتے ہوئے

[illegible] وزیر اطلاعات و ثقافت یو اے ای جناب ابراہیم العابد مشیر اطلاعات کو
[illegible] اور سرفراز احمد ملک (ملک نیوز ایجنسی)

عالی جناب شیخ مکتوم [illegible] وزیر اعظم امارات، رولر آف دوبئی

WARM FELICITATIONS

To His Highness

SHEIKH ZAYED BIN SULTAN AL NAHYAN

THE PRESIDENT, & RULER OF ABU DHABI

His Highness

SHEIKH MAKTOUM BIN RASHID AL MAKHTOUM

THE VICE PRESIDENT AND PRIME MINISTER, &

THE PEOPLE OF THE UNITED ARAB EMIRATES

ON THE OCCASION OF

THE 21 ST NATIONAL DAY

FIRDOUS SHAH

Managing Director

From :

AL - FIRDOUS ENTERPRISES

Overseas Employment Promoters Licence No. MPD/1031/RWP

Travel Agents & Tour Operators Licence No. 1891 Importers, Exporters (Regd)

Office : 8, 9 Pine Hotel 251, Iftikhar Janjua Road, Rawalpindi - PAKISTAN. P. O. Box 1001 GPO Rawalpindi PAKISTAN

Tel : 51-586742, Telex : 5948 PCO Attn 918 & 5949 PCO Attn 918, Fax : 51-586297

دوبئی

دوبئی کی امارت جس کا بڑا حصہ ابو ظہبی اور شارجہ کی امارتوں کے درمیان خلیج عرب کے ساحل پر واقع ہے متحدہ عرب امارات میں شامل خلیج عرب کے ساحل پر واقع ہے متحدہ عرب امارات میں شامل سات امارتوں میں سے سب سے بڑی امارت ہے۔ اس کا کل رقبہ ۱۵۰۰ مربع میل ہے اور ایک واحد بلاک کی صورت میں ہے۔ اس کے حکمران شیخ مکتوم بن راشد المکتوم ہیں جو ۱۹۹۰ء میں اپنے والد شیخ راشد کے جانشین بنے تھے۔ آپ متحدہ عرب امارات کے وفاق کے نائب صدر اور وزیراعظم بھی ہیں۔ دوبئی کی بندرگاہوں کے ذریعہ ملک کی ۶۰ فیصد درآمدات آتی ہیں۔ دوبئی کا بین الاقوامی ہوائی اڈہ جنوبی خلیج کا مصروف ترین اڈہ ہے۔ تجارت اور بینکنگ کے گوناگوں اداروں نے دوبئی کو اپنا مرکز بنا رکھا ہے۔ جس کے نتیجے میں دوبئی متحدہ عرب امارات کا ایک اہم شہر ہمالن پورے مشرق وسطیٰ میں کلیدی تجارتی مرکز بھی بن چکا ہے۔ اس امارت کی حقیقی ترقی اس صدی کے ابتدائی برسوں میں شروع ہوئی۔ جب شیخ راشد کے جد امجد نے برطانیہ اور انڈیا کے درمیان جہاز رانی کی منتظم شپنگ لائنز کو اس امر پر آمادہ کیا کہ وہ دوبئی کو اپنے بحری سفر کی ایک اہم بندرگاہ کا درجہ دیں۔ ۱۹۵۰ء کے عشرے کے دوران میں شیخ راشد نے امارات کے ترقیاتی منصوبوں کا چارج سرگرمی سے سنبھالا اور ایک پولیس فورس اور ایک کسٹمز فورس قائم کی اور برصغیر کے ممالک کے ساتھ تجارت کے فروغ کے لئے اقدامات کئے۔ جب ۱۹۶۰ کے عشرے کے اوائل میں یہاں تیل نکلا تو ان کی دور اندیشی بار آور ہوئی کیونکہ دوبئی کے بنیادی انفراسٹرکچر پر کام پہلے ہی جاری تھا۔ اپنی قدرتی خوبصورتی کے سبب پہلے دوبئی کو "گلف کی وینس" کہا جاتا تھا۔ لیکن اب ترقی کے ایک ماسٹر پلان پر عملدرآمد کی بدولت توقع ہے۔ کہ ۲۰۰۰ء تک یہ شہر باغات کا شہر بن جائے گا۔

شارجہ

شارجہ کی امارت متحدہ عرب امارات کے نہایت تیزی سے ترقی کرنے والے حصوں میں سے

عالی مرتبت ڈاکٹر سلطان محمد بن القاسمی
رولر آف شارجہ

ایک ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ شارجہ کے ساحلی علاقے میں گیس اور کنڈینٹ فیلڈ سے کامیابی سے استفادہ کیا گیا۔ اس امارت کے نیک دل حکمران شیخ ڈاکٹر سلطان بن محمد القاسمی زراعت اور علاقے کے ثقافتی ورثہ میں گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ اہم زرعی مرکز ضائد کے نخلستان کے گرد و نواح میں ہے۔ یہاں گیس کو سیال بنانے کا کارخانہ بھی ہے۔ شارجہ سیاحت کو ترقی دینے کے لئے بھی بھرپور اقدامات کر رہا ہے۔ جن کی بدولت متحدہ عرب امارات کے علاوہ دوسرے علاقوں سے بھی سیاح بھاری تعداد میں آتے ہیں۔ کرکٹ کی دنیا میں شارجہ کرکٹ کپ بین الاقوامی شہرت اختیار کر گیا ہے۔ ہر سال ہزاروں کرکٹ شوقین شارجہ ٹرافی کپ دیکھنے کے لئے شارجہ آتے ہیں

عمان

عمان کی امارت متحدہ عرب امارات کے وفاق کی سب سے چھوٹی امارت ہے۔ اپنے کم رقبے کے باوجود اس نے جنوب مشرقی جزیرہ نمائے عرب کی سیاست میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس کے نیک دل ہر دلعزیز حکمران عالی مرتبت شیخ حماد بن راشد النعیمی ہیں آثار قدیمہ کی تحقیق کے حالیہ انکشافات سے پتہ چلا ہے کہ یہ چار ہزار سال قبل کانسی کے دور کی ایک اہم بستی تھی عمان اگرچہ ا

عالی مرتبت شیخ حامد بن راشد النعیمی
رولر آف عجمان

رقبہ کم ہونے کے باعث لمبے چوڑے ترقیاتی منصوبے مرتب نہیں کر سکتی تا ہم متحدہ عرب امارات کے وفاق کے قیام کے بعد ترقی کے راستے پر تیزی سے گامزن ہے۔

راس الخیمہ

راس الخیمہ کی امارت متحدہ عرب امارات کے ساحل کے انتہائی شمال میں واقع ہے اس کے قریب ہی ہرمز کی اہم کھائی ہے اس علاقے کی تاریخ ہزاروں سال پرانی ہے ان دنوں اس کے

یو اے ای کی اکیسویں سالگرہ پر خصوصی اشاعت

عالی مرتبت شیخ صقر بن محمد القاسمی
رولر آف راس الخیمہ

حکمران عالی مرتبت شیخ صقر بن محمد القسیمی ہیں جو ۱۹۴۸ء سے اس امارت کی قیادت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اور انہوں نے اس امارت کی دور افتادہ اور نہایت مختصر آبادی والی بستیوں کو جدید تہذیب کی ثمرات سے بہرہ ور کیا ہے۔ امارت کے دارالحکومت سے تھوڑے فاصلے پر ہی ایک جدید زرعی فارم ہے جس کی بدولت یہ امارت متحدہ عرب امارات کا اہم زرعی مرکز بن چکی ہے۔ ۱۹۹۰ء کے عشرہ میں جب ابو ظہبی اور دوبئی کی بڑی اور متمول تر امارتوں کو تیل اور گیس سے ہونے والی آمدنی میں اچانک کمی کا سامنا کرنا پڑا خوش قسمتی سے صالح کے ساحلی علاقے میں تیل نکل آیا جس سے راس الخیمہ کو آمدنی کا ایک اچھا ذریعہ حاصل ہو گیا۔ اس کے حکمران کی خواہش ہے کہ وفاق کے قیام کے بعد اس علاقے کے لوگوں کو جو فوائد حاصل ہوئے ہیں راس الخیمہ کے عوام ان سے بدستور متمتع ہوئے ہیں۔

ام القوین

ام القوین کی امارت ابو ظہبی کے سوا دوسری امارتوں کے برعکس زمین کے واحد ٹکڑے پر مشتمل ہے اس کے دارالحکومت کا بھی یہی نام ہے اس کے حکمران عالی مرتبت شیخ راشد بن المولا ہیں اور یہ خلیج

عالی مرتبت شیخ راشد بن احمد المولا
رولر آف ام القوین

عرب کے ساحل پر واقع ہے۔ حالیہ مردم شماری کے مطابق ام القوین کی کل آبادی ۲۹۲۲۹ ہے۔ اگرچہ دارالحکومت ام القوین میں خلیج کے دوسرے ساحلی سروں جیسی گہما گہمی نہیں ہے تا ہم اس میں تمام جدید سرو سزا اور سہولتیں موجود ہیں۔

فجیرہ

فجیرہ کی امارت سے سات امارتوں میں منفرد

عالی مرتبت شیخ حامد بن محمد الشرقی
رولر آف فجیرہ

حیثیت کی حامل ہے۔ اس کا ساحلی علاقہ خلیج عرب سے نہیں بلکہ خلیج اومان سے ملتا ہے۔ اس امارت کے حکمران عالی مرتبت شیخ حامد بن محمد السرکی ہیں مئی ۱۹۸۱ء میں عرب گلف کو آپریشن کونسل کے قیام کے بعد فجیرہ کی ایک خصوصیت اس کا بین الاقوامی ہوائی اڈہ ہے جو اگست ۸۶ء میں مکمل ہوا تھا اور جہاں دنیا کے سب سے بڑے مسافر اور بار بردار طیارے بھی آ جا سکتے ہیں۔ اگرچہ اب بھی اس علاقے میں زراعت اور ماہی گیری کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور حکومت سیاحت کی ترقی کے لئے بھی بڑی کوششیں کر رہی ہے۔ مستقبل میں امارت کو اس کی علاقائی حیثیت کی بدولت مزید اہمیت حاصل ہونے کی توقع ہے۔

standard of medical care for negligible fees to all citizens and residents. The ratio of services to head of population is high with one doctor for every 933 people. The govt's 28 hospitals have a total 4050 beds and equipped with latest technology.

Tourism:

During the past few years, the UAE has succeeded in attracting a growing number of tourists. During the 1989-90 winter season, over 30,000 visitors arrived on holiday packages. The numbers fell back in 1990-91 due to political situation in the Gulf.

Agriculture and afforestation:

Though the bulk of the countryside is arid desert or semi-desert, with only occasional rain fall, there has been investment in agriculture and tree planting programmes, making use, where possible, of desalinated water.

Thousands of small farms have been established, many of which have been given free of charge to citizens, agro-industrial units like dairy and poultry farms have also been opened out in the desert, mearly 200,000 hectares have been planted with trees and nearly 70 m trees and 14 m palm trees, helping to charge the face of the country.

Women:

The UAE's women are playing an increasingly important role in economy and govt., the result of a massive drive for female education and eradication of illiteracy. The UAE Women's federation whose chairwoman is Her Highness Shaikh Fatma Bint Mubarak wife of the UAE President, led the women's effort, as it has in the past, by setting handicraft and training centres, social counselling and other services.

Thousands of young women graduate each year from universities, colleges and technical institutes and more of them are beginning to participate actively in govt. and the private sector.

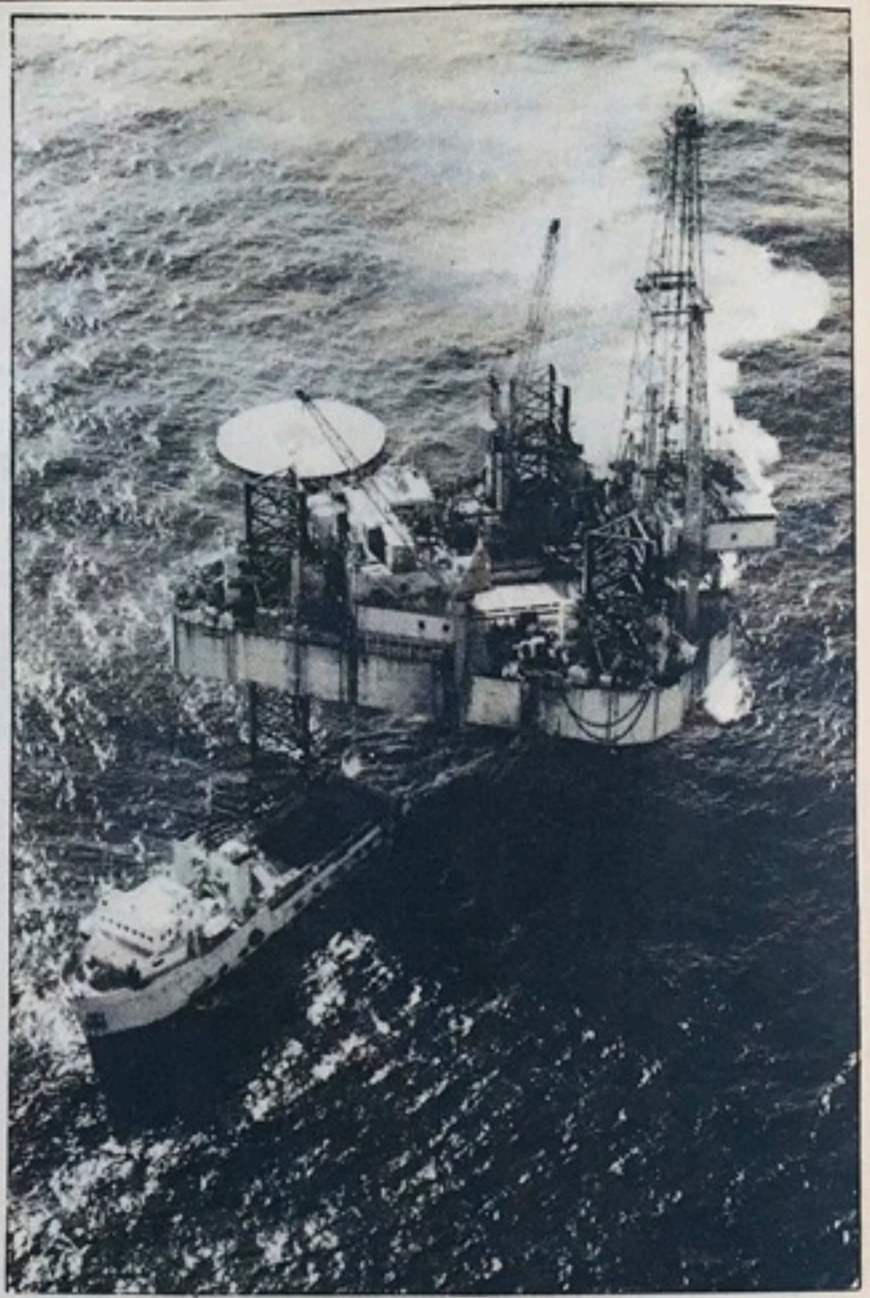

which is the biggest bird?

Ostrich is the biggest bird which is seven to eight feet high and weights from 200 to 300 pounds. The bird is found in Africa and West Asia.

متحدہ عرب امارات کے ارکان کابینہ

متحدہ عرب امارات کی نئی کونسل آف منسٹرز نے ۲۰ نومبر ۱۹۹۰ء کو حلف اٹھایا پہلی کابینہ دس سال کے لئے منتخب کی گئی تھی نئی کابینہ نے دبئی کے موجودہ حکمران شیخ مکتوم بن راشد المکتوم کو ان کے باپ شیخ راشد بن سعید لمکتوم کی وفات اکتوبر ۱۹۹۰ء کے بعد متحدہ امارات کے نائب صدر اور وزیراعظم کے طور پر منتخب کیا تھا

نمبرشمار	عہدہ	نام
1-	وزیراعظم	ہزہائی نس شیخ مکتوم بن راشد المکتوم
2-	نائب وزیراعظم	شیخ سلطان بن زائد النہیان
3-	وزیر فنانس اینڈ انڈسٹری	شیخ حماد بن راشد المکتوم
4-	وزیر دفاع	شیخ محمد بن راشد المکتوم
5-	وزیر داخلہ امور	حامودا بن علی
6-	وزیر خارجہ	راشد عبد اللہ النعامی
7-	وزیر کمیونی کیشن	محمد سعید المعائی
8-	وزیر منصوبہ بندی	شیخ حمید بن احمد المعائی
9-	وزیر اسلامک افیرز	شیخ محمد احمد الحرزاجی
10-	وزیر بجلی وپانی	حمید بن ناصر الاویس
11-	وزیر اکانومی اینڈ کامرس	سعید گوباش
12-	وزیر زراعت و ماہی پروری	سعید الرگبانی
13-	وزیر سوشل، لیبر افیرز	سیف العبروان
14-	وزیر مملکت کینبٹ افیرز	سعید الفائق
15-	وزیر تعلیم	حماد عبد الرحمن المدافعی
16-	وزیر مملکت فنانشل اور انڈسٹریل افیرز	احمد بن حمید الطائر
17-	وزیر مملکت خارجہ امور	شیخ حمران بن زاید النہیان
18-	وزیر مملکت سپریم کونسل افیرز	شیخ محمد بن تقربن محمد القسیمی
19-	وزیر انصاف	عبد اللہ بن عمران طارم
20-	وزیر صحت	احمد بن سعید البدلیعی
21-	وزیر پٹرولیم اینڈ میزل ایسورسز	یوسف بن عمیر بن یوسف
22-	وزیر پبلک ورکس اینڈ ہاؤسنگ	رکھد بن سلیم بن رکھد
23-	وزیر یوتھ اینڈ سپورٹس	شیخ فیصل بن خالد بن محمد القسیمی

Islamic Conference.

At a regional level, the country, both on its own and through the Arab Gulf Cooperation Council, was an active participants in efforts to bring the Iran-Iraq war to an end.

It also played an active role in the international efforts to free Kuwait, and AGCC ally, from Iraqi occuation in late 1990 and early 1991, supporting Arab League and United Nations resolutions to place an embargo on Iraq, and sending units of its armed forces to join the coalition armies. In February. 1991, UAE ground forces were amongst first allied units to enter liberated Kuwait.

Now along with other AGCC states together with Egypt and Syria is working to heal the wounds caused by the invasion. At the same time it has consistently supported the demand of the Palestinian people for their own land.

Relations with European Community have been tradionally warm and friendly, and the UAE has taken a lead in encouraging the development of ties between the AGCC and wider Arab World on the one hand and of Western Europe on other.

Attention has also been paid to the rest of the developing world. As a Muslim country, and in accordance with the instructions of H. H. Shaikh Zayed, the UAE has devoted large sums as assistance to countries less well-endowed than itself. Help has also been given in case of natural disasters, such as those that recently hit Iran, Sudan, Bangladesh and Armenia, as well as substantial assistance to Kuwait to help re-build after its liberation from Iraq.

Economy & Commerce :

The basis of UAE's economy is its oil production, with proven recoverable reserves now nearly 200 barrels, with an installed capacity of over three million barrels per day.

Production levels vary in accordance with the level of market demand and within the guidelines laid down by the Organisation of Petroleum Exporting Countries (OPEC) of which the UAE has been a member since independence.

While petroleum and natural gas continue to provide the bulk of country's national income, the UAE's ports have helped it to win an important place within the region as a centre for trans-shipment.

A heavy industrial sector has been developed including downstream project in the oil Industry, such as an oil refinery and fertiliser plant at Jebel Dhanna and Ruwais in Abu Dhabi Emirate, and other plants such as the major aluminium smelter, Dubai, and the cable manufacturer, Ducab, in Dubai's industrial zone of Jebel Ali Light industry is now also growing both within the free trade zones established in several Emirates, notably at Jabel Ali and Fujairah.

The Country's Gross Domestic Product (GDP) rose to 128 billion dirhams ($ 35 b) in 1990 over the previous year's 101.8 b dirhams ($ 28 b) mainly due to higher oil output and exports.

The country's oil income was 59.6 b dirhams ($ 16.2 b) in 1990 or 54% more than the 38.8 b dirhams earned in 1989. Moreover thanks to the solid economic base laid down over the years, the UAE's economy in general was able to cope remarkably well with the crisis arising from the Iraqi invasion.

For instance, the banking sector was able to overcome the initial negative impact in a very short period of time because of quick action by the Central bank to ensure liquidities and restore confidence in commercial banks. The consolidated balance sheet of the UAE's 47 foreign and locally incorporated commercial banks rose 9.5% to 129.7 b dirhams ($35.3 b) between August. and Decmber. 1990.

Figures released by the various port authorities in the economy after the war indicate the foreign trade was sustained at reasonable levels despite the high insurance costs and effects on shipping. The UAE's trade surplus rose by around 15 percent to reach 29.3 b dirhams ($ 8 b) in 1990.

Transport & Communications :

There are five international airports in Abu Dhabi, Dubai, Sharjah, Ras Al Khaimah and Fujairah, with a sixth due to open in Al Ain in 1992. The country has two national courriers - Gulf Air and Emirates.

Major seaports on the Arabian Gulf are Mina Zayed in Abu Dhabi, Port Rashid & Port Jabel Ali in Dubai, Port Khalid in Sharjah and Port Baqr in Ras Al Khaimah. On the Gulf of Oman are Sharjah's Port Khor Fakkan and the Port of Fujairah. The latter and Port Rashid are now among the world's top container ports.

The UAE has four satellite earth stations, permitting direct telephone and telex dialing to over 150 countries.

Special Supplement on 21st Anniversary of UAE

Education and Health :

Substantial investment in education and health has yielded good dividends. When the Federation was established in 1971, there were less than 28,000 students throughout the country. By the 1990-91 academic year, however the number has risen to over 300,000 in around 458 govt. schools and over 2000 private schools.

Over 10,000 students are attending the Emirates University in Al Ain and Higher Colleges of Technology in Abu Dhabi, Dubai and Al Ain, while more than 2500 students are also undergoing higher education abroad at govt. expenses.

Govt. hospitals and clinics in all cities as well as remote mountain settlements and desert villages, provide a high

Introduction of UAE

Introduction of UAE.

The United Arab Emirates is a federation of seven individual states formerly known as Trucial States, which came together after the withdrawal of Britaine.

Largest and most populous is the Emirate of Abu Dhabi which provides the federal capital, while the other members in order of size are Dubai, Sharjah, Ras Al Khaimah, Fujairah, Umm Al Qaiwain and Ajman.

Since 1971, the country has been an active member of international organisation like the United Nations and its specialised agencies, the League of Arab states, the Non-Aligned Movement and the Organisation of the Islamic Conference.

Area:

The UAE has an area of about 30,000 square miles. The Emirates range in size from Abu Dhabi by far the largest, with an area of some 26,000 sq miles, Ajman a mere 100 sq miles, Dubai's area is 1500 sq miles, Sharjah's 1,000 sq miles and other three states, Ras Al Khaimah, Fujairah and Umm Al Qaiwain are all under 1,000 sq miles.

Population :

The total population in 1985 census was 1,622,464. The population of Abu Dhabi is 670,000 over 400,000 lived in Emirate of Dubai with the remainder in the smaller Emirates. Estimated population is now over 1.8 million.

Language & Religion :

The Official language is Arabic, although English is widely used by expatriate countries and in commerce. The state region is Islam, which also provides the underlying inspiration of the legal system.

It first took root in the area that now comprises of the Holy Prophet Mohammad (PBUH).

Minority Communities are permitted to preach their region freely and without hindrance.

Climate & terrain :

The UAE's climate is hot and humid from May to September with temperatures reaching 45° C.

Its temperature during the other months, however, with occasional rainfall, sometimes heavy, especially in the winter months.

The country is made up primarily of arid deserts and salt flats, with a major part its coastline on the Arabian Gulf, although there is also a short coastlane on the Gulf of Oman, running from north-east to south-west, There are also several dozen offshore islands.

Government :

The Head of State, The President, is His Highness Shaikh Zayed Bin Sultan Al Nahyan, also ruler of Abu Dhabi who was elected in 1971, and has been re-elected at subsequent five years intervals by his colleagues of the 7-member supreme council of Rulers.

The Vice-President, who is also Prime Minister is the ruler of second largest Emirate, Dubai, His Highness Shaikh Maktoum Bin Rashid Al Maktoum who succeeded his father Shaikh Rashid in October, 1990.

The Supereme Council of Rulers is the country's top policymaking body. It is made up of the UAE President and Ruler of Abu Dhabi H. H. Shaikh Zyed Bin Sultan Al Nahyan; Vice-President, Prime Minister and ruler of Dubai, H. H. Shaikh Maktoum Bin Rashid Al Maktoum; The Ruler of Sharjah, H. H. Dr. Shaikh Sultan Bin Mohammad Al Qassimi; the Ruler of Ras Al Khaimah, H. H. Shaikh Baqr

Bin Mohammad Al Qassimi; The Ruler of Umm Al Qaiwain H. H. Shaikh Rashid Bin Ahmed Al Mu'alla; the Ruler of Ajman H. H. Shaikh Humaid Humaid Bin Rashid Al Nuaimi; and the Ruler of Fujirah H. H. Shaikh Hamad Bin Mohammad Al Sharqi.

The Crown Princes and Deputy Rulers are Shaikh Khalifa Bin Zayed Al Nahyan, Crown Prince and Deputy Ruler of Abu Dhabi and Deputy Supreme Commander of Armed Forces: Shaikh Khalid Bin Baqr Al Qassimi Crown Prince and Deputy Ruler of Ras Al Khaimah; Shaikh Saud Bin Rashid Al Mu'alla, Crown Prince and Deputy Ruler of Umm Al Qaiwain; Shaikh Ahmad Bin Sultans Al Qassimi; Deputy Ruler of Sharjah; Shaikh Hamad Bin Saif Al Sharqi, Deputy Ruler of Fujairah; Shaikh Nasser Bin Rashid Al Nuaimi, Deputy Ruler of Ajman and Shaikh Sultan Bin Baqr Al Qassimi, also of Ras Al Khaimah.

The day to day affairs of state are handled by the cabinet headed by the Prime Minister.

The Deputy Prime Minister is Shaikh Sultan Bin Zayed Al Nahyan.

The Supreme Commander of the Country's Armed forces is the President while the Deputy Superme Commander is Shaikh Khalifa Bin Zayed, the crown prince of Abu Dhabi the Minister of Defence is Shaikh Mohammad Bin Rashid Al Maktoum.

The country's parliament is known as the Federal National Council. Each individual Emirate also has its own local institutions of Government whose Degree of complexity depends upon the size of Emirate concerned.

Federal National Council

The establishment of the Federal National Council (FNC) on February 13, 1972 was a landmark in the country's contitutional and legislative progress.

FNC Institutions :

According to the constitution, the FNC consists of 40 members drawn proportionately from each Emirate.

FNC's Structure :

The FNC structure is as follows:-

-- The speaker and his two deputies and two elected rapporteus.

-- The Parliamentary section executive committee headed by the speaker, the council's under secretary, the Secretary-General and four elected members.

-- Eight specialised committees dealing with studies regarding draft law's and general issues referred to by the council in addition to the legislative, legal, educational, health, social planning, labour, oil and mineral resources, agriculture and fisheries and public work sectors.

The Council's Secretariat is headed by the secretary-general.

FNC's activities & achievements:

Since its creation, the FNC has approved 196 federal draft laws and discussed 155 Public issues and bills.

In 1975 the FNC joined the Arab Parliamentary Union (APU) and has twice provided its President.

The FNC carries out diplomatic activities within the framework of APU and has played a key role in boosting Arab solidarity.

It has also joined the International Parlimentary Union (IPU) and participates actively in all IPU meetings.

The Council also took part in the African Parliamentary Union Conference held in Cairo in 1990,

Cabinet:

The current cabinet was approved in November 1990. At a meeting to swear them in, President Shaikh Zayed urged the new Cabinet members to work honestly and seriously in the interest of the nation and citizens.

The new cabinet followed the appointment of H. H. Shaikh Maktoum Bin Rashid Al Maktoum, the Ruler of Dubai, as Prime Minister and Vice President to replace his father H. H. Shaikh Rashid Bin Saeed Al Maktoum who died in October 1990.

Foreign Policy :

The United Arab Emirates is an active member of United Nations and its specialised agencies, the Non-Aligned Movement, the League of Arab States and the Organisation of

from 143,000 in 1972 to 701,000 in 1991. The annual salary bill. accordingly, rose by 17% yearly to reach Dh. 28.6 billion last year. Productivity has scored a 9.2% growth.

One focus has been in the development of the agricultural sector with heavy investment in farming and forestry. The campaign has enjoyed the personal support of President Sheikh Zayed and vast areas of the desert have been planted with more than 60 million trees and a further 12 million date palms. Over 100,000 hectares have been brought under the plough while farms have been prepared by the Government and distributed among the citizens. As a result, agricultural production has increased by leaps and bounds. The UAE now produces about 255,000 tonnes of vegetables compared with a mere 22,000 tonnes twenty years ago. It s self sufficient in salad vegetables and exports the surplus to neighbouring countries. Livestock resources have also been developed, with herds of sheep goats and cattle rising from 278,000 head in 1972 to 969,000 at present. Dairy and poultry industries have prospered and meet local requirements almost completely, Egg production has risen to 205 million a year. There are 48 agricultural guidance centres all over the country compared to only nine twenty years ago while farmers have the use of 36 eterinary clinics and 55 machine maintenance units.

Economic diversification through the creation of an industrial base has been a major economic objective of both the federal and the Emirate governments. The effort has been rewarded with remarkable success. In the early stages, the focus was on developing downstream oil and gas industries and a number of oil refineries, gas liquefaction plants and other associated industries were built. The abudance of associated gas from the oil fields meant power could be cheap and plentiful, thus encouraging the spread of industry. Now hundreds of industrial units have sprung up all over the country manufacturing items ranging from aluminium and cables to door frames and nails. These industries earn substantially from exports, while their output means there is an increasing scale of import substitution. Revenue from the industrial sector rose from Dh. 500 million in 1972 to Dh. 9.7 billion in 1991.

Development of water and power supplies has kept pace with industrial & rowth and the rise in population. Huge power stations have been built, as well as a number of smaller ones, to meet demand. Durng the two decades under review electricity output increased from 470 KWH to 16,958 KWH. Most of the country's water, usually a byproduct of the power generation process, is produced in desalination plants, Its supply increased from 3,942 million gallons to 89,745 million gallons over the 20 year period.

The UAE's location at the crossroads fo world shipping near the mouth of the Arabian Gulf gives the country stratgic impor-tance. Communication links within, to and from the country were basic in 1971. Now metalled roads link every city, town and village and a network of highways provide excellent routes to neighbouring countries. In 1972 there were only 500 kilometres of metalled road and only 31,000 motor vehicles. Twenty years later now the figures are 2,200 kilometres and 320,000 vehicles.

The country has 14 ports and the cargo handled by them has increased from two million tonnes in 1972 to 37 million tonnes now. Dubai's Port Rashid and the Port of Fujairah both rank among the world's top 50 container ports.

Air transport is another area of rapid growth.

From two airports in 1971, the country now has five, with a sixth due to be operational in 1993 handled 9.4 million passengers in 1991 and recorded 149,000 aricraft movements.

Twenty years ago there was not a single satellite station for telephone, telex or . television links. Today there are four with access to the Indian Ocean, Atlantic Ocean and Arabsat satellites, The country has 414,000 telephone lines, 16,000 fax connections and 68 post offices.

Banks in the UAE have made tremendous progress during the past two decades. Their number has risen from 20 to 47 and commercial banks have 317 branches. Cash deposits increased to Dh. 64.3 billion and credit to Dh47 billion during the period under review. The insurance industry, too, has grown, There are now 1609 insurance offices in the country, representing 61 national and foreign establishments.

When the federation was formed many people lived in traditional dwellings which were often mudbrick houses or huts made of palm fronds or in desert tents. Now the cities are full of skyscrapers, fine villas and apartment blocks, some of them fine specimens of modern architecture. In the rural areas the Government has built thousands of homes and distributed them free among nationals. Twenty years ago the country had only 60,000 houses. There are now 320,000 dwelling units.

When the UAE federation was established schools existed only in the main cities and only 44,000 children attended them. Now the free education programme extends to the smallest desert or mountain settlement and the country altogether has over 400,000 students. There are 796 schools which employ 28,300 teaching and other staff.

The same level of progress has been achieved in the health sector. In 1972 there were only 16 hospitals in the country and these only in the cities. Now the Health Ministry administers over 6,500 beds in 42 hospitals. There are in addition 118 medical centres and clinics, as well as a number of dental clinics. The country has 3,090 doctors and 7,400 nursing staff, an increasing number of whom have received their training locally.

Extensive social services are provided to the citizens through nine social centres set up all over the country. There are two centres for the handicapped, one each in Abu Dhabi and Dubai, in addition to a number of juvenile and disabled institutions.

Women's societies pioneered in the UAE by the President's wife, HH Sheikha Fatima Bint Mubarak, play a leading part in social development schemes such as the campaign to eradicate illiteracy. Five societies function throughout the country under the umbrella of the Women's Federation headed by Sheikha Fatima. Adult education, arts and craft classes run by the societies benefit over 4,000 women and girls.

The country has twenty folklore socities dedicated to enhancing and preserving the national heritage. As well as active volunteer groups working on the UAE's natural history and environment, there are 25 sports clubs, seven youth hostels and an international sports centre in Abu Dhabi, Zayed Sports City, which regularly hosts international and regional tournaments.

HIS ROYAL HIGHNESS **SHEIKH MAKTOUM BIN RASHID AL MAKTOUM**
VICE PRESIDENT & THE PRIME MINISTER OF U. A. E.

Special Supplement on 21st Anniversary of UAE

been brought nearer by the outstanding growth rates attained in various sectors. During the two decades from 1971 to 1991, the country's Gross Domestic Product rose by 16.7% per year, one of the highest growth rates in the world. GDP was Dh. 6.9 billion in 1971. Last year it was Dh. 121.2 billion. The non-oil sector grew by 19.7% during the same period, rising from Dh. 2.4 billion to Dh. 72.1 billion in 1991. The oil sector, which remained subject to external actors, grew 13.9% annually.

Government investment which amounted to Dh. 1.7 billion in 1972 had reached Dh. 245.4 billion in 1991. There was heavy expenditure on the municipalities (city councils) and public infrastructure such as roads, bridges, ports, airports, housing and agriculture. Public and private business investment has been directed principally into production, industry, horticulture, agriculture, real estate and trade.

Huge sums have been spent in a development of services and housing to enhance the people's living standards, As a result, consumption has increased from Dh. 1.7 billion in 1972 to Dh. 71.9 billion in 1991, giving an annual average rise of 21.6% Private consumption has also increased sharply from Dh. 872 million twenty years ago to around Dh. 53 billion now. Coparative public consumption figures are Dh. 859 million and Dh. 20.7 billion, a growth rate of 18.2%.

The UAE is one of the world's major oil producers with an installed sustainable production capacity of over three million barrels open day. Its reserves of hydrocarbons place it second only to Saudi Arabia in terms of proven oil reserves and the world's sixth in terms of gas reserves. The bulk of this is in the emirate of Abu Dhabi, where the first commercial discovery was made in 1958 and which commenced exports in 1962. Dubai, Sharjah and Ras Al Khaimah are also producers. Substantial oil revenues have enabled the Government to build a solid foundation for a stable and prosperous country with an excellent infrastructure and an international status in world finance. A downstream oil and gas industry has been developed. There are two oil refinery in Abu Dhabi and gas liquefaction plants there and in Dubai and Sharjah satisfy local needs while a plant at Das Island exports the whole of its output to Japan.

The UAE was a trading nation long before the discovery of oil. Trade has always been the mainstay of the country's economy, for after all, even oil is traded. The pre-eminence of commerce in the ecoonomy is determined to a large extent by the UAE's geographical position at the crossroads of East-West trade. Large volumes of goods are handled and over the years the country has become a regional entrepot. In recent years it has been developing as a centre for transhipment and air-sea cargo consolidation. There is a substantial trading surplus which has risen consistently along with other economic indiscators, from Dh. 3.1 billion in 1972 to Dh. 27.6 billion in 1991. Re-exports rose from Dh. 778 million to Dh. 13.2 billion over the same period while the export of surplus domestic production mostly of argricultural and manufactured goods has now reached Dh. 11.6 billion.

The emphasis on self-reliance is most noticeable in the manpower sector where the Government has invested much in the development of its human resources, in particular in training and education, to create an indigenous pool of skilled manpower. There has been a sharp increase in the number of national employed in both the public and private sectors and overall manpower deployment has kept up with the growing scale of economic activity. The labour force has grown

His Royal Highness Sheikh Zayed Bin Sultan Al - Nahyan
President of UAE & Ruler of Abu Dhabi

Special Supplement on 21st Anniversary of UAE

21ST ANNIVERSARYOF THE NATIONAL DAY OF THE UNITED ARAB EMIRATES

The UAE today completes 21 years as a federal state. What began on the 2nd of December, 1971 as an attempt to weld into a united nation seven Sheikhdoms cast in traditional moulds, has developed into a fine specimen of a federal union. Many see it as the inspiration for wider regional co-operation that has already manifested itself as the Arab Gulf Co-operation Council (AGCC).

The United Arab Emirates is firmly established as a modern and progresssive state with a very distinct identity of its own, commanding honour and respect in the comity of nations. The history of its first two decades as a unified political eninty is a chronicle of growth and development, unparalleled in recent times. Development opportunities made possible by oil revenues from one of the largest reserves in the world has enabled an ancient people., in a few years, to make up for the backwardness of centuries. Twentyone years ago not many people outside the peninsula of Arabia knew where the UAE was. Now it is one of the world's air and maritime trade. The economic power of the Emirates is matched by the political maturity of its leaders which ensures that its counsels are both sought and heard in Arab, Islamic and international forums. In recent years the UAE has been seen as developing into a major sports, leisure and tourism centre of the Gulf regim.

Modernisation and the development processes have positively influenced all aspects of life, although both the people and the government have gone to considerable lengths to ensure that the ancient culture of the people, their heritage and traditions are maintained and preserved in the course of economic and social advance. Oil revenues, reinforced by income from judicious investment, has brought unpreceedented benefits to the people, enmabling them to enjoy a standard of living that is among the highest in the world. In 21 years prosperity has permeated every strata of society and spread oto every corner of the land. It is prosperity that the UAE readily shares with others less endowed. Besides giving billions of dollars in aid and grants to countries around the Middle East and other parts of the world, the Emirates is host to some 72 nationalities who make a living in the country as exptriate workers, government employees, company executives and traders, merchants and industrialists.

One of the biggest achievement of the Government in two decades of planning and building has been the completio of the infrastructure. The country has also been able to build a fairly sophisticated industrial base, The agricultural sector has grown remarkably and is able to meet now a large part of local demand, while the UAE enjoys a distinguished position in the world's financial stage.

Much of the country's oil income has been invested locally, Domestic investments have helped to diversify the economy and there has been some remarkable success. Production is booming. The Government had spelled out very carly on the social objectives of its economic policy. It sought balanced all round development with the highest priority to raising living standards and the quantity and quality of social services. The development process had two primary objectives - diversification of the oil-based economy and the attainment of self-reliance. These in turn required the utmost attention to development of national manpower and skills.

These goals have

U.A.E. delegation headed by H.E. Khalfan Al Roomi holding talks with Minister for Information and Broadcasting Abdus Sattar Khan Lalika.

cooperation have increased to the best interest of the two state. He has a large circle of acquientances in Pakistan. So on his arrival to Pakistan he held special meetings both on official and non official level. He held talks with the government machinery especially the Minister for Foreign Affairs M. Siddique Kanjo, the Minister for Information & Broad Casting Abdulus Sattar Khan Lalika and informed about the actual Position. He told that UAE government can not think of expelling Pakistanis on the instigation of Indian government or to satify Indian loby. He further told that only those Pakistanis were drawn out of UAE who were found involued in illegeal activities or were staying in UAE illegally i.e even after the expiry of their vizas or on forged sponserships. He led his campaign successfully and was able to win over the government and the public.

Excellency Khalfan Bin Al Roomi also called upon the Prime Minister Mian Muhammad Nawaz Sharif in Lahore at Governor House and conveyed special message of His Highness President Sheikh Zayed. In his message he reiterated that the propaganda against UAE government was baselesss and that Pakistan was our close friendly and brotherly State. He said that thousands of pakistanis were staying in the Emirats lawfully and playing vital role in the progress and development of the country and that he respects the services of the Pakistanis. He explained that only those Pakistanis were expelled who were staying illegally or have been involved in unlawful activities.

Excellency Khalfan Bin Al Roomi further told that those Pakistanis who staying lawfully should have no fear of expulsion because the government neither has nor will entertain any such intention in future.

On the suggestion of Excellency Khalfan Bin Al Roomi the Prime Minister of Pakistan directed the Minister of Foreign Affairs M. Siddique Kanjo to visit UAE immediately and further, invited His Highness President Sheikh Zayed and Vice President & Prime Minister His Highness Sheikh Makhtoum Bin Rashid Al Makhtoum. The honourable guest left for UAE with new hopes & best of wishes.

MESSAGE BY H.E. Mr. Mohammad Ahmed Al Mahmoud

Ambassador of the UAE on the occasion of UAE'S National Day

HIS EXCELLENCY KHALFAN BIN AL ROOMI MINISTER FOR INFORMATION & CULTURE UAE VISIT TO PAKISTAN

Special Report by:
M. Siddique al Qadri,
Editor in Chief

, Excellency Khalfan Bin Al Roomi's the Minister for Information & culture of the United Arab Emirates, is a talented and experienced politician who has great knowledge of the world politics and commands great influence over the newspapers in UAE and considered the leader of the press. He is well versed in the art of influencing the people and convincing them to his point of view. In person he imbibes qualities both of

head and heart. He is so friendly, generous, hospitable, resourceful and argumentative that no one can remain uninfluenced by his captivating personality. Besides his assignment as the Minister for information & Culture UAE, he is also serving as the Chief of a big publishing organization.

At the crucial time when some activists and mischievous people started propaganda campaign against friendly Islamic State of UAE on the issue of the "Expulsion of Pakistanis", His Highness Sheikh Zayed Bin Sultan Al Nahyan President of UAE took immidate action and sent his special envoy Excellency Khalfan Bin Al Roomi to Pakistan to take into confidence the public and the government of Pakistan on that sensitive issue and clerify the UAE government stand as he termed the issue as baseless.

Excellency Khalfan Bin Al Roomi is considered among the close friends of Pakistan and his untiring efforts have brought the two countries sufficiently close to each other; and areas of

U.A.E. Information Minister Sheikh Khalfan-Al-Roomi called on Prime Minister Mohammad Nawaz Sharif at Governor House, Lahore on Thursday.

M. Aslam Chaudhary

Master M. Aslam Chaudhary is a man of unique personality and extraordinary merit. He is so simple looking, humble and unpretentious fellow that no one can tell on the first glimpse that this man is a great martial arts fighter; a weapon master; a really good player of Ninjutsu (Ninja) unparalleled in Pakistan; a Hong Kong Professional Kick Boxing Fighting Champion; A great Motorcyclist; a great Jumper; An Organiser of motorcycle racing champion ships and 47 martial arts training schools.

M. Aslam Chaudhary

Chinese Kung Fu Finds place in Pakistan.

By :
M. Wasim Bhatti

How can one think of such hetrogeneous activities combined in one personality in a boy of 23 yrs, with a weight of approximately 53 Kg and the height 5.4" But it is an undeniable fact and a stark reality.

Not only that he has acquired such skilled arts but is also passing on to thousands of boys & girls. He is administring martial arts coaching classes in so many educational institutions. Besides, 47 club branches are working under his patronage in various cities of the country bearing the title " New Dragon Chinese Martial Arts" With their head office at 6 - Jail Road Lahore.

Besides, a few month ago Morvan Gold's motorcycle racing competitions were also arranged and conducted by him on national level. Talking about his career Master Aslam told 'Youth international' that he was just a student of Matric when he left for China in 1977. At China his uncle introduced him in the internationally renowned Shaolin Temple Kungfu School at Subahunan) the oldest temple of China, to practise Chinese Kungfu (Martial Arts). It was banned in 1982 and closed down because it tried to propagate Buddhism. He was a good boxer at school so boxing proved the first step to enter this field of fighting arts. There was a boarding arrangement for all the trainees - mostly the Buddhist monks. However, boys from different nationalities were also admitted. They were called Shaolin Members. They had to practise this art since early morn till dark

It was in these conditions that Master Aslam was able to master 36 dangerous styles of the ancient fighting art of China including the famous styles like Snake, Eagle, Tigher, Horse, Duck, Drunken Monkey, Tai Chi Chuan, Tai Chi Kuan, Kick Boxing etc. along with variety of weapons like stick, Sword, Tonfa, Turshai, Chuck lus, three section.

Gymanastics was a part and parcel of the martial arts training. There he had the guidence of Master Lee Master Brine Chu, Master Steeval Chi and Master Heeil Cho for full four years. There he also performed in a screen movie Shaolin Temple III as brother of Jet Lee. There he Obtained training upto 9th Grade and was awarded gold medal. He was declared 'Master' and allowed to practise the rest of his own.

From there he proceeded to Hong Kong and participated in Professional

uts of Kick - Boxing. He also fought r the championship.

Here a gorup of multi - national artial arts players decided to go to pan to practise Ninja in the company Master Aslam. There they joined the ining school of the world famous nja Master, Master Sho Kasugi near kyo City and practised it with full otion and concentration in that ic surrounding upto 1985. He ctised upto 6th Degree. He told, y test for 6th degree was to defend self and manage to counter attack an een opponent while my eyes were t covered with a black stripe of hard h. I passed this test by defending self and injuring seriously my ponent with my sword." According to ster Aslam Ninja is really a very gerous game and a very difficult . One can learn it well but after tering Chinese Martial Arts.

He won the title of "Hong Kong Champion" and retained it for two years 1983-84 unfurling the national anthem in the ring.

On asking why did he come to Pakistan he replied "I love my Country and the love of my country brought me here to teach martial arts to my national brothers". However he expressed grave concern over the fact that here in Pakistan no body respects a sportsman. Even the Punjab Sports Board has showed no interest in me and my students (who, according to his opinion, can prove a great asset to the country in the international compititions.) He is also ready to present his students for trials.

Master Aslam has the desire to serve in Pakistan Army and the Punjab Police as Commando Instructor.

Because according to his estimation only a player of his ability can properly train the commando recruits. He is also ready to work on trial basis to prove the superiority of his technique and mastery in the field, and claimed that his trainees would perform better than tutored and trained by any other instructor.

Master Aslam told that he was able to make so great achievements because, the prayers of his parents and destiny helped him a lot. He regretted that the young generation does not pay heed to the advice of the parents. Here lies their greatest weakness. If someone wants to achieve greatness he should seek the prayers of his parents. Furthermore, he suggusted that the young boys and girls should learn martial arts to make their minds and bodies fit. It will also keep them away from bad practices like smoking, use of drugs and other moral weaknesses.

M. Zahid Masood

I am not a renowned designer at this particular moment but one day Inshallah my dream shall be come true and I shall be known for my work the world over. Any way dear reader I am Muhammad Zahid Masood S/O Dr. Mahboob Alam Qureshi. I did my matriculation from Divisional Public school. College was the famous F.C. college. Now I am a student of Graphic Design B.F.A. Pact II Fine Arts Deptt. Punjab University.

I won't say (Mujhey Bachpam se hi drawing ka shok tha) but that no where in my child hood it had been. I considered Art to be my special talent. It came to me naturally, because I was always surounded by people interested in art. My family is a cluster of Doctors most of whom all inclined towards different artistic talents especially my maternal ones. But none of us joined any art school or took it seriously.

Explosure to all these people and being the youngest and favourite it one, I was left to do what I wanted and not knowing if in my mind my heart went towards the wast land of fine arts.

When I joined the Fine Arts Deptt: it was not with much enthusiasm. But as I started gaining knowledge in this field, I realized that it was the most extensive media to work in.

At first I was not so good but then slowly and gradually with the help of my teacher and hard wor, I achieved one by one the skills of designing and arts.

I had always been thinking that I should become a scientific man like every and else in my family and also because science was so favourite to me.

For me Art and Science have a joining somewhere in nature. When I started making my posters I realized that the work was quite technical plus artistic in nature. Thus now I think of my self a scientific artist.

Here, among my subjects drawing is my favourite subject. I live to draw and drawing cartoons is my favourite pastime worke.

I have been a cartoonist and illustrator in the Nation for one year and it was a marvallous experience. I have also worked for the "Aurat Foundation" and now a days I am working on a Family Planning Project for the UNICEF. I have exhibited my work at Al-hamra at a cambined exhibition. I topped in my first year annual exhibition. I stood 3rd in all Pakistan poster competition (topic, Quaid - e - Azam).

Now a days I am exeprimenting with photography and I hope to work hard in this field.

My posters in first year were on different topics. The poster on keep your city clean is in the form of cartoons.

It is such because I thought that children would be attracted towards it and thus message would be conveyed to the children.

My father was a jolly person but normally he stays serious and never insults others. Drawing cartoons I never concentrate to make people laugh insulting others on cartoons. I draw not very-

PEN FRIENDSHIP CLUB

I am a friendly & easy going girl.

Foazia Saleem (Miss) 16

Base Commander Rasidence, P.A.F. Base Faisal, Main Shahrah - e - Faisal, Karachi (Pak.)

Like correspendence, English Music. Dislike hypocrites.

An understanding, caring, friendly who treasures friendship & loves the neglected.

M. Waseem (Mr.) 25

67 - Bund Road Lahore. (Pak.) code : 5400

Like peaceful places, love songs, English Music, Martial Arts and making friends. Dislike smoking hypocrites and irresponsible people.

A shy girl who likes to make more friends.

Sallin Tan (Miss.) 16

35 Lor Manbuny S (1027) Singapore.

Like music, shopping, watching movies, And writing letters. Dislike gangsters, smokers and gamblers.

A good looking humorous fellow

Syed Mubashar (Mr.) 20

A - 491, Block - D North Nazimabad, Karachi (Pak).

Reading, Stamp Collecting, Writing letters.

A cute young lady of elegant smiles

Nawiko Ebisawa (Miss) 18

475, Gokomutsumi, Matsuda - Shi CHIBA, 270 Japan.

English literature, Friendship with Pakistani male / female.

I'm a friendly & humerous girl who stands at 1.63 m.

Ariel (Miss) 18

No. 7 Jalan Derum S (2775) Singapore.

Like reading & going to movies, listening to music, correspondence. Dislike irresponsible people.

An easy - going, playful and friendly girl.

Guo Xin Hong (Miss) 24

91 Farm 9 Company shi He Zi Xiang Giang, China.

Like listening to music, making new frends. Love to joke. Dislike serious looking people.

Only a girl can tell how I look but I am particular about freindship.

Farooq Bhatti (Ms.) 23

R. 24 KAF Products, Shan Plaza Rajgarh, Lahore, (Pak.)

Like the company of young & amusing people, Acting, Watching martial art movies.

Dislike no body but serious looking people.

Who cares freindships most.

Nadeem Bedar (Ms.) 26

Chemistryy Deptt. Punjab University New Campus, Lahore. (Pak.)

Like English Music Company of sincere friends

Dislike smoking, Gambling & Proud people.

An Elegant & Dashing Personality

Zahid Mahmood (Mr.) 25

Like natural beauty, Hiking sincere friends & helping others. Dislike corrupt, Dishonests, & irresponsible persons.

Address : Govt. College Ravi Road, Lahore.

Representatives Needed !

We need representatives from colleges / Universities within the country and abroad on Full time / Part time / Honourary basis who can write / collect matter for publication and give us new subscribers. Youth International

PENPAL COUPON

Name : ________ Age : ________ Sex : ________

Address : ________

____

Likes, ________

Dislikes : ________

About Myself ________

____

Please send the coupon in envelope

YOUTH INTERNATIONAL

6th Floor Aiwan-e-Auqaf Near High Court The Mall Lahore. Pakistan

HOW STRONG IS YOUR

EGO?

Below are 30 different statements about you or how you would act in a hypothetical situation. Read each one and then award yourself the appropriate number of points from the scale given here.

1 point if you strongly disagree
2 points if you disagree
3 points if you are neutral
4 points if you agree
5 points if you strongly agree

1. I have no trouble standing up for things I believe in.
2. My friends tell me I am too conceited.
3. Most of my sentences begin with word "I".
4. I am very concerned about what others think of me.
5. When I don't get my way, I complain loudly.
6. I have a healthy liking for myself.
7. I usually look really good.
8. I am into material things.
9. The best date is one who plays up to me.
10. When things don't happen the way I think they should, I always feel cheated.
11. It is very easy for someone to hurt my feelings.
12. When opportunities present themselves, I think of myself first and others second.
13. Money can buy love.
14. Possessions are more satisfying than friends.
15. I am the life of the party.
16. I become loud and boisterous when I get excited at parties.
17. I become jealous easily.
18. I am very concerned with my body and my looks.
19. Each night, I spend time selecting my next day's wardrobe.
20. One dot on my face is enough to keep me from going out.
21. I stand out in a crowd.
22. After a job interview, I always think I will get the job.
23. I have no trouble being honest with myself.
24. If something goes wrong, and even if I am responsible, it is not my fault.
25. I have the ability to say what other people want to hear.
26. I am happiest when I am the centre of attention.
27. At work or play, every good idea belongs to me.

Take this test to measure your natural self-confidence.

28. When I go out on a date, I make all the plans.
29. It is very difficult for others to buy gifts for me.
30. In my view, you can never have too much ego!

WHAT YOUR SCORE MEANS

130-150

It is probably time to put your ego in reverse. You are exceedingly self-oriented and not enough other-oriented. Projecting a better-than-other-people attitude is a sure way to lose friends. Because of this approach, others may see you as arrogant or conceited. You may find yourself all alone with few friends except your mirror.

To resolve this problem, remove the word "I" from your vocabulary. Change it to "we" or "our". Next, take time to ask others how they are doing. Use compliments - but make sure they are sincere.

50-80

A score between 50 and 80 reflects an up-and-coming ego. To build self-confidence, look for ways to challenge yourself. It is a well known fact in psychology that when a one-mile-a-day runner lifts to two miles, he receives a great feeling of accomplishment.

Equally rewarding is the decision to tackle a difficult project at school or at work - best if it is a project no one else wants to touch. You become known as a problem-solver and an expert in an area where there is no competition.

BELOW 50

If your score fell below 50, it is time to build yourself up! Look around and find someone you admire. Learn as much as you can about this person. How does he handle mistakes? How does he make decisions? Feel free to talk with this person because everyone likes sincere flattery. Then pick one of his attributes and adopt it as if it were your own.

Next, it is time to work on your decisiveness. There are several ways to do this. One of the first is to give people direct eye-contact and a firm handshake. This immediately starts you on your way toward creating a strong positive first impression. Make sure that your wardrobe supports the image you want.

Continuing to work in this area, when someone asks you a question, don't shrug your shoulders, look away, and say "I don't know". Instead, answer with "I don't know and I will find out". Then do it and report back as quickly as possible.

It is important that you add the word "I" to your vocabulary and use it. Inform people of your ideas, concerns, skills, abilities and desires. It is important that people see you as a person who has substance. The more they see it, the more you will believe it, too.

To build a stronger ego, develop hobbies and interests outside of school and family. This gives you a new group of people with whom to interact and try out new ideas and skills. New friends see you differently and are less judgemental than everyday pals and family members.

It takes practice. But it pays off. Your ego will blossom as others respond positively to you.

CANDID CAMERA

A begger asked his companion, "Have you called at that house at the corner? "Yes", answered the companion," I went up to the door and asked the lady for some victuals." " Did she give you any?" asked the first "Yes" replied the other, "She gave me a cold shoulder".

What is a committee? "asked the son. His father replied," A committee is a group of men who individually can do nothing but collectively meet and decide that nothing can be done.

A doctor told his patient, "you wouid take a walk every morning on empty stomach. " Gladly" said the patient, " one what?"

A sergeant asked a constable, " what were you before you joined the police?

" Perfectly content, Sir," replied the constable.

Karim : how is a psychologist different from others.

Aslam : the psychologist is the one who watches every body else when a beautiful girl enters the room.

By. M. Wasim

Royal love

It was enough to make Japan forget economic recession and political scandals, at least for a day. No sooner had the country's most sensational showbiz engagement been called off than it was announced that Crown Prince Naruhito had at last found a bride.

For several weeks news organisations have been told to prepare for an announcement on the long-awaited engagement of the Crown Prince. As soon as sources in the Imperial household Agency confirmed that the heir to the Chrysanthemum Throne would marry a 29-year-old Japanese diplomat, television news studios were transformed into quasi-wedding parlours decorated with towers, white lace trimmings and pictures of the imperial couple, while documentaries on the backgrounds of the prince and his bride-to-be were shown.

Television channels were not so well-prepared for the first big story of the day Japanese media had been deprived of their favourite sport — speculating over who would marry Prince Naruhito. Tokyo's tabloid papers and sensational weekly magazines pursued a series of women thought to be possible choices so exhaustively that the powerful Imperial Household Agency imposed a news black-out on all marriage speculation last February.

The press obediently observed that black-out, but in recent weeks had been put on notice that an announcement was imminent, giving them time to prepare the necessary background material. The bride-to-be, Masako Owada, who has long been regarded as a likely choice, will now find out what it is like to be trailed 24 hours a day by several dozen reporters and phtographers, as Ms Miyazawa is.

Like the current Empress, Michiko, Ms Owada is a commoner, and is expected to breathe fresh life into the imperial family, which is closely supervised by a tradition-bound group of courtiers. She is a graduate of Harvard, has also studied at Oxford, and speaks fluent English, German and French as well as her native Japanese. She now works on the North America desk at the Foreign Ministry.

Prince Naruhito, 32, also has considerable international experience, includng two years of studies at Merton College, Oxford, which he enjoyed for the freedom it gave him from the imperial household. He will be the first emperor of Japan to have been educated outside the country, and has said that his experience in Britain persuaded him of the importance of keeping in close contact with ordinary Japanese people."

Traditionally the Japanese emperor has lived in almost complete isolation from his subjects, his life tightly controlled by the Imperial Household Agency. Emperor Akihito has already made the first attempts to adopt a more common touch, a move his son seems destined to follow.

The Crown Prince had once said he wanted to marry by the age of 30 and later compared his tardiness in finding bride to the difficulties of Prince Charles when he was still a bachelor.

Ms Owada, who met the Prince at a concert in 1986, had long been rumoured as a likely choice for his wife. The two lost touch when Ms owada went to Oxford in 1988, but their relationship began again last August

Crown Prince Naruhito; his bride-to-be, Masako Owada

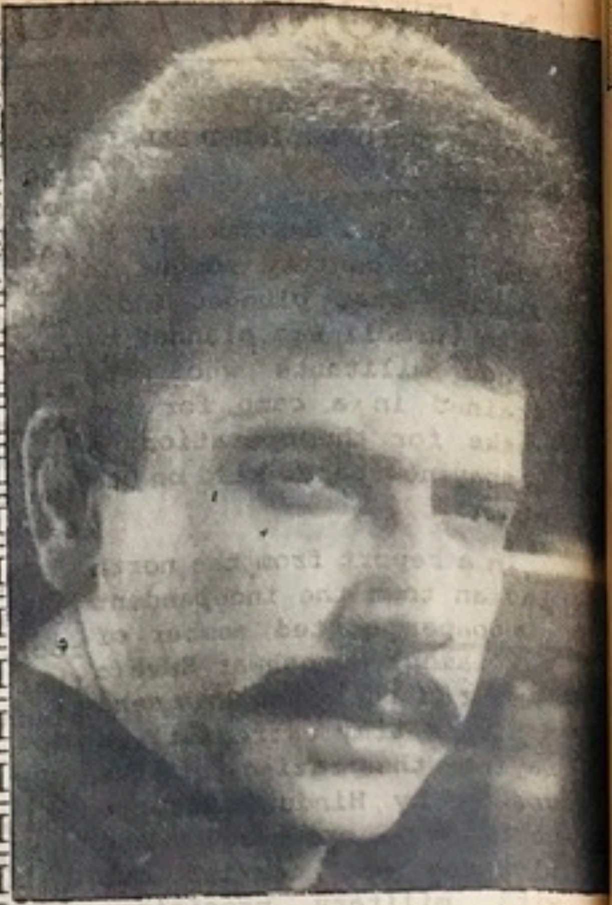

The young should respect their teachers, elders because it is my belief and experience that the one who respects his institution will be respected when he enters practical life. With hope and determination we should struggle to come out of the dangerous world of Klashnikov, corruption, nepotism, drugs, politics and step into a world where we create a beautiful Pakistan.

Ismail Shah

INTRODUCTION

in Pakistan for the last two years. He was born in 1932 in Zhejiang Province of China. He is a University graduate and has successfully served on high positions successively as Attache of the Embassy of the People's Republic of China in the United Arab Republic, Deputy Division Chief of the Couriers Department, Ministry of Foreign Affairs (CD, MFA), Division Chief, CD. MFA, Deputy Director of CD. MFA, and Director of CD. MFA.

Mr. Zhang Zhenrui is a diplomate of great calibre. He has made untiring efforts to improve the existing brotherly relations between the two countries. It is because of his cooperative hand that Shino - pak trade relations have also gained a new impetus. He has great love for Pakistan and has a vast circle of acquintences here in Pakistan.

Mr. Zhang Zhenrui

Mr. Zhang zhenrui is serving as Counsul General of the People's Republic of China

DISCOVER YOURSELF AND ENJOY LIFE WITH YOUTH INTERNATIONAL

SUBSCRIPTION FORM

SUBSCRIBE NOW A ENROLE AMONG THE YOUTH!

Please tick the appropriate column.

Annual Subscription Rates :

• Pakistan	Rs. 150.00	
• Middle East / Sub-Continent.	Rs. 375.00	US $ 25
• Europe / Africa / Far East / South East Asia.	Rs. 450.00	US $ 32
• U.S.A. / Canada / Australia	Rs. 550.00	US $ 37
• South & Central America	Rs. 625.00	US $ 42
Regular Price Per Copy	Rs. 15.00 (Pak)	

Cheques / Money Order Payable to:

The Youth International
(Circulation Department)
4th Floor Ahsan - e - Auqaf Building
Near High Court, Lahore - Pakistan.
Tel : 042 / 354729

Note : SUBSCRIPTION SLIP

Please allow 2 to 3 weeks for delivery of th Ist issue of the magazine

Kindly commence my subscription from _____ (month) 1993 / 94

Name : ______________________ IC No. : __________

Sex : ______________ Age ______________

Address : ______________________________

____

"We who profess to follow it, although we don't do so in practice. That is why we have not been able to convince others of its eternal value and viability. We will have to create a small but sparkling model of the Islamic way of life.

I mean if we have even a small city or a town consummately disciplined and other communities and nations will see it and accept the truth straightaway. Peace, justice and truthfulness will reign supreme there. Example is always better than precept; it can work wonders. So the sooner we do it, the better for us and for humanity at large." But on the way home, I asked him: "How long will man's drift towards selfimmolation continue?"

"So as man does not follow a sublime moral code,"

he responded.

"Where is this code? Who will devise it?"

"It has already been devised. It is the one prescribed by God in the Holy Quran and perfectly Practised by our Holy Prophet (P. B. U. H.)".

"But how can the whole mankind be made to adopt it?"

NEWS & VIEWS

World Day for Cultural Development: 1993 to 1997

Having chosen Asia for our major World Day event this year, we shall be seeking a different part of the world for next year's celebrations. UNESCO is open to suggestions from countries which may wish to propose themselves as potential hosts for conferences or seminars on the themes set aside for following years—possibly after consultation with regional groups.

We hope, however, that all Member States will take an interest in organizing national, regional or international activities based on the themes corresponding to each of the remaining phases of the World Decade for Cultural Development.

UNESCO will do its best to prepare promotional materials, in co-operation with the different Specialized Agencies of the United Nations system, related to the selected themes and we are also at your disposal for information and advice on how to organize World Day celebrations.

If you are planning to organize a World Day event in your country in the years to come or if you have some interesting suggestions on ways to mark the World Day for Cultural Development, we would be very happy to be informed. We would also appreciate receiving news of activities which take place on the annual themes, so as to be able to share it with other Member States.

FEDERICO MAYOR
Director-General of UNESCO

Nature in Chinese art

While the Chinese artist expresses his love of Nature through various forms of art, music, poetry, painting and calligraphy, respect for Nature in general and of the physical nature of Man is also found among scientists, particularly in traditional medicine and physical culture. Indeed, Chinese medical philosophy regards the human body as having analogies with the structure of the universe. On the basis of that idea, a link is established between the microcosm and the macrocosm, so that one's state of health depends on the balance between the active and the passive elements; illness signifies a disturbance of that balance. This is why traditional Chinese medicine has always laid emphasis on the prevention of illness by maintaining physical and mental balance through the habits of daily life.

Similarly, the master teachers of physical exercise and the martial arts have based all their methods on a common theory—that of the harmonious circulation of vital energy through the whole human body. Breathing and movements must be synchronized to permit sustained and harmonious exchanges between the human being and his environment.

Learning from our common spiritual heritage

Now, it is becoming necessary to re-examine the relationship between man and Nature as well as the way in which Mankind is evolving in relation to the Universe. Our demand, if we had one, would be for a return to roots rather than slowing down of progress so that we might find the landmarks which would enable us to change our course. Sure we cannot really be unaware of the dangers of following a path that only leads a mirage—the glittering illusion of rap output and short-term profit. Yet how a we to protect our natural environment and yet pursue technological advancement? Perhaps we must broaden o outlook in space and time so as to ma the present moment a phase that is tune with the past and the future. Instead of causing a break which must only le us to our own destruction, it would sur be better if we recognized our past a shared the cultural and spiritual heritage of East and West, in the hope of find the point of balance between technological advancement and human and mo values.

CHIU SHU HUA

TRAINED MEN DEMOLISHED BABRI MOSQUE:

The destruction of the 16th century mosque in Ayodhya that plunged India into turmoil was planned by Hindu militants who were trained in a camp for two weeks for the operation, a Bombay newspaper said on Dec 8th.

In a report from the north Indian town the independent newspaper quoted member of parliament Moreshwar Save a member of the Hindu Shiv sena (Shiva's army extremist) as saying the razing of the mosque by Hindu militants carrying crowbars and pickaxes was carried out with military precision. "It is now clear that the destruction of the Babri Mosque was meticulously planned for December 6," the paper said.

A similar charge was made by photographer Praveen Jain in New Delhi's Pioneer newspaper. "If you think the demolition of the Babri Masjid was a spontaneous one then hear this: on Saturday afternoon a BJP member of parliament forewarned me of the events to follow on Sunday", Jain said on Dec.8.

He said the MP of the right wing Bharatiya Janata Party (BJP) who was not named "smiled as he directed me to the spot where the Kar Sevaks (religious voluntary workers) were rehearsing how to bring down the 465-year-old structure."

Reporters saw the 16 century shrine razed to ground after tens of thousands of Hindu hard-liners swarmed over it, tearing out stones and bricks. They swarmed up to the top of the three-domed mosque and planted their saffron flag of militant Hinduism at the pinnacle. While chanting "victory to Lord Rama", they demolished all three domes, one collapsed, the debris striking several people in the crowds below, witnesses said.

The crowd used grappling hooks to climb up to the roof, which could indicte that the operation had been planned in advance.

Books to be noted

Bola and the Kidnappers
by Augusta Okon, Lagos, Nigeria, Nelson Publishers Ltd., 1990.

Augusta Okon, a pupil at Our Lady of Apostles Secondary School, Yaba, Lagos, who was born in Lagos, wrote this book at the age of fourteen. Her tale of family life, events at school, and outside it, as seen through the eyes of a rich and privileged eleven-year old girl, is unusually vivid and sensitive for so young an author. Augusta's own background was not privileged and she earned her rewards by hard work, a sense of purpose and faith in God. Her heroine possesses these virtues, which alone can be of assistance in times of trial.

The author shows a command of dialogue and a sense of dramatic movement and suspense; each stage in the story is well prepared, either by characterization or by a sequence of thought, although the dénouement could not really have been guessed. There are touching contrasts in Bola's considerations of the lot of rich and poor, as her character develops, which bear witness to the author's power of observation.

The publishers hope that this first novel may serve to encourage support for gifted children who may not have the financial resources needed for formal education.

Bola and the Kidnappers

Augusta Okon

Ernest et Célestine—Le patchwork
by Gabrielle Vincent. Drawings in relief, adapted by Edith Germeau, Paris (France), Louvain-la-Neuve (Belgium), Editions Duculot, 1982. Adaptation by Feeling, Brussels (Belgium), 1991.

While this charming book is chiefly intended for the visually handicapped, it also aims to stimulate the sense of touch in all children. The simple story of the discovery of a draper's discarded samples of materials, some patterned and some not, and the making of two patchwork quilts is told in a series of pictures, with the detailed version in colour and the simplified outline in relief shown on opposite pages. There are no words, but the evocative ideas will open up a new universe for very small children. The book is also a technical achievement, as a number of tests were required to obtain a suitable and pleasing relief. It has been produced in the context of the World Decade for Cultural Development, thanks to the prize 'Belgium has Talent' awarded by Inno and to the financial support of the French Community Commission for the Brussels Region.

A Welcome Wish

By :
M. Wasim Bhatti

After the close of cold war U.S.A. was entrusted with the responsibility to deal with the changed circumstances in order to keep peace in the world and handle world economic affairs, being left the only super power. President Bush successfully handled the situation in the newly independant ex-Russian states. He was also successful in launching an attack on Iraq in the form of "Operation Deseart Storm." The Foriegn policy of Bush was being led in a successful way rather he intended to give the world his new plan to control world politics through his "New World Order." There have been henious flaws in his policy as to the Muslim world is concerned. He could not tolerate any benefit to be given to the Muslims anyywhere in the world and so could not win over the sympathies of the Muslim world. His stand on Bosnia Herzegovena and Serbia revealed the same story. The Europeon Community could have come farword with some solution considering it an internal affair of the EC, but the so-called civilized world of Europe remained quiet letting the Serb Armies ravage the Muslim Community of Boshia and commit in - human atrocities on the unequipped masses. The second thing which Bush could not control was the internal racial riots that had started in the different cities of America. Further more economic problems of the American citizens had not been given much consideration as ex-president Bush remained preoccupied with the international affairs. He lost the public support who cried for jobs and improved standared of living. The taxes levied on the public to reduce the deficit in the budget had a terrible blow which hastened his fall.

US President Bill Clinton of Arkansas was just a governor with no experience in the foreign affairs. His centre of interest remained internal improvisation and help the public in their economic crises. Bill led the election campaign successfully and within a short time occupied a position which was challenging to the ex-president Bush. Bush could not pay much attention to his election campaign. The Rebublican Convention also showed his weaknesses as it was declared a pro - govt. institution. Bush has also been lavishing favours to India and condemning Pakistan for her atomic capability. Pakistan was refused the Economic Aid in view of the Pressler Amendment while India went on enjoying the fovours of Bush govt.

India's Preaching for sucular democracey in the West is a far cry from her practices within the country.

The militant Hindu activities in Kashmir and particularly the demolition of Babri Mosque is sufficient to expose her secularism.

Further - more if America is going to declare Pakistan a "Terrorist State" it will also be on the instigation of India. Israel has been refusing to comply with the resolutions of UNO, India was also suppressing the voice of the Kashmiris for nearly a helf century. Serbia is also engaged in genocide of the Bosnian Muslims, but, they were never threatened to be declared terrotrist states", Pakistan is being threatened only with the intention that she must surrender her stand on atomic issue. Such forms of partiality can never be acceptable to Pakistan like any other country. In these circumstances Bill Clinton is holding the office of the President of the U.S.A. and world eye particularly that of Muslim world is on the stance the newly elected US President would like to adopt. But one thing is clear Muslim world has realized the uselessness of UN in so many instances and would think over the ways and means to voice of the Muslim world if conditions do not change as regards to the attitude towards the Muslim World community.

* * * * *

Let us Set a model!

Mr. Ejaz

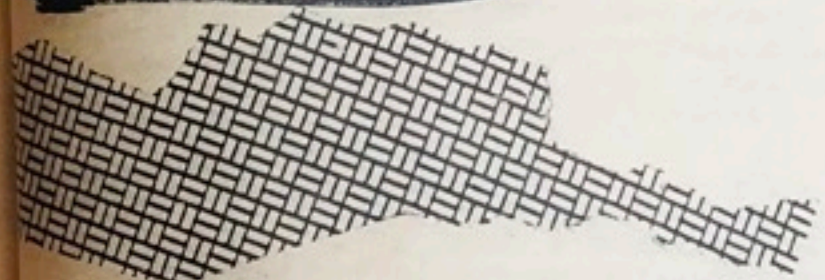

One evening, I and my dear friend ddy were strolling on The Mall. It s quite cool and pleasant as there d been a steady shower in the ernoon. We had walked a good deal d had a mind to sit and relax mewhere. Suddenly Hiddy collected that there was an nouncement in the newspaper about ymposium in a mansion on the Mall.

He also remembered the topic:

"What has this e given us?"

It was his favourite topic because s always gobbling out his wrath nst the enormities of the modern . So he caught hold of my hand and d: "Let us attend the symposium for w minutes". I could not resist. We t to the place which was only a few ds aways. As we entered the hall, an d speaker was saying:

"Humanity today has lost its ginal antecedent and moorings. It ms to have renounced itself and e over to the Devil's side. It is devoid of the very elements that had made it the noblest of God's creations. These comprise such traits as obedience to the Almighty; service to mankind, selflessness and truthfulness. It has become excessively fond of comfort, luxury, self-aggrandisement, exhibitionism and wealth. Now a mad race is on for the accumulation of wealth and brute force. "In the past, human life was contended, vivacious and self-reliant, There was no imbalance in demand and supply, no paucity of jobs. There was ample time for everybody to relax or to do some good to others. But now it is exactly the reverse. In this so-called advanced age, the shortage of food, jobs and spare time has corroded the delicate fabric of human life. The struggle for survival is accentuating day by day and the race for grabbing riches intensifying all the time. This has sparked off a terrific tussle between individuals different classes in a society and different nations.

"Wordsworth said that every human being is a poet by birth and nature and a poet strive to imitate God. Had he been alive today, he might have lost all of his faith in man and lamented: "Man is a scoundrel by birth and nature and grows up to become a desciple of the Devil."

"Today, the world stands divided into bellingerent camps or ideologies that are rooted deep in partisan political and economic interests. One is always on the look-out for a chance to run down the other and for this they are exploiting the weaknesses of other nations. The latest trend i.e. the tussle for outpacing each other in the production of ever-deadlier nuclear weapons and for an ascendancy in space impels an utter disaster for the whole human race. So this age has turned out to be at once the most sophisticated and the most barbaric. It has brought about the moral and spiritual bankruptcy of the human society. The man is virtually submerged in inner agony, confusion and loneliness. How terse and trenchant was T.S. Eliot's surmise:

"Hell is oneself;

Hell is alone, the other figures in it

Merely projections there is Nothing to excape from And nothing to escape to.

One is always alone."

At this stage, my friend whispered to me; "It is boring. He is suggesting no remedy. Let us go." So we left the place.

Our Warmest Greetings
& Best Wishes
to the Government
and the people of the U.A.E.

on the Occasion of the
21st National Day.

From :

NASEER-UL-HAQ
Managing Director

ADNAN CORPORATION

OVERSEAS EMPLOYMENT PROMOTERS LICENCE NO. 0741/RWP

Office : 65-D, Kashmir Road Near Bata Shoes, Saddar Rawalpindi - PAKISTAN
Phone Off : 568401 - 568476, Res : 564762, Timargara : 0535 - 480, Fax : 568476

MOSQUE - TEMPLE FAULTLINE IN INDIAN SECULAR POLICY

Dr. Arif Azad.

The recent Ayodhia episode has ...ce again exposed to the world view ...nturies-old Hindu Muslim Fault-line ...sting beneath Indian Secular facade. ...e secular democracy has suffered ...adual Muslim enmity is, in fact, ...rectly proportional to Indian Leaders, ...ological attachment to the idea of ...cularism inland where religion is ...bedded in every grain of land. ...nduism is purely a product of Indian ...il. If today dislocated from its ...inspring of Indian land, it may not ...urish. elsewhere. The Hindu ...igion is rigidly earth-rooted and ...ographic entity. The fierce religious ...lings were sought to be neutralized ... having a recourse to Western style ...ular democracy. The concept was ...ncered and religiously adhered to by ...hru wish to unite multiracial polyglot ... religiously divergent India behind ... unifying concept of secularism as ... principal pillar of state. He was ...ped in his drive towards secularizing ...ian identity by his towering political ...cture. No politician opposed his ...ular vision for sake of electoral ...es. The political hole was bared in ...ian political fabric with assumption ...power by Indra Ghandi. Secularism ... been on the retreat ever since. ...a was a firm believer in the ...rational principles of real politic. ... every election she unscruplously ...used Hindu Card for short term ...toral gains scarring permanently in ... process India,n secular-nosaic ...ding diverse religions. India's style ...politics has become the hall mark of ...gress party. Only V.P. Sing broke ...gress hold over power and showed ... secular politics how an idea should be protected ideologically. V. P. Sing was dislodged from power because of his stridently secular and socially distributive politics.

The recent blood-dyed Ayodha episode has exposed congress secular facade in the first place and vice like grip of religion over secular democracy. The sudden rise of BJP to nationally known opposition party has a deathly blow to secular democracy.

The BJP is fiercely a Hindu party seeking to dislodge India from its decade old secular foundation and avert in its place edifice of purely Hindu state.

This religious cleansing has been principal plank of BJP's election manifesto. Not surprisingly BJP raised anti-Babri Mosque propaganda to the level where it become unmangable. The congress short connived in the anti-secular political acts of BJP for short term advantages. The PM Rao hesitated sending Federal troops to prtotect the msoque, and merely consoled himself the assurance of local BJP Chief Minister who rose to power on the electoral promise of building temple at the present site of the mosque. What ensued in the after math of Rao's ivory towerist decisior of non-voilent, non-involvement in the gathering and erosion of secular policy of Indian congress. The PM tried hard to redeem his folly by placing ban on communal organization. This was a classic example of appeasing congress policy of doing too little, too late. The damage done was irreparable. The views of the demolition of the Mosque under negligent eye of the state and federal Govts, sent shock waves across all of subcontinent resulting in mindless religious back lash. What remains, crystal clear is that the Ayodia episode has deepened mistrust residing in the foundation of Hindu Muslim fault line. This has also damaged India's frantic efforts at her image-building in the new world order as a secular democracy in the subcontinent. The reprcussions of Ayodhia incident are far reaching. The Hindi Muslim divide has widened along with erosion of secular values.

The political stock of Hindu revivalist political parties may arise astronomically. Indian regional relationship will grow more confrontational to tone given proximity of India to neighboring mainly muslim state in the larger context, India's self image has suffered a severe battering in view of ill doing of religion based national parties. The feeling of political alienation among other religious minorities may spur fresh round of separatist mind organizations.

EDITORIAL

In Order to pay homage to His Highness Shaikh Zaid Bin Sultan Al Nahyan President of UAE and the Ruler of Abu Dhabi for his contributions and services to the Muslim Ummah in the Political Unification and economic development world over. We are bringing out a special issue on 21st Anniversary of the UAE.

Under the kind control and generous patronage of His Highness Shaikh Zayed UAE has progress tremendously in all the arenas of life. It has grown in political stature because of its contributions in establishing world peace. The ties between the two countries can never be underestimated. UAE is a tried friend and brotherly Muslim State which has always helped Pakistan in difficulty. Similerly the two countries have common political stand at regional and international level. In persuance of the new industrial policy of Pakistan government UAE has come forward at the call of Prime Minister of Pakistan and launched a number of development plans, surely a positive sign of Pakistan's good will in the UAE. Pakistan is also contributing a lot to the progress and development of UAE through her manpower. Thousands of Pakistanis are working day and night playing key role in the development of the UAE states. Besides Pakistan is an ally of UAE on the international platform.

The ties between the two countries will flourish with the passage of time as there are uncountable opportunities of economic development of the two countries besides the existing relations of good will and cooperation.

Editor

WARM FELICITATIONS
To His Highness
SHEIKH ZAYED BIN SULTAN AL NAHYAN
THE PRESIDENT, & RULER OF ABU DHABI
His Highness
SHEIKH MAKTOUM BIN RASHID AL MAKHTOUM
THE VICE PRESIDENT AND PRIME MINISTER, &
THE PEOPLE OF THE UNITED ARAB EMIRATES
ON THE OCCASION OF
THE 21 ST NATIONAL DAY

SHARIF INTERNATIONAL
OVERSEAS EMPLOYMENT PROMOTERS LABOUR CONSULTANTS
1, HAROON TRUST BUILDING, BEHIND TAJ MAHAL CINEMA
P.O. BOX: 843, KARACHI - PAKISTAN
TEL: 7727428 - 7735827 - 7760232 - FAX : 7730342

شركة ماركنتايل ومارين (الشرق الاوسط) المحدودة

Mercantile & Marine (Middle East) Ltd.

Shipping along with trading forms the core of our activities.

Through our contacts worldwide we can meet all your requirements whether related to shipping or trading.

We employ our extensive experience in all matters relating to shipping by offering such services as ship management, shipping agencies, chartering, brokerage, freight and discharging contracts.

Our expanding trading activities closely parallel our shipping operations and are linked to them through expertise in all aspects of ocean transportation.

PO Box 2066, Sharjah, UAE
Tel: 547353
Tlx: 68387 MERMAR EM
Fax: 371971 - 598994
Cable: Mermar - Sharjah

REGD. NO. L 8503 VOL NO 4 COPY NO. 12-1 MONTH OF Dec. Jan. 1993

THE YOUTH INTERNATIONAL MAGAZINE

Editor-in-Chief :
Mohammad Saddique Al-Qadri

Sub Editor
M. Waseem Bhatti
Tauseef Al-Qadri,
G.M. Qadri
Miss Robina.

Art Editor :
Khalil Shahid,
Shahid Pervaiz

Designer :
M. Maqsood

Commercial & Export Manager :
Tanveer Siddique

Circulation Manager :
Toheed Akhtar

UAE, Saudi Arabia, Bahrain, Qatar, Kuwait, Egypt, Jordan, Korea, Bangladesh, Brunel, China, Hong Kong, Indonesia, Malaysia, Thailand, France, Nepal, Phillipine, Singapore, Sri Lanka, Taiwan, America, England, Germany, Australia, Holland, Kenyia & Maldives

Address for Correspondance:
Monthly
The Youth International Magazine
Aiwan-e-Auqaf Building,
(Near Old State Bank)
6th Floor P.O. Box: 2346
Lahore - Pakistan.
TELEPHONE No. (042) 354729

A PAPER OF YOUNG
ENGLISH & URDU.

CONTENTS

EDITORIAL 4
MOSQUE - TEMPLE FAULTLINE IN INDIAN SECULAR POLICY 7
WELCOME WISH 8
IMPORTANT DIPLOMATE -- MR. ZHANG ZHENRUI COUNCIL GENERAL CHINA, KARACHI 13
HOW STRONG IS YOUR EGO 14
M. ZAHID MASOOD 16
PEN FRIENDSHIP 17
SPORTS M. ASLAM CHAUDHARY 18

SPECIAL ACTIVITES
U.A.E. INFORMATION & CULTURE MINISTER H.E KHALFAN AL - ROOMI ON IMPORTANT VISIT TO PAKISTAN (A DETAILED REPORT) 20

SPECIAL SUPPLEMENT
ON 21ST ANNIVERSARY OF U.A.E. 23

Printed by Tayyab Iqbal Printers Royal park Lahore, Published for Mohd Siddique Al-Qadri, Awan-e-Auqaf Building Lahore - (Pakistan)

Price in Pakistan Per copy____ Price in Abroad US$ ____ per copy Price in Saudi Arabia SR ____ per copy
Price in UAE DH ____ per copy

Felicitations

to
His Highness
Shaikh Zayed Bin Sultan Al Nahyan
President of the UAE and Ruler of Abu Dhabi
and to
Their Highnesses,
the Members of the Supreme Council
and the people of the UAE

on the occasion of the
21st National Day of the UAE

Sh.Zayed Pakistan Cultural Centre
ABU DHABI, P.O.BOX 6255 TEL: 476914

Our Warmest Greetings
& Best Wishes
to the Government
and the people of the U.A.E.
on the Occasion of the
21st National Day.

The latest news and so much more, delivered daily to your door

Malik

وكالة ملك للأخبار والتوزيع

NEWS AGENCY & DISTRIBUTORS

Proud to be the pioneers of bridging gaps between nations

Head office
Dubai: P. O. Box 5449 - Tel. : 225652 - 232241 - 211359 - 237412
Telex : 47606 MALIK EM|Cable : MALIKNEWS
Branches : Deira 224449 - Bur Dubai 436507 - Satwa 443483
Sharjah 351872 - Fujeirah 22784 -
Ras Al Khaima 22951

Regional office
P. O. Box 7580 - ABU DHABI - U. A. E.
Tel. 346689-333933-789823-352016. Fax: 321968
Al Ain 655762

WARM FELICITATIONS
To His Highness

SHEIKH ZAYED BIN SULTAN AL NAHYAN

THE PRESIDENT, & RULER OF ABU DHABI

His Highness

SHEIKH MAKTOUM BIN RASHID AL MAKHTOUM

THE VICE PRESIDENT AND PRIME MINISTER, &

THE PEOPLE OF THE UNITED ARAB EMIRATES

ON THE OCCASION OF

THE 21 ST NATIONAL DAY

From,

CH. MUHAMMAD BASHIR
Proprietor

CHAUDHARY MANPOWER BUREAU

OEPL - 1334/LHR

OFFICE : FLATE NO. 11, III FLOOR SHAN ARCADE, NEW GARDEN TOWN LAHORE.

PH : 042-867090/864994, FAX : 0092-42-864869, TELEX : 47381 3MS PK

Felicitations

to His Highness the President

Sheikh Zayed Bin Sultan Al Nahyan,

His Highness The Vice President & Prime Minister

Sheikh Maktoum Bin Rashid Al Maktoum,

Their Highnesses Members of the Supreme Council

and to the Noble People of the U.A.E.
On the occasion of the

21 ST U.A.E. National Day

Sheikh Khalifa Bin Zayed Arab-Pakistan School
AbuDhabi

BR